COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Uploaded for:
www.urdufanz.com
By: SHJ3

5070

"عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں"

تھیوسانگ کا دشمن ناگ

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Uploaded for:
www.urdufanz.com
By: SHJ3

قیمت ۵۰/- روپے

Uploaded for:
www.urdufanz.com
By: SHJ3

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

۱۹۸۶ :
ناشر : نیا مکتبہ اقراء ۳۳ بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور
طابع : تاج دین پرنٹرز آبکاری روڈ، لاہور

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا کی قسط نمبر ایک سو بیالیس آپ کی خدمت میں حاضر ہے امید ہے کہ آپ کو یہ اسی طرح پسند آئے گی جس طرح کہ آپ کو پہلی قسطیں پسند آئی ہیں۔ ہمارے کچھ دوستوں نے شکایت کی ہے کہ ہم عنبر ناگ ماریا کے ساتھ تھیوسانگ اور کیٹی کا نام کتاب کے اوپر کیوں نہیں لکھا جاتا جبکہ عنبر ناگ ماریا ہی سفر نہیں کر رہے بلکہ ان کے ساتھ کیٹی اور تھیوسانگ بھی ہیں۔ دوستو! بات اصل میں یہ ہے کہ یہ سفر جب عنبر نے شروع کیا تھا تو وہ اکیلا تھا۔ پھر ناگ اور ماریا ساتھ مل گئے اور میں نے اس کا نام عنبر ناگ ماریا رکھ دیا۔ کیٹی اور تھیوسانگ اس کے بعد آئے تھے۔ اب پتہ نہیں داستان آگے جا کر کیا رخ اختیار کرتی ہے۔ ہو سکتا ہے انہیں آگے کچھ اور عجیب و غریب کردار مل جائیں تو اس طرح سے بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو نام پہلے رکھا گیا ہے یعنی "عنبر ناگ ماریا" وہی رہنے دیا جائے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

۴-۴۵۴، راہ چمن
سمن آباد — لاہور

آپ کا انکل
اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Uploaded for:
www.urdufanz.com
By: SHJ3

ترتیب

جلتے انسانی سر
کھوپڑی کی چیخ
تھیوسانگ کا دشمن ناگ
جہنم کی بستی
ماریا نیچے سے نکل آئی

جلتے انسانی سر

عنبر، تھیوسانگ اور کیٹی نے اپنے خطرناک پاتال کے سفر کی تیاریاں شروع کر دیں۔

کیٹی اور تھیوسانگ نے چمڑے کی جیکٹیں پہن لی تھیں جن پر سفید سانپ کی چربی مل دی گئی تھی۔ وہ تینوں بزرگ سانپ کی بتائی ہوئی چٹانوں میں پہنچ گئے۔ جہاں سے پاتال کی طرف نیچے زمین کے اندر ایک راستہ جاتا تھا۔ آسمان بادلوں میں چھپا ہوا تھا۔ دن آدھا گزر گیا ہو گا۔ انہوں نے چٹانوں میں ادھر ادھر گھوم پھر کر آخر ایک غار تلاش کر لی۔

عنبر نے کہا:

"ضرور یہی وہ غار ہے جس میں پاتال کی طرف راستہ جاتا ہے۔"

کیٹی اور تھیوسانگ نے غار میں جھانک کر دیکھا۔ غار میں گھپ اندھیرا تھا۔ اس اندھیرے میں انہیں چھت سے لٹکتے لمبے لمبے جالے نظر آ رہے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے کہا:

"یہاں اس کے سوا دوسرا کوئی غار نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہی راستہ نیچے پاتال کو جاتا ہوگا۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"یہاں بھی ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی۔"

عنبر نے کہا:

"ناگ کی خوشبو تو ابھی نہیں آ سکتی۔ خدا جانے پاتال کی آگ میں وہ کس مقام پر ہے اور کس حالت میں ہے۔"

تھیوسانگ بولا: "میرا خیال ہے ہمیں اس غار میں اپنا سفر شروع کر دینا چاہیے۔"

تینوں ساتھی غار میں داخل ہو گئے۔ عنبر نے چٹان کے باہر پڑی ہوئی درخت کی ایک شاخ اُٹھالی تھی۔ اس کی مدد سے وہ آگے لٹکتے جالوں کو ایک طرف ہٹاتا جاتا تھا غار کی ڈھلان شروع ہو گئی۔ زمین آہستہ آہستہ نیچے جا رہی تھی۔ کچھ دُور جانے کے بعد زمین پھر ہموار ہو گئی۔ یہاں غار کا موڑ تھا۔ وہ موڑ گھوم گئے۔ یہاں گہرا سناٹا تھا۔ کوئی آواز نہیں تھی۔ عنبر آگے آگے تھا۔ کیٹی اور تھیوسانگ اس کے پیچھے پیچھے چلے آ رہے تھے۔ غار کی فضا میں حبس تھا پھر بھی وہاں سانس لینے کے لیے ہوا موجود تھی۔

غار کا موڑ گھوم کر وہ تھوڑی دُور ہی گئے ہوں گے کہ عنبر جو آگے آگے جا رہا تھا مٹی کی ایک ڈھیری سے ٹکرا گیا۔ یہاں اتنی تاریکی تھی کہ عنبر کو ڈھیری بالکل قریب جا کر نظر آ سکی۔ ڈھیری سے ٹکراتے ہی اس میں سے "آہ" کی آواز نکلی۔ عنبر تھیوسانگ اور کیٹی وہیں ساکت سے ہو کر رہ گئے۔ وہ جھک کر ڈھیری کو دیکھنے لگے۔ یہ دیکھ کر انہیں سخت حیرانی ہوئی کہ جس چیز کو مٹی کی ڈھیری سمجھ رہے تھے وہ ایک انسان تھا جو آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔ اس کے سارے جسم پر مکڑیوں نے جالا بُن رکھا تھا۔ ایک چھپکلی اس آدمی کے سر میں بیٹھی تھی۔ عنبر کو دیکھ کر وہ چھپکلی دوسری طرف اتر کر غائب ہو گئی۔ اس پُراسرار آدمی کی آنکھیں بند تھیں اور آنکھوں پر بھی مکڑیوں نے جالا تان دیا تھا۔ یہ آواز اسی آدمی کے حلق سے نکلی تھی۔

عنبر نے کہا:

"بابا! تم — تم کون ہو اور یہاں کب سے بیٹھے ہو۔"

تھیوسانگ اور کیٹی بھی اس پراسرار آدمی کو غور سے دیکھنے لگے۔ اس بت کی طرح بیٹھے ہوئے آدمی کے خشک مٹی بھرے ہونٹ ہلے تو ان ہونٹوں پر تنا ہوا مکڑی کا جالا ٹوٹ گیا۔ اسی پراسرار آدمی نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں جانتا تھا تم لوگ آ رہے ہو۔ سنو! میرا نام دھنوتری ہے۔ میں دیو لوک سے آج سے ہزاروں برس پہلے اس زمین پر آیا تھا۔ میرے ساتھ میرا ایک ساتھی بھی تھا۔ ہم دونوں آکاش کے پاک استھان سے یہاں دنیا کی سیر کرنے آئے تھے۔ لیکن ہم یہاں کے سیر تماشوں میں کھو گئے اور اپنے پاک استھان سورگ کو بھول گئے۔ میرا ساتھی مر گیا۔ اب میں نے واپس سورگ یعنی اپنے دیولوک کی طرف جانا چاہا تو فرشتوں نے راستہ بند کر دیا تھا۔ تب سے میں اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے اس غار میں بیٹھا خدا کی عبادت کر رہا ہوں۔ لیکن ابھی بھگوان نے میرے گناہ معاف نہیں کیے۔ جس روز میرے گناہ معاف کر دیئے گئے میں اس زمین سے اپنے سورگ میں چلا جاؤں گا۔"

عنبر نے سوال کیا۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہم یہاں آ رہے ہیں؟"

بزرگ آدمی بولا:

"مجھے گیان ہوا کہ تم لوگ آ رہے ہو اور تم وہ لوگ ہو جو میری طرح ہزاروں برس سے زندہ ہو۔"

کیٹی نے کہا:

"پھر تو آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"

"ہاں" بزرگ انسان نے کہا: "میں جانتا ہوں کہ تم ناگ کی جستجو میں یہاں ہو۔ اور پاتال میں جانے کا ارادہ رکھتے ہو۔"

تھیوسانگ بولا: "خدا آپ کا بھلا کرے۔ ہمیں پاتال کا راستہ بتا دیجئے۔"

بزرگ انسان نے کہا:

"مگر ناگ تمہیں پاتال میں نہیں ملے گا۔"

اتنا سن کر کیٹی تھیوسانگ اور عنبر ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے کہ یہ بزرگ انسان کیا کہہ رہا ہے۔ جب کہ بزرگ سانپ نے انہیں یہی بتایا تھا کہ ناگ پاتال میں ہے۔

عنبر نے کہا:

"مگر بزرگ انسان! یہ بات تو خود ناگ نے اپنی آواز میں کہی تھی کہ میں پاتال میں اتر رہا ہوں پاتال میں اتر رہا ہوں۔"

بزرگ انسان نے ایک آہ بھری اور بولا:

"یہی ایک ایسا راز ہے جس کو نہ تم سمجھ سکتے ہو اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہ بزرگ سانپ ہی سمجھ سکتا تھا۔"

کیپٹی نے کہا:

"خدا کے لیے ہمیں جلدی بتائیے کہ وہ راز کیا ہے؟"

بزرگ انسان کہنے لگا:

"جو آواز تم نے سنی تھی اور جس کو تم ناگ کی آواز سمجھے تھے وہ ناگ کی آواز نہیں تھی بلکہ راجہ بھیروں کے غلام کالو کی آواز تھی جو ناگ کی آواز بنا کر بولا تھا تاکہ تم کو غلط راستے پر ڈالے اور تم ناگ کو پاتال میں ڈھونڈتے ڈھونڈتے ختم ہو جاؤ۔"

عنبر حیرانی کے ساتھ کہنے لگا:

"تو کیا ناگ پاتال میں نہیں ہے؟"

بزرگ انسان نے کہا:

"نہیں۔ ناگ وہاں نہیں ہے۔"

تھیوسانگ نے سوال کیا:

"تو پھر وہ کہاں ہے؟ اور یہ راجہ بھیروں کون ہے؟ ظاہر ہے ناگ اسی راجہ بھیروں کے قبضے میں ہو گا۔"

بزرگ انسان نے کہا:

"تم نے ٹھیک کہا۔ ناگ راجہ بھیروں کے قبضے میں ہے۔"

کیپٹی نے پوچھا:

"یہ راجہ بھیروں کون ہے اور اس کی نگری کہاں ہے؟"

بزرگ انسان ایک پل کے لیے خاموش ہو گیا۔ پھر آہ بھر کر بولا:

"یہ وہ راز ہے جو اس زمین کے اوپر سوائے بھگوان کے اور اس کے بعد سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا۔ سنو! راجہ بھیروں آسمان سے گری ہوئی ایک بدروح ہے جو گناہوں کی دلدل میں اتر گئی تو اسے یہ سزا ملی کہ اسے ایک ایسی بدروح بنا دیا گیا جو زمین کے اندر بند کر دی گئی۔ راجہ بھیروں کی اب زمین کے اندر گناہ گار بدروحوں کی بستی پر حکومت ہے۔ یہ گناہ گار روحیں مختلف جانوروں کی شکلوں میں وہاں رہتی ہیں۔ راجہ بھیروں ان کا راجہ ہے۔ اس کے پاس ہر قسم کی بڑی طاقت ہے۔"

عنبر نے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیا وہ جادوگر بھی ہے؟"

بزرگ انسان نے کہا:

"جادو اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ راجہ بھیروں کو ایک عرصے سے ناگ دیوتا کی تلاش تھی۔ اس کے لیے اس نے اپنی ایک بدروح کی مدد سے کیٹی پر قبضہ کیا۔ اسے معلوم تھا کہ ناگ دیوتا ایک روز وہاں پہنچ کر کیٹی کا آسیب اپنے سر لے لے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ناگ نے کیٹی کے لیے قربانی دی اور وہ راجہ بھیروں کے قبضے میں چلا گیا۔"

یہ حیرت انگیز کہانی سن کر عنبر، تھیوسانگ اور کیٹی دنگ ہو کر رہ گئے۔ یہاں معاملہ ہی الٹ گیا تھا۔ کہاں وہ پاتال جانے کی تیاریاں کر رہے تھے اور کہاں اب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ناگ تو راجہ بھیروں کی زمین دوز پراسرار بستی میں قید ہے۔ عنبر نے بزرگ انسان سے پوچھا کہ کیا وہ انہیں راجہ بھیروں کی زمین دوز پراسرار بستی کا پتہ بتا سکتا ہے؟

بزرگ انسان بولا:

"یہی بتانے کے لیے مجھے اوپر سے حکم ہوا ہے۔ اور میں اسی لیے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔ میری بات غور سے سنو۔ اس غار میں تم آگے چلتے جاؤ گے

تو دو سو قدم چلنے کے بعد تمہیں پتھر کی سیڑھیاں نیچے اندھیرے میں جاتی نظر آئیں گی۔ تم یہ سیڑھیاں اتر جانا۔ جہاں سیڑھیاں ختم ہوں گی وہاں تمہیں آگے آگ کے شعلے دکھائی دیں گے۔ تم ان شعلوں میں سے گذر جانا۔ میں جانتا ہوں آگ تم پر اثر نہیں کرے گی۔ جب آگ ختم ہو جائے گی تو آگے ایک پتھر کا محرابی دروازہ آئے گا۔ وہاں سے راجہ بھیروں کی زمین دوز خفیہ بستی شروع ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے وہاں پہرے پر کوئی آسیبی روح کسی جانور کی شکل میں موجود ہو۔ یہاں سے تمہیں ان بدروحوں کا خود ہی مقابلہ کرنا ہوگا۔"

کیٹی نے کہا:

"لیکن ہم ان کا مقابلہ کیسے کر سکیں گے؟ ان کے پاس تو جادو بھی ہوگا۔"

بزرگ انسان نے کہا:

"میرے پاؤں کے نیچے سے تھوڑی سی مٹی نکال کر تم تینوں اسے تھوڑی تھوڑی اپنے سر میں ڈال لو۔ اس سے تمہیں یہ فائدہ ہوگا کہ راجہ بھیروں کی بستی میں تم پر جادو کا اثر نہیں ہو سکے گا۔ میں تمہاری اتنی ہی مدد کر سکتا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے بزرگ انسان کے پاؤں کے نیچے سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور تھوڑی کیٹی کے سر پر اور تھوڑی تھوڑی اپنے اور ھیوسانگ کے سر میں ڈال دی۔ پھر اس نے بزرگ انسان کا شکریہ ادا کیا اور اسے وہیں چھوڑ کر غار میں آگے روانہ ہو گئے۔

عنبر نے کیٹی اور ھیوسانگ سے کہا:

"اگر ہمیں یہ بزرگ انسان نہ ملتا تو ہم تو بھٹکتے رہتے اور ناگ کے پاس کبھی نہیں پہنچ سکتے تھے۔"

کیٹی بولی: "یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں یہ بزرگ انسان مل گیا۔"

ھیوسانگ غار کو اوپر نیچے دیکھتا چل رہا تھا کہنے لگا:

"غار کی چھت سے اب جالے نہیں لٹک رہے مگر یہاں اندھیرا کافی گہرا ہے۔"

جب وہ ایک سو قدم چلے تو غار میں روشنی نظر آنے لگی۔ یہ روشنی اس آگ کے شعلوں کی تھی جو وہاں سے ایک سو قدم کے فاصلے پر غار میں جل رہی تھی۔ قریب پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ غار میں آگ کے شعلوں نے ایک دیوار کھڑی کر رکھی تھی۔ کسی انسان کا اس آگ میں سے گزر اور پھر زندہ رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن ھیوسانگ،

کیٹی اور عنبر اس میں سے گزر سکتے تھے۔ چنانچہ وہ آگے پیچھے ہو گئے۔ انہیں آگ کی تپش بالکل محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ بڑے آرام سے آگ کے شعلوں میں داخل ہو گئے۔ ان کے چاروں طرف آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کا شور اور آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی تھی۔ وہ تیز تیز قدموں سے آگ میں سے گزر گئے۔ دوسری جانب بھی غار تھا مگر آگ پیچھے رہ گئی تھی۔

عنبر نے کہا:

"یہاں آگے وہ دروازہ آئے گا جہاں بزرگ انسان کے کہنے کے مطابق کسی آسیبی جانور کا پہرہ ہے۔"

ھیوسانگ کیٹی عنبر کے ساتھ تھے۔ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھنے لگے۔ غار کی زمین ڈھلانی نہیں تھی۔ یہاں اندھیرا بھی نہیں تھا کیونکہ پیچھے سے غار کی آگ کی روشنی آ رہی تھی۔ جب وہ آگ کے شعلوں سے کافی دور نکل گئے تو غار میں ایک بار پھر اندھیرا چھا گیا۔ اب وہ بڑی احتیاط سے چل رہے تھے کیونکہ انہیں غار میں پتھر کا دروازہ چند قدموں پر نظر آنے لگا تھا۔

عنبر نے سرگوشی میں کہا:

"یہی وہ دروازہ ہے جو راجہ بھیروں کی خفیہ بستی کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاتا ہے۔"

کیٹی نے آہستہ سے کہا:

"مجھے یہاں کوئی آسیبی جانور نظر نہیں آ رہا۔"

بھتیوسانگ دھیمی آواز میں بولا:

"ہو سکتا ہے یہ آسیبی پہرے دار کہیں چھپا ہوا ہو اور ہمیں دیکھ رہا ہو۔"

یہ الفاظ ابھی بھتیوسانگ کے منہ ہی میں تھے کہ انہیں لمبے گہرے سانس کی آواز سنائی دی عنبر کیٹی اور بھتیوسانگ جلدی سے دیوار کے ساتھ لگ گئے۔ وہ اندھیرے میں آنکھیں کھولے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ انہیں دروازے میں ایک عجیب وغریب چیز نظر آئی۔ یہ ایک انسانی قد کے برابر چھپکلی تھی جس کا نچلا سارا دھڑ چھپکلی کا تھا مگر سر عورت کا تھا۔ اس عورت کی آنکھیں زرد تھیں اور سر پر بال کانٹے دار جھاڑیوں کی طرح کھڑے تھے۔ اس کا منہ کھلا تھا اور وہ جب سانس لیتی تو زبردست شوکر کی آواز سنائی دیتی تھی۔ چھپکلی عورت نے شاید انہیں دیکھ لیا تھا۔ وہ زمین پر رینگتی ہوئی اس طرف بڑھنے لگی جہاں عنبر کیٹی اور تھیوسانگ چھپے ہوئے تھے۔

عنبر نے سرگوشی میں بھتیوسانگ سے کہا:

"بھتیوسانگ! اسے قابو میں کرو۔"

یہ سنتے ہی بھتیوسانگ زمین پر لیٹ گیا اور چھپکلی عورت کی طرف رینگنے لگا۔ وہ دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر رینگ رہا تھا۔ چھپکلی عورت نے بھتیوسانگ کو دیکھتے ہی ایک بھیانک چیخ کی آواز نکالی اور اس پر اپنا پنجہ مارا۔ بھتیوسانگ پہلے ہی سے ہوشیار تھا۔ وہ تڑپ کر ایک طرف ہو گیا اور پھر اچھل کر چھپکلی کے اوپر گرا اور اس کی گردن پر اپنی انگلی رکھ دی۔ انگلی کے لگتے ہی چھپکلی عورت عنبر اور کیٹی کی نظروں سے غائب ہو گئی۔ مگر وہ غائب نہیں ہوئی تھی بلکہ اتنی چھوٹی ہو گئی تھی کہ انہیں اندھیرے میں زمین پر نظر نہیں آ رہی تھی۔ بھتیوسانگ اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے چھپکلی عورت کو دم سے پکڑ کر اٹھایا اور عنبر کے پاس آ کر بولا:

"اس کا کیا کریں؟"

عنبر نے کہا:

"اسے یہیں پتھر کے نیچے کہیں دبا دو۔ ہمیں آگے جانا ہے۔"

بھتیوسانگ نے ایک پتھر کو اکھاڑا۔ نیچے چھوٹے سے گڑھے میں چھپکلی عورت کو جھٹک کر پھینکا اور اوپر بھاری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پتھر رکھ دیا۔ پتھر کے نیچے سے چھپکلی عورت کی کمزور چیخیں ابھی تک سنائی دے رہی تھیں۔ عنبر بولا:

"جلدی سے آگے چلو۔"

اور وہ تینوں غار کے دروازے میں سے گذر گئے اب وہ جلدی جلدی چل رہے تھے۔ کیونکہ ان کے سامنے غار دور تک سنسان پڑا تھا۔ جوں جوں وہ غار میں آگے بڑھ رہے تھے وہاں روشنی ہونا شروع ہو گئی تھی۔ یہ روشنی پھیکی دھندلی اور زرد رنگ کی تھی۔

کیٹی نے سرگوشی میں کہا:

"یہ کس قسم کی روشنی ہے؟"

ٹھیوسانگ بولا "میرا خیال ہے کہ راجہ بھیروں کی زمین دوز خفیہ بستی آ رہی ہے۔ یہ اسی کی روشنی ہے۔"

عنبر نے کہا:

"ہمیں اب احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے آگے قدم قدم پر پہرہ ہو۔"

ٹھیوسانگ نے کہا:

"ہمیں کچھ فاصلہ رکھ کر چلنا چاہیے۔ تاکہ اگر کوئی ایک کسی مشکل میں گرفتار ہو جائے تو

دوسرا اس کی مدد کر سکے۔"

یہ خیال عنبر کو پسند آیا۔ اب وہ پانچ قدم کا فاصلہ رکھ کر آگے بڑھ رہے تھے۔ آگے آگے عنبر تھا۔ ان کے خدشے کے برعکس راستے میں انہیں کوئی آسیبی پہرے دار نہ ملا۔ وہ غار کی دھندلی زرد روشنی میں آ گئے تھے۔ غار تنگ ہونے لگی۔ جب وہ غار کے آخر میں آئے تو یہاں ایک گول سوراخ تھا جس میں سے ایک آدمی آسانی سے گذر سکتا تھا۔ زرد پھیکی دھندلی روشنی اس سوراخ میں سے آ رہی تھی۔ عنبر ٹھیوسانگ اور کیٹی اس سوراخ کے قریب آ کر رُک گئے۔ عنبر نے سوراخ میں سے جھانک کر دوسری طرف دیکھا۔ پھر جلدی سے سر پیچھے کر لیا اور بولا:

"آگے تو ایک عجیب و غریب بستی نظر آ رہی ہے۔"

کیٹی اور ٹھیوسانگ بھی سوراخ میں سے جھانک کر دوسری طرف دیکھنے لگے۔ دوسری جانب ایک وادی تھی جس کی شکل ایک پیالے جیسی تھی۔ اس کے چاروں طرف اونچے اونچے سیاہ پہاڑ تھے۔ زرد اور دھندلی روشنی میں بستی کے اوپر کو اٹھے ہوئے مندروں ایسے مینار دکھائی دے رہے تھے جن کے درمیان تکونی چھتوں والے غار نما مکان بنے ہوئے تھے۔ کسی کسی مکان سے دھوئیں کی لکیر اٹھتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نظر آ رہی تھی۔ ساری بستی پر دھند سی چھائی تھی۔

عنبر نے کہا:

"یقیناً یہی راجہ بھیروں کی خفیہ بستی ہے جہاں گنہگار بدروحوں کا ٹھکانہ ہے جو خدا جانے کس شکل میں رہ رہی ہیں۔"

کیٹی بولی: "ناگ بھی اسی بستی میں ہو گا مگر اس کی خوشبو نہیں آ رہی۔"

عنبر اور تھیوسانگ نے بھی فضا میں سانس لے کر کہا کہ ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی۔ عنبر نے اس خیال کا اظہار کیا کہ چونکہ ناگ کسی طلسم کے زیر اثر ہے اس لیے اس کی خوشبو دب گئی ہے۔ کیٹی خاموش تھی۔ تھیوسانگ گھور کر بستی کے مندروں کے میناروں اور تکونی چھتوں والے پراسرار مکانوں میں سے دھوئیں کی لکیروں کو اٹھتے دیکھ رہا تھا۔

عنبر نے کہا:

"میرا خیال ہے ہمیں فوراً اس بستی میں داخل ہو کر کسی جگہ چھپ جانا چاہیے تاکہ ہم اس بستی کا جائزہ لے سکیں۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"ہو سکتا ہے راجہ بھیروں کو اپنی غیر معمولی طاقت

کے ذریعے ہماری موجودگی کا علم ہو جائے۔ ایسی صورت میں ہم کیا کریں گے؟"

عنبر نے کہا:

"ہم کیا کر سکتے ہیں۔ مقابلہ کریں گے۔ بزرگ انسان کی راکھ کی وجہ سے اس کا جادو ہم پر اثر نہیں کر سکے گا۔"

کیٹی کہنے لگی:

"لیکن وہ ہمیں طلسم میں نہ سہی اپنے آسیب میں تو جکڑ سکتا ہے۔ طلسم اور آسیب میں بڑا فرق ہوتا ہے اور یہ تو بزرگ انسان نے بھی کہہ دیا تھا کہ آگے تمہیں خود ہی راجہ بھیروں کے آسیب کا مقابلہ کرنا ہو گا۔"

تھیوسانگ بولا: "ہم مقابلے کے لیے تیار ہیں۔ مقابلے کے سوا ہمارے پاس کوئی چارہ کار بھی تو نہیں ہے۔"

کیٹی کچھ سوچ کر بولی:

"کیا کسی طرح سے ہم ان لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتے؟ میرا مطلب ہے ان کا بھیس بدل کر ان کے اندر رہ کر ناگ کا کھوج لگایا جائے۔"

عنبر نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس کا فیصلہ ابھی نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک ہم اس بستی کا جائزہ نہیں لے لیتے اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"اب ہمیں بستی میں داخل ہو جانا چاہیے۔"

یہ کہہ کر وہ غار کے سوراخ میں سے دوسری طرف نکل کر پتھریلی ڈھلان پر سے گزرتے نیچے وادیِ آسیب کے کنارے پر آ گئے۔ ایک عجیب بات یہاں یہ بھی تھی کہ کسی جگہ کوئی درخت اُگا ہوا نہیں تھا۔ زمین پر گھاس بھی نہیں تھی۔ جگہ جگہ چھوٹے بڑے سیاہ پتھر بکھرے پڑے تھے۔ آسمان بالکل سیاہ تھا۔

کیٹی نے سرگوشی میں کہا:

"یہاں کوئی آسمان ہے بھی کہ نہیں؟"

تھیوسانگ نے اوپر دیکھا اور گہرا سانس کھینچ کر بولا:

"مجھے کھلے آسمان والی فضا کی خوشبو نہیں آ رہی۔"

عنبر نے اوپر نگاہ کی اور بولا:

"مجھے لگتا ہے کہ ہمارے اوپر آسمان کی جگہ کسی بہت بڑے پہاڑ کی چھت بنی ہوئی ہے۔ ہم واقعی زمین کے نیچے آ گئے ہیں۔"

وہ چھپنے کے لیے کوئی ٹھکانہ ڈھونڈھنے لگے۔ زرد دھندلی روشنی اتنی کم تھی کہ چند گز کے فاصلے پر کوئی انہیں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اگرچہ وہ اپنی غیر معمولی طاقت کی وجہ سے سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ وہ پیالہ نما آسیبی بستی کے کنارے کنارے پھونک پھونک کر قدم اٹھاتے چل رہے تھے۔ تاکہ ان کے قدموں تلے پتھروں کی آواز پیدا نہ ہو۔ انہیں ابھی تک وہاں کوئی انسان یا انسان نما جانور نظر نہیں آیا تھا۔

"کہیں یہ بستی ویران تو نہیں ہے؟" کیٹی نے کہا۔

عنبر بولا: "اگر ویران ہوتی تو مکانوں سے کہیں کہیں دھواں اٹھتا دکھائی نہ دیتا۔"

تھیوسانگ نے آہستہ سے کہا:

"اور پھر بزرگ انسان ہمیں بتا دیتا کہ بستی ویران ہے۔ ہمیں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ میرا خیال ہے ہمیں باتیں کرنا بند کر دینا چاہیے۔"

وہ خاموش ہو گئے اور اب وہ جھک کر چل رہے تھے آگے ایک چھوٹی سی کھڈ آ گئی۔ اس کھڈ کے اندر ایک سوکھا نالہ سا بہہ رہا تھا۔ اس میں پانی بالکل نہیں تھا۔ تینوں دوست اس کھڈ میں اتر گئے۔ وہ کھڈ میں چلنے لگے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھڈ آگے جا کر بائیں جانب گھوم گئی۔ آگے یہ کھڈ ختم ہو گئی۔ وہ تھوڑی سی چڑھائی چڑھ کر کھڈ کے اوپر آئے تو دیکھا کہ ایک طرف تکونی چھت والا مکان بنا ہوا تھا۔ اس مکان سے دھوئیں کی پتلی لکیر اٹھ رہی تھی۔

عنبر نے کہا:

"تھیوسانگ کیا خیال ہے۔ تم آگے جا کر معلوم کرو گے کہ اس چھوٹی سی تکونی کوٹھڑی میں کیا ہے؟"

تھیوسانگ نے سرگوشی میں کہا:

"میں جاتا ہوں۔ مگر تم لوگ یہاں سے ہرگز باہر مت نکلنا۔"

یہ کہہ کر تھیوسانگ زمین پر اوندھے منہ لیٹ گیا اور رینگتا ہوا تکونی پر اسرار مکان کی طرف بڑھا۔ زرد دھند میں اس نے دیکھا کہ یہ ایک کوٹھڑی ہے جس کا کوئی دروازہ نہیں۔ دروازے کی جگہ ایک چوکور شگاف بنا ہوا تھا۔ تھیوسانگ پہلو کی طرف سے رینگتا شگاف کے پاس آ کر زمین پر ساکت ہو گیا۔ وہ ہمہ تن گوش ہو کر یہ سننا چاہتا تھا کہ اندر سے کسی کے باتیں کرنے کی آواز تو نہیں آ رہی؟ مگر ایسا نہیں تھا۔ وہ رینگ کر

شگاف کے قریب ہو گیا۔ اب اسے اندر سے ایسی آواز آتی سنائی دی جیسے چولہے میں لکڑیاں جل رہی ہوں۔ کوٹھڑی کے اندر سے کسی وقت شعلے کی روشنی نظر آ جاتی تھی۔ تھیوسانگ آہستہ آہستہ رینگتا چلا گیا اور پھر اس نے اپنا سر شگاف کے اندر ڈال کر دیکھا۔ کوٹھڑی کے درمیان میں ایک جگہ آگ جل رہی تھی مگر کوٹھڑی خالی پڑی تھی۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ تھیوسانگ بڑی احتیاط سے اٹھا اور جھکا جھکا اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھڑی کی تکونی چھت میں ایک گول سوراخ تھا۔ آگ کا دھواں اسی سوراخ میں سے باہر نکل رہا تھا۔

تھیوسانگ آگ کے قریب گیا۔ یہ دیکھ کر وہ دھک سے رہ گیا کہ زمین پر آگ میں ایک انسان کا چہرہ جل رہا تھا۔ عجیب اور ڈراؤنی بات یہ تھی کہ چہرہ ابھی تک زندہ تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں اور ہونٹ آگ کے شعلے میں آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔ دوسری عجیب بات یہ تھی کہ اس جلتے ہوئے چہرے پر کسی تکلیف یا کرب کے آثار نہیں تھے۔ تھیوسانگ کو باہر سے کچھ آوازیں قریب آتی سنائی دیں۔ وہ تیزی سے شگاف سے نکل کر زمین پر لیٹ گیا۔ اس نے دیکھا کہ بائیں جانب ایک ویران راستے پر کچھ سائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوٹھڑی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ بھتیوسانگ کسی مگرمچھ کی طرح زمین پر رینگتا تیزی سے واپس کیٹی اور عنبر کے پاس آ گیا۔ وہ لوگ بھی ان سایوں کو دیکھ رہے تھے جو تکونی کوٹھڑی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ادھر سے ایسی آوازیں آ رہی تھیں جیسے بہت سے مگرمچھ دریا سے منہ باہر نکال کر لمبے لمبے سانس لے رہے ہوں۔ ابھی انہیں سائے پوری طرح سے واضح طور پر دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ بھتیوسانگ نے عنبر اور کیٹی کو بتایا کہ تکونی کوٹھڑی میں آگ میں ایک زندہ انسان کا سر جل رہا ہے۔ عنبر اور کیٹی یہ سن کر کھلی ہوئی آنکھوں سے بھتیوسانگ کی طرف تکنے لگے۔

"کیا وہ کسی آسیب کا سر تھا؟" کیٹی نے پوچھا۔

بھتیوسانگ نے کہا:

"کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ویسے جلنے والے سر کے چہرے پر تکلیف کے اثرات بالکل نہیں تھے۔"

عنبر بولا: "ادھر دیکھو۔ یہ کیا لوگ ہیں؟"

تینوں کی نگاہیں ویران راستے پر چلے آتے سایوں پر جم گئیں۔ اب یہ سائے زرد دھند میں انہیں صاف نظر آنے لگے تھے۔ یہ عجیب شکلوں اور عجیب جسم والے چار انسان تھے جن کو انسان بھی نہیں کہا جا سکتا تھا۔ یہ سیاہ رنگ

کے چار گول پھولے ہوئے پیٹ والے غبارے سے تھے جن کے اوپر چھوٹے چھوٹے انسانی سر لگے تھے۔ پھولے ہوئے غبارے ایسے پیٹ کے نیچے ننھے ننھے پاؤں لگے تھے۔ ان کے سر کے بال کانٹوں دار ٹہنیوں کی طرح اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں زرد تھیں اور چمک رہی تھیں۔ ان کے حلق سے لمبی لمبی پھنکاروں کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ ان کا رُخ تکونی کوٹھڑی کی طرف تھا۔ کیٹی کچھ کہنے ہی والی تھی کہ عنبر نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا اور آہستہ سے "شی" کہہ کر اسے خاموش رہنے کی ہدایت کی۔ عنبر کیٹی اور بھتیوسانگ کھڈ کی ڈھلان پر کنارے کے باہر سر نکالے لیٹے تھے۔ کھڈ کے کناروں میں سے صرف ان کے سر ہی باہر تھے۔

چاروں ڈراؤنے آدمی اپنے چھوٹے چھوٹے بازو آگے پیچھے کرتے کوٹھڑی کی طرف آہستہ آہستہ بڑھے آ رہے تھے۔ اب عنبر کیٹی اور بھتیوسانگ کو ان عجیب ڈراؤنے آدمیوں کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی چھوٹی چھوٹی چھریاں نظر آنے لگی تھیں۔ عنبر نے بھتیوسانگ کے کان میں آہستہ سے سرگوشی کی۔

"تم چھُریاں دیکھ رہے ہو؟"

"ہوں" بھتیوسانگ نے آہستہ سے کہا اور عنبر کا ہاتھ دبا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ چاروں ڈراؤنے آدمی ہاتھوں میں چھریاں پکڑے کوٹھڑی کے اندر داخل ہو گئے۔ کچھ لمحے بالکل خاموشی رہی۔ اس کے بعد کوٹھڑی کے اندر سے ایک بھیانک چیخ کی آواز بلند ہوئی۔ یہ چیخ اس قدر خوفناک تھی کہ کیٹی کے منہ سے بھی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی اور ا نے اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔

عنبر اور بھتیوسانگ بھی اس چیخ کی آواز سے اپنی جگ سے ہل گئے۔

"بھیانک — بھیانک"

کیٹی نے سہمی ہوئی سرگوشی میں کہا۔ عنبر بھتیوسانگ چپ تھے اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے کوٹھڑی کے شگاف کی طر دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد انہیں پھر وہی گرجھ ایسی چھنکاروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ پھر کوٹھڑی ک شگاف میں سے وہی ڈراؤنے آدمی باہر نکلے۔ اب وہ چ نہیں بلکہ تین تھے۔ وہ آہستہ آہستہ پھولے ہوئے سیاہ پیٹ بڑھائے چل رہے تھے۔ ان کا رخ اس ویران پتلی سی پتھر سڑک کی جانب تھا جدھر سے وہ چل کر آئے تھے۔ جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے تو عنبر نے گہرا سانس لے کر

"ضرور انہوں نے ایک آدمی کو اندر مار ڈالا ہے۔"

کیٹی بولی: "میرے خدا کس قدر بھیانک چیخ کی آواز تھی"
بھتیوسانگ بولا: "کیا خیال ہے میں کوٹھڑی میں جا کر دیکھوں کہ اندر معاملہ کیا ہے؟"

عنبر نے کہا:

"اب ہم بھی تمہارے ساتھ چلتے ہیں۔"

وہ تینوں کھڈ میں سے نکل کر باہر زمین پر آ گئے اور رینگنے کی بجائے جھک کر چلتے ہوئے کوٹھڑی کے شگاف کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ اب وہ بیٹھے بیٹھے آگے کھسکنے لگے۔ شگاف کے اندر آگ کی دھیمی دھیمی روشنی ہو رہی تھی۔

بھتیوسانگ نے دھیمی آواز میں کہا:

"مجھے انسانی گوشت کے جلنے کی بو آ رہی ہے۔"

یہ بو کیٹی اور عنبر کو بھی محسوس ہوئی تھی۔ بھتیوسانگ کے پیچھے پیچھے عنبر اور کیٹی بھی کوٹھڑی میں داخل ہو گئے۔ وہ کوٹھڑی میں شگاف کے ساتھ ہی دیوار سے لگ کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ کوٹھڑی کے درمیان میں چھوٹے سے گڑھے میں آگ جل رہی تھی۔ بھتیوسانگ رینگتا ہوا آگ کے قریب گیا اور تیزی سے واپس آ کر عنبر سے سرگوشی میں بولا:

"آگ میں دو انسانی سر جل رہے ہیں۔"

وہ اٹھ کر آگ کے پاس آ گئے۔ آگ کے گڑھے کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسری جانب کونے میں اسی ڈراؤنے آدمی کا نچلا دھڑ تھا جس کا سر کاٹ کر آگ میں ڈال دیا گیا تھا۔ کیٹی تو خوف سے پیچھے ہٹ گئی۔

"میرے خدا! کس قدر ڈراؤنا منظر ہے۔"

عنبر جلدی سے شگاف کے پاس گیا۔ اس نے جھانک کر اطمینان کر لیا کہ باہر کوئی نہیں ہے۔ وہ لپک کر تھیوسانگ کے پاس آیا۔ وہ آگ میں دیکھنے لگے۔ پہلے والا انسانی سر جل کر سیاہ ہو چکا تھا۔ دوسرا سر ابھی جل رہا تھا۔

عنبر نے کہا:

"اس آدمی کے چہرے پر بھی تکلیف کا احساس نہیں ہے۔"

کیٹی بولی: "لیکن پھر اس نے چیخ کیوں ماری تھی؟"

تھیوسانگ بولا: "ہو سکتا ہے یہ جسم سے سر الگ ہونے کی تکلیف ہو۔"

عنبر کہنے لگا:

"یہاں ہر چیز پراسرار اور سمجھ میں نہ آنے والی ہے سوال یہ ہے کہ کیا باقی جن کوٹھڑیوں سے دھوئیں لکیریں اٹھ رہی ہیں کیا وہاں بھی انسانی سر جل رہے ہوں گے؟"

اس کا جواب تھیوسانگ اور کیٹی کے پاس نہیں تھا۔

کھوپڑی کی چیخ

تھیوسانگ نے کہا:

"ہمارا یہاں زیادہ دیر ٹھہرنا درست نہیں ہے ہو سکتا ہے وہ لوگ پھر کہیں سے نکل آئیں۔"

کیٹی، عنبر اور تھیوسانگ پراسرار کوٹھڑی سے باہر نکل آئے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ زرد دھندلی روشنی کم ہونے لگی ہے۔

کیٹی بولی: "کہیں اس آسیبی بستی کی رات تو نہیں ہونے والی روشنی کم ہو رہی ہے۔"

"ایسا ہی لگتا ہے۔" عنبر نے کہا: "مگر سوال یہ ہے کہ یہ زرد روشنی کس چیز کی ہے؟"

تھیوسانگ بولا: "آسیبی بستی ہے۔ بدروحوں کا ٹھکانہ ہے۔ یہاں کچھ بھی بغیر کسی معقول وجہ کے ہو سکتا ہے۔"

عنبر کہنے لگا: "یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ان لوگوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے ناگ کو کہاں رکھا ہو گا اور کسی شکل میں
اسے رکھا ہو گا۔ اگر اس کی بھی شکل اور یادداشت
بدل چکی ہو گی تو ہمارے لیے بڑی مشکل پیدا ہو
جائے گی۔"

"کچھ کہا نہیں جا سکتا ابھی۔" کیٹی بولی۔

وہ کوٹھڑی سے نکل کر چلتے ہوئے واپس اسی کھڑ
اندر آ گئے۔ وہ اس طرح پتھروں کے درمیان بیٹھے
انہیں بستی کے مینار اور تکونی چھتوں والے مکان سار
نظر آ رہے تھے۔ مگر روشنی کم ہونے سے اب ان
خاکے اندھیرے میں ڈوبتے چلے جا رہے تھے۔

عنبر نے کہا:

"یہ مینار کس چیز کے ہیں؟"

کیٹی کہنے لگی:

"ہمیں اس بستی کے بارے میں یہاں بیٹھے بیٹھے
کچھ بھی پتہ نہیں لگ سکتا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم
میں سے کوئی بستی کے اندر جا کر معلوم کرنے
کی کوشش کرے کہ یہ سب کچھ کیا ہے اور
راجہ بھیروں کا محل یا مکان کہاں ہے اور ان
لوگوں نے ناگ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟"

عنبر نے کہا:

"ہم میں سے کسی اکیلے آدمی کا اس پُراسرار اور
خطرناک بستی میں جانا ابھی خطرے کی بات ہے
رات ہو لینے دو۔ جب اندھیرا ہو جائے گا
تو پھر سوچیں گے۔"

تھیوسانگ میناروں کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔
یہ بستی کے مکانوں کے درمیان سے کہیں کہیں سے نکلے
ہوئے تھے۔ اس نے جیسے اپنے آپ سے سوال کیا۔

"ان میناروں کے اندر کیا ہو سکتا ہے؟"

عنبر بولا: "کیا کہا جا سکتا ہے؟ ظاہر ہے یہ آسیبی
بستی ہے۔ خدا جانے یہ کون سی مخلوق ہے۔ ہو
سکتا ہے ان میناروں میں بھی بدروحیں ہی رہتی ہوں۔"

کیٹی نے کہا:

"کیوں نہ اندھیرا ہو جانے پر میں ان میناروں میں
جا کر سراغ لگاؤں کہ وہاں کیا ہے؟ ہو سکتا
ہے ناگ کا ان میناروں سے ہی کچھ پتہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چل سکے۔"

عنبر بولا: "تمہارا جانا ٹھیک نہیں۔ اس کام کے لیے یا تو ہم تینوں اکٹھے جائیں گے اور یا پھر تھیوسانگ جائے گا کیونکہ اس کے پاس چیزوں اور جانداروں کو چھوٹا کر دینے کی ایک ایسی طاقت ہے جو ہم میں سے کسی کے پاس نہیں ہے۔"

تھیوسانگ اپنی سوچ کی دنیا سے چونک کر بولا:

"ہاں! تم ٹھیک کہہ رہے ہو عنبر بھیا! یہی مناسب رہے گا کہ اندھیرا ہونے پر میں اس بستی میں داخل ہو کر سراغ رسانی کرنے کی کوشش کروں اور میں اپنے آپ کو چھوٹا کر کے جاؤں گا۔ اسی طرح وہاں اگر کوئی ہو گا تو مجھے آسانی سے نہ دیکھ سکے گا۔"

عنبر نے تھیوسانگ کی ڈیوٹی لگا تو دی تھی مگر اندر سے وہ بھی فکر مند تھا۔

کہنے لگا: "کہیں تم کسی مصیبت میں نہ پھنس جاؤ۔ کیونکہ یہ لوگ عام انسان نہیں ہیں۔ یہ آسیبی بدروحیں ہیں اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ راجہ بھیروں بہت بڑا جادوگر بھی ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"یہ خطرہ تو مول لینا ہی پڑے گا عنبر! اور تم دونوں میں سے اس وقت صرف میں اس پوزیشن میں ہوں کہ یہ خطرہ مول لے سکوں۔"

کیٹی کہنے لگی:

"یہ راجہ بھیروں بھی کوئی بدروح ہے کیا؟"

عنبر بولا: "ابھی تک کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بہرحال ہم آسیبی بدروحوں کی بستی میں ضرور ہیں۔ کیونکہ یہ زمین کے نیچے کی آبادی ہے اور ہمارے اوپر آسمان کی بجائے کسی بہت وسیع اور کشادہ پہاڑ کی چھت ہے۔"

تھیوسانگ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور بولا:

"رات ہو رہی ہے اور ابھی تک آسمان پر کوئی چھوٹا سا تارہ بھی دکھائی نہیں دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ چھت ہے۔"

سیاہی پھیلتی جا رہی تھی۔ دھندلی زرد روشنی غائب ہو رہی تھی۔ وہ تینوں کھڈ کے اندر چھپے بیٹھے تھے۔ جب چاروں طرف اندھیرا چھا گیا تو عنبر نے کہا:

"کہیں کسی جگہ کوئی چراغ روشن نہیں ہوا!"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے کہا:

"یہ بدروحیں ہیں۔ آسیب ہیں۔ اور آسیب روشنی سے خوف کھاتا ہے۔ وہ اندھیرے میں رہنا زیادہ پسند کرتا ہے۔"

تھیوسانگ نے خاموش سنسان اور تاریک بستی پر نگاہ ڈالی اور بولا:

"میرا خیال ہے مجھے اپنی سراغرسانی کا آغاز کر دینا چاہیے۔ تم لوگ اسی کھڈ میں چھپے رہنا جب تک میں واپس نہ آؤں یہاں سے کہیں مت جانا۔ اگر مجھے دیر ہو گئی تو سمجھ لینا کہ میں کسی مشکل میں پھنس گیا ہوں۔ پھر تم کوئی دوسرا قدم اٹھا سکتے ہو۔"

کیٹی اور عنبر خاموشی سے تھیوسانگ کا منہ تکنے وہ اسے روک بھی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ اس وقت صرف تھیوسانگ ہی کچھ سراغ لگانے کی پوزیشن میں تھا۔ تھیوسانگ نے عنبر اور کیٹی کو خدا حافظ کہا اور کھڈ میں سے آہستہ سے باہر نکل آیا۔ اس نے اپنا رخ بستی کے کونے والے مینار کی طرف کر دیا۔ گھپ اندھیرے میں عنبر اور کیٹی کو وہ کچھ دور تک جاتا نظر

دیا پھر ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

کیٹی نے کہا:

"خدا تھیوسانگ کی حفاظت کرے۔ حیرانی کی بات ہے کہ اس بستی میں کسی طرف سے کوئی آواز نہیں آ رہی۔"

عنبر بولا: "یہ انسانوں کی نہیں۔ آسیبی بدروحوں کی بستی ہے۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ یہ پھولے ہوئے پیٹ اور خربوزے ایسے سروں والی گول مٹول سیاہ فام مخلوق کہاں کی رہنے والی ہے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ بہرحال ہمیں تھیوسانگ کا اسی جگہ بیٹھ کر انتظار کرنا ہو گا۔"

عنبر اور کیٹی کھڈ کے نشیب میں ایک جگہ پتھروں میں جگہ بنا کر بیٹھ گئے۔ وہ ایسی حالت میں تھے کہ ذرا سا سر اٹھا کر بستی کو دیکھ سکتے تھے۔

دوسری طرف تھیوسانگ تکونی چھت والی کوٹھڑی کے پیچھے سے ہو کر گزرتا ہوا جب مینار کے قریب پہنچا تو اسے سامنے ایک بہت بڑے دو پتھروں کے درمیان ایک تنگ راستہ دکھائی دیا۔ یہ راستہ مینار کو جاتا تھا۔ تھیوسانگ ایک لمحے کے لیے رک کر غور سے دیکھنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندھیرے میں اسے ایک بہت بڑا سایہ دائیں بائیں
حرکت کرتا نظر آیا۔ یہ کیا ہو سکتا ہے؟ تھیوسانگ
سائے کا پورا جسم نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے سو
کہ اب اسے اپنے آپ کو چھوٹا کر لینا چاہیے پھر خیا
آیا کہ چھوٹا بن جانے سے اس کی کارکردگی میں فرق
جائے گا۔ ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے د
طرف سے پتھروں کے پاس جا کر دیکھنا چاہیے کہ
سایہ کس چیز کا ہے۔

تھیوسانگ جھک کر چلتا دونوں بڑے پتھروں میں
ایک پتھر کے عقب میں آ کر غور سے دیکھنے لگا۔ ا
اسے وہ سایہ صاف نظر آنے لگا تھا۔ یہ سایہ نہیں
ایک بہت بڑا تندوا تھا جس کا سر انسان کا تھا مگر
تندوے کا تھا اور اس کے کتنے ہی بازو تھے۔ انسانی
سر گول تھا۔ آنکھوں کی جگہ دو روشن سوراخ تھے۔ س
پر بالوں کا بہت بڑا گچھا پڑا تھا۔ اس کے ہونٹ
پھیلے ہوئے تھے اور ان میں سے آہستہ آہستہ خرخرا
کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ جب آواز نکلتی تو منہ
ہلکی سی بھاپ بھی خارج ہوتی تھی۔ یوں محسوس ہوتا
کہ وہ مینار کے دروازے پر پہرہ دے رہا ہے۔ کیونکہ

مینار کی سیڑھیاں وہاں سے بالکل پاس ہی تھیں۔

تندوا انسان اپنے بازوؤں کو ادھر اُدھر گھما رہا تھا
جیسے فضا میں کسی کی بُو لینے کی کوشش کر رہا ہو۔ تھیوسانگ
عنبر اور کیٹی کو اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ غار والے
بزرگ انسان کی پاؤں کے نیچے سے انہوں نے جو راکھ
لے کر اپنے سروں میں ڈالی تھی اس کی وجہ سے ان
کے جسموں کی خوشبو سوائے ان کے ساتھی ناگ یا ماریا کے
دوسرا کوئی نہیں سونگھ سکتا تھا۔ اگرچہ یہ صرف کچھ دنوں
کے وقفے کے لیے ہوا تھا۔ اگر تھیوسانگ کے سر میں
بزرگ انسان کے پاؤں کی راکھ نہ ہوتی تو تندوے آدمی
کے بازو ایک سیکنڈ میں تھیوسانگ کو لپک کر اپنی گرفت
میں لے لیتے۔ بعد میں چاہے تھیوسانگ ان کے شکنجے
سے نکل آتا مگر ایک بار تو اسے مصیبت ضرور پڑ جاتی۔

تھیوسانگ نے دل میں ایک بات طے کی اور زمین
پر لیٹ کر تندوے کی طرف رینگنے لگا۔ وہ تندوے کے
پیچھے کی طرف سے ہو کر آگے بڑھ رہا تھا۔ اب وہ
انسانی تندوے کے اتنا قریب پہنچ گیا تھا کہ اسے اس
کے جسم میں سے نکلتی تیز بُو محسوس ہونے لگی تھی۔ اس
کے بازو سانپوں کی طرح لہرا رہے تھے۔ تھیوسانگ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سر پر ملی ہوئی بزرگ انسان کی راکھ کی وجہ سے تندوے انسان کو بھتیوسانگ کی موجودگی کا ابھی تک علم نہیں ہو سکا تھا۔ بھتیوسانگ اسے مزید موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس نے اپنا سیدھا ہاتھ آگے بڑھایا۔ تندوے آدمی کا ایک بازو جب سانپ کی طرح لہراتا ہوا بھتیوسانگ کے ہاتھ کے بالکل قریب آیا تو بھتیوسانگ نے اسے اپنی سیدھی انگلی سے چھو دیا۔

"کھڑپ" کی آواز آئی اور تندوا آدمی چھوٹی مکڑی جتنا ہو گیا۔ بھتیوسانگ نے فوراً اسے اٹھا کر اپنی مٹھی میں بند کر لیا اور پیچھے لے آیا۔ بڑے پتھر کی اوٹ میں آتے ہی اس نے مٹھی کھول کر تندوے آدمی کو جھک کر غور سے دیکھا۔ تندوا انسان ننھی سی مکڑی کی شکل میں پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ پھر اسے باریک آواز سنائی دی۔ جو انسانی بھی تھی اور کسی جانور کی آواز سے بھی ملتی تھی۔ یہ ہلکی ہلکی چیخیں تھیں۔ بھتیوسانگ سمجھ گیا کہ یہ تندوا آدمی دہشت زدہ نہیں ہے بلکہ سخت تکلیف میں ہے۔ اس نے اس کے ننھے ننھے بازوؤں کو انگلیوں سے پکڑ کر ایک دوسرے سے اس طرح باندھ دیا کہ وہ الگ نہیں ہو سکتے تھے۔ انسانی سر والے ننھے سے مکڑی نما

ندوے کی چیخ نکل گئی۔ وہ سخت اذیت میں پکارا:

"سامری کے بیٹے میں تیرا مجرم نہیں ہوں۔"

بھتیوسانگ حیران ہوا۔ کیونکہ یہ آواز انسانی زبان میں نسانی تندوے نے نکالی تھی۔ اس نے فوراً سوچا کہ ضرور اں سامری کے بیٹے کا کوئی دشمن رہتا ہے جس کا ان لوگوں خوف چھایا ہے یا انہیں معلوم تھا کہ سامری کا بیٹا ان ے کسی شے کا انتقام لینے آئے گا۔

بھتیوسانگ نے اسی زبان میں کہا:

"میں سامری کا بیٹا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تم مجرم نہیں ہو۔ لیکن اگر تم نے مجھے راجہ بھیروں کے بارے میں نہ بتایا کہ وہ اس وقت کہاں ہے تو میں تمہیں ابھی اپنے پاؤں تلے مسل کر ختم کر دوں گا۔ تم میری طاقت سے خوب واقف ہو۔"

انسانی تندوے نے سخت اذیت میں کہا:

"تجھے سامری کی قسم۔ میرے بازو کھول دے۔ پھر میں تجھے بتاتا ہوں۔"

بھتیوسانگ نے انسانی تندوے کے بازو کھول دیئے۔ اب سانی تندوے نے جو چھوٹی سی مکڑی کی شکل میں بھتیوسانگ ہتھیلی پر بیٹھا تھا کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"سامری کے بیٹے! میں تو موت کے مینار پر پہرہ دیتا ہوں۔ میں راجہ بھیروں کے ظلم میں شامل نہیں تمہارے باپ کو راجہ بھیروں نے ہی قتل کیا تھا۔ میرا اس میں کوئی قصور نہیں۔"

آہستہ آہستہ بھتیوسانگ کو سب باتیں معلوم ہو رہی تھیں۔ اس نے کہا:

"مجھے یہ بتاؤ کہ راجہ بھیروں کہاں ہے۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ میں جانتا ہوں تم بے گناہ ہو۔"

انسانی تندوے کی باریک آواز آئی:

"سامری کے بیٹے! اگر تم مجھ کو سامری کی قسم دو کہ تم کسی کے آگے میرا نام نہیں لوگے تو میں تمہیں بتا دوں گا کہ راجہ بھیروں اس وقت کہاں ہے۔"

بھتیوسانگ کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ فوراً بولا:

"میں سامری کی قسم کھا کر تمہیں قول دیتا ہوں کہ میں کسی کے آگے تمہارا نام نہیں لوں گا۔"

انسانی تندوا بولا:

"میں جانتا ہوں کہ سامری کا بیٹا اپنے قول سے کبھی نہیں پھرے گا۔ سنو! راجہ بھیروں اس وقت اپنے بڑے مینار کے نیچے تہہ خانے میں ہے۔

سامری کو ہلاک کر دینے کے بعد وہ تمہیں بھی موت کے گھاٹ اتارنے کی فکر میں ہے تاکہ تمہیں مارنے کے بعد وہ زمین اور سمندر کے اندر کی ساری بدروح مخلوق کا اکیلا بادشاہ بن جائے۔"

بھتیوسانگ اس کی ایک ایک بات غور سے سن رہا تھا۔

اس نے پوچھا:

"راجہ بھیروں کے بڑے مینار کو کونسا راستہ جاتا ہے؟"

انسانی تندوے نے کسی قدر تعجب سے کہا:

"سامری کے عظیم بیٹے! تم اتنے بڑے جادوگر کے بیٹے ہو کہ جس سے بڑا جادوگر روئے زمین پر آج تک پیدا نہیں ہوا۔ لیکن کیا تم اپنی طاقت سے یہ بھی معلوم نہیں کر سکتے کہ راجہ بھیروں کے مینار کو کون سا راستہ جاتا ہے؟"

انسانی تندوے نے بالکل صحیح اعتراض کیا تھا۔ مگر بھتیوسانگ نے فوراً کہا:

"میرے عظیم باپ سامری کی موت کے بعد ابھی اس کی وراثت کا پورا جادوئی خزانہ میرے پاس نہیں آیا۔ میں تو غصے میں اپنے باپ سامری کے قاتل کو اس کے بھیانک جرم کی سزا دینے نکلا ہوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے بعد میں اپنے باپ کے پورے جادو اور طلسم کا مالک بن جاؤں گا۔ ویسے میرے پاس دوسرے کئی جادو ہیں۔ اسی جادو کے ذریعے میں نے تمہیں اتنے بڑے تندوے سے چھوٹا کر دیا ہے۔"

انسانی تندوا بولا:

"یہ تو میں اسی وقت جان گیا تھا کہ جب تم نے مجھے چھوٹی سی مکڑی بنا دیا کہ یہ سوائے سامری کے عظیم بیٹے کے دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"میں تمہیں پھر سے بڑا بنا سکتا ہوں لیکن تمہیں مجھے ایک اور بات بتانی ہو گی۔"

انسانی تندوے نے کہا:

"اگر میں بتا سکا تو ضرور بتاؤں گا۔"

تھیوسانگ نے انسانی تندوے سے کہا:

"مجھے میرے باپ عظیم سامری جادوگر نے بتایا تھا کہ یہاں ایک ایسا انسان بھی آئے گا جو اصل میں سانپ ہو گا۔ اور راجہ بھیروں اسے اپنے قبضے میں کرے گا۔ تم مجھے بتاؤ کہ وہ انسانی سانپ کہاں پر مجھے ملے گا؟"

انسانی تندوے نے عاجزی سے گڑگڑا کر کہا:

"سامری کے فرزند! تمہیں اپنے عظیم باپ کی قسم ہے مجھ سے یہ مت پوچھو کیونکہ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ یہ انسان سانپ یہاں کس مقام پر ہے مجھے صرف اتنا ہی علم ہے کہ راجہ بھیروں نے ایک ایسے ناگ کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے کیونکہ وہ اس کی مدد سے خشکی اور سمندر کے سارے کیڑے مکوڑوں سانپ بچھوؤں مگرمچھوں اور دوسرے درندوں پر بھی اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس سے زیادہ نہیں جانتا۔"

تھیوسانگ کو یقین آ گیا۔ کیونکہ یہ درندے جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ اس لئے کہا:

"کیا تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ وہ انسانی سانپ یعنی ناگ۔ یہاں کس جگہ پر قید ہے؟"

انسانی تندوا بولا:

"اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا یہ راز یہاں سوائے راجہ بھیروں کے دوسرے کسی کو معلوم نہیں ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ نے اب اس سے پوچھا کہ یہ جو یہاں مینار بنے ہوئے ہیں ان کے اندر کیا ہے؟ اس کے جواب میں انسانی تندوا بولا:

"عظیم سامری کے فرزند! ان میناروں میں راجہ بھیروں باہر سے پکڑ کر لائے گئے ایسے آدمیوں اور عورتوں کی قربانی کرتا ہے جو بدروحوں سے ڈر کر بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ ان کو ان میناروں میں آگ میں ڈال کر زندہ بھون دیا جاتا ہے۔"

تھیوسانگ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ انسانی تندوا کہنے لگا

"عظیم سامری کے بیٹے! اب مجھے اس عذاب سے نجات دلاؤ۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ ساری زندگی تمہارا وفادار رہوں گا۔"

تھیوسانگ نے دوسری بار انگلی سے اسے چھوا تو وہ پھر سے اپنے پورے قد کا ہو گیا۔ اس کے حلق سے پھر وہی ہلکی ہلکی خرخراہٹ کی آواز اور ہونٹوں سے بھاپ نکلنے لگی تھی۔ تھیوسانگ نے کہا:

"اب میں ظالم راجہ بھیروں کا مقابلہ کرنے جاتا ہوں خبردار اگر تم نے میرے بارے میں کسی کو بھی کچھ بتایا تو میں وہیں سے تم پر طلسم پھونک کر مکڑی

سے بھی چھوٹا بنا دوں گا۔"

انسانی تندوے نے اپنا سر تھیوسانگ کے آگے جھکا دیا اور بولا:

"میرے آقا! مجھے اپنا وفادار غلام سمجھو۔ میں کسی کے آگے تمہارا ذکر تک نہیں کروں گا۔"

اس کے بعد انسانی تندوے نے تھیوسانگ سے بھی وعدہ کیا کہ وہ اس کا ذکر راجہ بھیروں سے بالکل نہیں کرے گا کہ اس نے اسے راجہ بھیروں کے خفیہ تہہ خانے کے بارے میں سراغ دیا تھا۔ تھیوسانگ نے ایک بار پھر وعدہ کر لیا اور راجہ بھیروں کے بڑے مینار کا پتہ پوچھ کر چٹانوں کے درمیان سے گزر کر آسیبی بستی کے بڑے مینار کی طرف چل پڑا۔ یہ معلوم کر کے تھیوسانگ کو بڑا اطمینان ہوا تھا کہ یہاں کی مخلوق ان کے جسموں کی بُو نہیں پا سکتی

بڑا مینار آسیبی بستی کی ویران سڑکوں کے آخری کنارے پر ایک گول چھوٹے سے ٹیلے کے اوپر بنا ہوا تھا۔ اس ٹیلے کے اوپر تھیوسانگ کو ایسی بڑے سائز کی چھپکلیاں بالکل سیدھی کھڑی نظر آئیں جن کے سر ڈراؤنے انسانوں کے تھے۔ تھیوسانگ کو اب چھوٹا بن کر وہاں جانے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس نے اپنے جسم کو انگلی سے چھو کر خود کو چھوٹا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بنایا اور پتھروں کے بیچ میں سے گذرتا، بڑے مینار کے
اس مقام پر آ گیا جہاں مگرمچھوں جتنی بڑی بڑی چھ
اپنی دُموں پر کھڑی ادھر اُدھر چل پھر کر پہرہ دے ر
ان کے سر انسانوں کے جیسے گول مٹول، زرد سوراخ ا
اور کانٹے دار شاخوں ایسے بالوں والے انسانی سر
وہاں اندھیرا تھا۔

تھیوسانگ اتنا چھوٹا تھا کہ اسے آسانی سے کوئی بھی
دیکھ سکتا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے پتھروں کے بیچ میں سے
مینار کے دروازے کی طرف بڑھا جہاں دو بڑی چھپکلیاں
سیدھی کھڑی پہرہ دے رہی تھیں۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد
کے منہ سے آگ کے زرد شعلے نکل کر مینار کے درو
پر پڑتے تھے کہ اگر کوئی آسیبی بدروح بھی اجازت
بغیر وہاں سے گذرنے کی کوشش کرے تو جل کر بھ
جائے۔ تھیوسانگ زمین پر آہستہ آہستہ چلتا ایک چھپک
کے بالکل پیچھے اس کی دم کے پاس آ گیا۔ وہ ا
چھوٹا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس طرح سے وہاں شور ش
اور راجہ بھیروں کو خبر ہو جاتی کہ کوئی جادوگر وہاں
میں کامیاب ہو گیا ہے جو سامری کا بیٹا ہی ہو سکتا تھا
اسے اپنا طلسمی جوابی حملہ کرنے کا موقع مل جاتا اور تھیوسا

اسے موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔

تھیوسانگ بڑی چھپکلی کی دم کے بالکل قریب سے ہوکر
مینار کے دروازے کی پتھریلی چوکھٹ کے سوراخ میں آ گیا۔
اتنے میں چھپکلی کے منہ سے نکلا ہوا آگ کا زرد شعلہ اس
پر ایک تھپیڑے کی طرح پڑا۔ مگر تھیوسانگ جل نہیں سکتا تھا۔
جب شعلہ غائب ہو گیا تو تھیوسانگ خاموشی سے چوکھٹ پار
کر کے مینار کے اندر داخل ہو گیا۔ اندر ایک ڈیوڑھی تھی۔
اس ڈیوڑھی میں دونوں جانب انسانی پنجر اس حالت میں کھڑے
تھے کہ ان میں سے ہر ایک کے ہڈیوں والے ہاتھ میں ایک
ایک ننگی تلوار تھی جس کو وہ آہستہ آہستہ اس طرح لہرا
رہے تھے کہ اگر کوئی غیر آدمی وہاں سے گذرے تو تلوار
کے وار سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔

مگر تھیوسانگ اتنا چھوٹا تھا کہ وہ انسانی پنجروں کے
پیچھے سے ہو کر ڈیوڑھی میں سے گذر گیا۔ ڈیوڑھی کے پار ایک
گول راہ داری آ گئی جہاں گھپ اندھیرا تھا۔ تھیوسانگ نے
ایک پل کے لیے کھڑے ہو کر غور سے سامنے کی جانب
دیکھا۔ اسے معلوم تھا کہ کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نیچے
اس تہہ خانے میں جاتا ہو گا جہاں راجہ بھیروں سامری کے
بیٹے کے انتقام سے بچنے کے لیے چھپا بیٹھا ہے۔ وہ یہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی جانتا تھا کہ یہاں کئی قسم کے طلسم کیے گئے ہوں گے لیکن غار والے بزرگ انسان کی راکھ کی وجہ سے تھیوسانگ اور عنبر اور کیٹی پر کوئی بڑے سے بڑا جادو بھی اثر نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے وہ بے خوف ہو کر راہ داری کے اندھیرے میں دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا آگے بڑھا۔

جہاں راہ داری ایک طرف مڑ جاتی تھی وہاں اسے ایک چڑیل قسم کی عورت دیوار کے پاس کھڑی نظر آئی۔ اس کے دونوں پاؤں اُلٹے تھے۔ ہاتھ کی انگلیاں بھی اُلٹی تھیں یعنی جدھر انگوٹھا ہونا چاہیے تھا اُدھر چھنگلی تھی اور جدھر چھنگلی یعنی چھوٹی انگلی ہوتی چاہیے تھی۔ اس طرف انگوٹھا تھا۔ ناخن بڑھے ہوئے تھے۔ بال کھلے تھے۔ آنکھیں سُرخ اور چہرہ نیلا اور کالا تھا ـــــ دو دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے۔ چڑیلیں ایسی ہی ہوا کرتی ہوں گی۔ کیونکہ تھیوسانگ کسی چڑیل وغیرہ کو نہیں مانتا تھا۔ وہ اس عورت کو بھی کوئی ایسی بدقسمت بدروح سمجھ رہا تھا جس نے زندگی میں بہت گناہ کیے تھے اور مرنے کے بعد قدرتی طور پر وہ چڑیل بن گئی تھی۔ اس لیے تھیوسانگ اس وقت تک اسے کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا جب تک کہ وہ خود اس پر حملہ نہیں کرتی۔ چڑیل آہستہ آہستہ آگے پیچھے جھول رہی تھی۔ تھیوسانگ دیوار کے اندھیرے میں چھپا اسے دیکھ رہا تھا۔ اچانک اسے چڑیل کے پیچھے دیوار میں

ایک بالکل سیدھا درز کی طرح کا ایک شگاف نظر آیا جو دو انچ سے زیادہ چوڑا نہیں تھا۔ تھیوسانگ اگر پورے قد سے ہوتا تو اس میں سے کبھی نہیں گزر سکتا تھا۔ وہ بالکل چھوٹا تھا اس لیے بڑی آسانی سے اس میں سے گزر گیا۔ شگاف کے آگے ایک بہت ہی تنگ راستہ تھا جس میں سے بڑی مشکل سے ایک دبلا پتلا آدمی ہی گزر سکتا تھا۔ تھیوسانگ اس اندھیرے راستے سے بھی گزر گیا۔ اس کے آگے سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی بیل خراٹے لے رہا ہو۔ تھیوسانگ رک کر غور سے اس آواز کو سننے لگا۔ پھر وہ بڑی دھیمی رفتار سے آگے بڑھا۔ اب سامنے ایک تنگ دروازہ تھا جس کے باہر ویسی ہی چھپکلی اپنی دم پر کھڑی آہستہ آہستہ آگے پیچھے جھوم رہی تھی۔ تھیوسانگ جلدی سے دیوار کے ساتھ ہو گیا۔ وہ اتنا چھوٹا تھا کہ اندھیرے میں اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ آہستہ آہستہ قدم قدم آگے بڑھتے ہوئے وہ تنگ دروازے میں سے دوسری طرف چلا گیا۔ یہ ایک زمین دوز چھوٹا سا تہہ خانہ تھا۔ یہاں بالکل اندھیرا نہیں تھا۔ تہہ خانے کے درمیان میں زمین پر ایک پھولے ہوئے پیٹ والا آدمی بالکل سیدھا لیٹا تھا۔ اس کا جسم چھوٹے ہاتھی ایسا تھا۔ چہرے پر ناک کی جگہ ایک چھوٹی سی سونڈ باہر نکلی ہوئی تھی۔ پیٹ اور چہرے کے سوا باقی سارا جسم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کالے سیاہ بالوں کے گچھوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس
سرہانے ریچھ کی کھوپڑی پر ایک موم بتی روشن تھی
ہاتھی نما ڈراؤنا آدمی بڑے بھیانک خراٹے لے رہا تھا
راجہ بھیروں تھا۔

تھیوسانگ اس کے پاؤں کے پاس آ کر رک گیا۔
اسے بونا بنا کر اپنے قبضے میں کرنا چاہتا تھا۔ اس نے
سے اس کے بالوں بھرے پاؤں کے ساتھ انگلی لگا دی
لیکن وہ یہ دیکھ کر پریشان ہو گیا کہ راجہ بھیروں چھوٹا نہ
ہوا تھا۔ تھیوسانگ فوراً پیچھے ہٹ گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ ا
شخص کے پاس جو زبردست طاقت اور جادو ہے ا
کی وجہ سے وہ چھوٹا نہیں ہوا۔ پاؤں پر انگلی لگنے سے ر
بھیروں کی سونڈ میں سے زبردست پھنکار کی آواز نکلی۔ اس نے
اپنا ڈراؤنا سر اٹھا کر زرد آنکھوں سے تہہ خانے میں چا
طرف دیکھا۔

تھیوسانگ نے بڑی عقل مندی کی تھی کہ بجائے ادھ
اُدھر چھپنے کے وہ راجہ بھیروں کے پاؤں کے قریب ت
ٹخنے کے پاس چھپ کر بیٹھ گیا تھا۔ راجہ بھیروں نے اپنا
بالوں بھرا ہاتھ بڑھا کر اپنے پاؤں کو کھجایا۔ تھیوسانگ
تیزی سے لیٹ گیا۔ کیونکہ راجہ بھیروں کا بالوں بھرا ہاتھ

اس کے بالکل پاس ہی تھا۔ جس کی انگلیوں کے چھریوں
ایسے ناخن سے اپنے پاؤں کو کھجا رہے تھے۔ تہہ خانے میں
عجیب قسم کی ناگوار بو پھیلی ہوئی تھی۔ راجہ بھیروں نے
ہاتھ اوپر کر لیا اور دوبارہ سو گیا۔ کیونکہ اس کے حلق
سے پھر وہی بھیانک خراٹے نکلنا شروع ہو گئے تھے۔
تھیوسانگ کا سب سے بڑا ہتھیار راجہ بھیروں پر ناکام
ہو گیا تھا۔ یعنی وہ اسے چھوٹا بنا کر اپنے قبضے میں کرنے
میں ناکام رہا تھا۔ اب اگر وہ زیادہ دیر وہاں رکتا
ہے تو کسی نہ کسی مشکل میں پھنس سکتا تھا۔ چنانچہ وہ دروازے
کی طرف بڑھا۔

اس نے قدم اٹھایا ہی تھا کہ اس کا ایک بازو زمین
پر رکھی ہوئی ریچھ کی کھوپڑی سے ٹکرا گیا۔ کھوپڑی کا منہ
کھلا تھا۔ اس کے اندر سے عجیب سی آوازیں نکلنے لگیں
راجہ بھیروں کے خراٹے اچانک بند ہو گئے۔ ریچھ کی
کھوپڑی کی آواز شاید خطرے کا سگنل تھا کہ تہہ خانے میں
کوئی غیر آدمی موجود ہے۔ تھیوسانگ باہر جانے کی بجائے
تیزی سے اچھل کر ریچھ کی کھوپڑی کے کھلے منہ میں کود
گیا اور اس کے حلق میں جا کر پھنس گیا۔ کیونکہ ریچھ
کی کھوپڑی کا حلق تھیوسانگ سے بڑا نہیں تھا۔ ریچھ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حلق کی آواز رُک گئی۔ تھیوسانگ ریچھ کے دانتوں
سے دیکھ رہا تھا کہ راجہ بھیروں اٹھ کر ادھر ادھر
ہے۔ اس نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن کو
سے رگڑا۔ ایک بجلی سی چمکی اور سارا تہہ خانہ روشن
راجہ بھیروں نے اٹھ کر تہہ خانے کا کونہ کونہ
وہ۔ بدوضع بے ڈول ہاتھی کی طرح تھا جس کا جسم بال
بھرا تھا۔ صرف ڈھول ایسی پھولی ہوئی توند یعنی پیٹ
نہیں تھے۔ اس کے حلق سے گدھ کی طرح کی خراش
آواز نکلی:

"کہاں ہے وہ؟"

یہ جملہ اس نے اپنی زبان میں شاید ریچھ کی کھوپڑی
پوچھا تھا۔ مگر چونکہ ریچھ کی کھوپڑی کے گلے کو تھیوسانگ
بند کر رکھا تھا اس لیے اس کے اندر سے کوئی آواز
نکل سکی۔ راجہ بھیروں نے غصے میں آ کر ریچھ کی
کو بُرا بھلا کہا اور دوبارہ سو گیا۔ جب اس کے خراٹے
آواز تہہ خانے میں ایک بار پھر گونجنے لگی تو وہ
سے رینگ کر کھوپڑی سے باہر کود گیا۔ اسے معلوم
ریچھ کی کھوپڑی اب زیادہ شور مچائے گی۔ کیونکہ اس
تھیوسانگ کو دیکھ لیا تھا۔ چنانچہ تھیوسانگ نے ریچھ

کھوپڑی کو انگلی سے چھُو دیا۔ وہ سمٹ کر، سکڑ کر چھوٹے
آلوچے کی گٹھلی یعنی گٹک جتنی ہو گئی۔ موم بتی اس کے
سر پر سے گر پڑی۔ تھیوسانگ نے اسے وہیں چھوڑا اور
دروازے کی طرف بھاگا۔ جس طرح سے وہ راجہ بھیروں
کے تہہ خانے میں داخل ہوا تھا اسی طرح بچتا بچاتا وہ
راجہ بھیروں کے بڑے اور پراسرار تہہ خانے والے مینار
سے نکلا اور اندھیرے میں اس طرف چل پڑا جہاں عنبر اور
کیٹی کو چھوڑ آیا تھا۔ وہ پہلے ہی سے اس کی راہ دیکھ
رہے تھے۔ کھڈ کے قریب آتے ہی تھیوسانگ نے اپنے
آپ کو پورے سائز کا کیا اور عنبر کیٹی کو ساری روداد
یعنی جو کچھ اس کے ساتھ گزری تھی سنا دی:

عنبر اور کیٹی چپ چاپ اس کی ڈراؤنی کہانی سن رہے
تھے۔ عنبر نے کہا:

"اس کا مطلب ہے کہ ناگ اسی راجہ بھیروں کے
قبضے میں ہے۔ کم از کم یہ اطلاع تو ہمیں مل گئی۔"

کیٹی نے کہا:

"مگر ہمیں یہ تو معلوم ہی نہیں کہ وہ کہاں قید ہے
یا اسے طلسم میں جکڑ کر کہاں ڈال دیا گیا ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس کا کھوج بھی لگا لیں گے۔ اس کم بخت پر میرا حربہ ناکام رہا۔ اگر وہ چھوٹا ہو جاتا تو ہم اس سے ناگ کے بارے میں سب کچھ معلوم کر سکتے تھے۔ اسی لیے میں وہاں سے واپس آ گیا کہ تمہیں ساری بات بتا دوں اور پھر ہم مل کر کوئی دوسری ترکیب سوچیں۔"

کیٹی کہنے لگی:

"ایک اور نقطہ ہمیں ملا ہے کہ راجہ بھیروں اپنے دشمن سامری کے بیٹے سے خوف زدہ ہے اور اس سے ڈر کر تہہ خانے میں چھپا ہوا ہے۔"

بھیوسانگ نے کہا:

"یہ تو ٹھیک ہے مگر انسانی تندوے کے کہنے کے مطابق وہ ناگ کے ذریعے اس بہت بڑے طلسم کو حاصل کرنے کی کوشش میں ہے جس کے مل جانے کے بعد سامری کا بیٹا بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا اس لیے اب زیادہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہم ناگ کو جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے نکال کر لے جائیں کیونکہ ایک بار راجہ بھیروں کو ناگ کی مدد سے طاقت مل گئی تو پھر راجہ بھیروں

کو ختم کرنا اور ناگ کو یہاں سے اپنے ساتھ لے جانا ناممکن ہو گا۔"

عنبر کہنے لگا:

"مگر ہمیں پتہ تو چلنا چاہیے کہ ناگ ہے کہاں۔"

بھیوسانگ عنبر اور کیٹی تینوں خاموش ہو گئے۔ وہ تینوں اس وقت یہی سوچ رہے تھے کہ ناگ کا کھوج کیسے لگایا جائے اور کس ذریعے سے اس کا کھوج لگایا جا سکتا ہے۔ انسانی تندوے نے بڑی عاجزی سے کہہ دیا تھا کہ وہ دنیا کے سارے کام کر سکتا ہے مگر ناگ کے بارے میں کھوج نہیں لگا سکتا۔ حقیقت یہ تھی کہ سوائے راجہ بھیروں کے اور کسی کو وہاں ناگ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔

اب اندھیرا بہت گہرا ہو گیا تھا۔ زرد دھندلی روشنی غائب ہو چکی تھی۔

کیٹی کہنے لگی:

"اس بستی پر رات کی چادر پھیل گئی ہے۔ ہمیں اس تاریکی اور خاموشی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے رات کے اندر اندر کچھ کر لینا چاہیے ورنہ دن نکل آیا تو پھر مشکل ہو گی۔"

عنبر بولا: "میرا خیال ہے ہمیں بستی کی دوسری جانب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جا کر دیکھنا چاہیے کہ وہاں کیا ہے۔ ہو سکتا ہے
وہاں ناگ کی خوشبو کسی طرف سے آ جائے۔"
یہ خیال کیٹی اور تھیوسانگ کو پسند آیا اور وہ کھ
اندر ہی اندر سوکھے نالے کے ساتھ ساتھ آسیبی بستی
دوسری جانب روانہ ہو گئے۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تھیوسانگ کا دشمن ناگ

عجیب رات تھی۔ عجیب وقت تھا۔
نہ کوئی آواز سنائی دی تھی۔ نہ آسمان وہاں پر تھا۔ زمین پر گھاس کا نام ونشان تک نہ تھا۔ فضا میں ایک ناگوار گیس کی بُو مسلسل پھیلی ہوئی تھی۔ ایسی بُو عام طور پر ایسے غاروں سے آیا کرتی ہے جہاں ہزاروں برس سے چمگادڑیں آباد ہوں۔ نالے کے اندر ہی اندر چلتے چلتے جب وہ بستی کی دوسری طرف پہنچے تو انہیں یہاں ایک ایسی آواز سنائی دی کہ تینوں کے قدم وہیں رک گئے۔ یہ آواز ایک عورت کی تھی اور قریبی پراسرار مینار سے آ رہی تھی۔ وہ بار بار کہہ رہی تھی۔
"مجھے اس کے پاس نہ بھیجو۔ میں اس کے پاس نہیں جاؤں گی۔"
اس کے ساتھ ہی کسی کی کرخت خرخراتی آواز ابھری۔
"اس کو آگ میں ڈال کر بھون دو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر عورت نے چیخ کر کہا:

"میں جاتی ہوں۔ میں جاتی ہوں۔ میں کل جاؤں گی۔ کل رات کو جاؤں گی۔"

اس کے بعد پراسرار مینار کے اندر سے چار پھولی ہوئی گول گول توندوں اور بھاری بھرکم سروں والے چار آدمی باہر نکلے جن کے ہاتھوں میں لمبی لمبی چھریاں تھیں۔ عنبر، تھیوسانگ اور کیٹی ایک دم سے نیچے ہو گئے۔ جب یہ چاروں ڈراؤنے آدمی وہاں سے بستی کے تکونے مکانوں کی طرف نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو عنبر نے سرگوشی کرتے ہوئے آہستہ سے تھیوسانگ سے کہا:

"یہ عورت کون ہو سکتی ہے اور اسے کہاں جانے کے لیے مجبور کیا جا رہا ہے؟"

تھیوسانگ نے جواب میں کہا:

"یہ عورت مجھے اسی آسیبی بستی کی لگتی ہے کیونکہ وہ انہی کی زبان بول رہی تھی۔"

کیٹی نے کہا:

"لیکن وہ کہاں جانے سے انکار کر رہی ہے؟"

تھیوسانگ بولا: "ظاہر ہے اسے کسی ایسی جگہ بھیجا جا رہا ہے جہاں اس کی جان کو خطرہ ہے۔"

عنبر کچھ سوچ کر کہنے لگا:

"ہم اس عورت سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔"

"وہ کیسے؟" کیٹی نے آہستہ سے کہا:

عنبر بولا: "وہ ایسے کہ ہم اسے جان کا تحفظ دیں گے۔ اسے یہاں سے نکال کر کسی محفوظ جگہ پر پہنچانے کا وعدہ کر کے اس سے اپنے مطلب کی بات پوچھیں گے۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"پہلے یہ تو دیکھنا چاہیے کہ یہ ہے کون اور کہاں جانے پر تیار نہیں ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"تو کیا ہم اس کے اچانک سامنے چلے جائیں؟ ہو سکتا ہے وہ ہمیں برداشت نہ کرے اور شور مچا دے۔"

عنبر بولا: "ایسا ہونے کا امکان ایک فیصد ہے۔ ننانوے فی صد اس بات کا امکان ہے کہ وہ اپنی جان کے بدلے ہمارے ساتھ تعاون کرنے پر تیار ہو جائے گی۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"تو پھر کیا خیال ہے۔ میں اندر مینار میں جاؤں؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیونکہ آخر مجھے ہی جانا ہوگا۔"

عنبر کہنے لگا:

"تم ٹھیک کہتے ہو تھیوسانگ بھیا! یہ کام بھی تمہیں ہی کرنا پڑے گا۔ ہم یہاں ٹھہرتے ہیں۔ تم اندر جا کر معلوم کرو کہ یہ قصہ کیا ہے۔"

تھیوسانگ مینار کی طرف چل پڑا۔ مینار کے اندر سے ہلکی ہلکی زرد رنگ کی پھیکی روشنی باہر آ رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے اندر زرد آگ روشن ہو۔ تھیوسانگ مینار کے دروازے کے قریب جاتے ہی چھوٹا بن گیا اور پھر دروازے کی چوکھٹ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر دوسری طرف چلا گیا۔

اس نے دیکھا کہ یہ مینار بھی اسی پر اسرار مینار جیسا تھا جو کہ وہ پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ مینار کے درمیان میں چھوٹے سے گڑھے میں آگ روشن تھی اور شعلے اوپر کو اٹھ رہے تھے۔ آگ کے اوپر لوہے کی سلاخ رکھی تھی۔ شاید اس سلاخ میں زندہ انسانوں کو پرو کر کباب کی طرح بھونا جاتا ہوگا اور اسی طرح بھونے جانے کی اس عورت کو بھی دھمکی دی گئی ہو گی۔ آگ کی ایک جانب دیوار کے ساتھ ایک دبلی پتلی عورت زنجیر کے ساتھ بندھی ہوئی سر جھکائے بیٹھی تھی۔ تھیوسانگ یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ اس

عورت کی شکل باہر کی عام عورتوں کی طرح تھا۔ وہ اس آسیبی بستی کی مخلوق نہیں تھی۔ تھیوسانگ کو یاد آ گیا کہ انسانی تندوے نے کہا تھا کہ ان میناروں میں کبھی کبھی باہر سے لائی ہوئی عورتوں کو راجہ بھیروں کی مرضی سے آگ پر بھون کر قربان کیا جاتا ہے۔ تو کیا یہ باہر سے لائی ہوئی عورت ہے؟ مگر اسے ابھی تک قربان کیوں نہیں کیا گیا؟ اور یہ اس مخلوق کی زبان کیوں بول رہی تھی؟ تھیوسانگ نے اپنی اصلی صورت اور انسانی قد کاٹھ میں اس کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ ایک پل میں پورا جوان آدمی کے قد کا بن گیا۔

آگ کی روشنی میں عورت کو ایک آدمی کا سایہ نظر آیا۔ اس نے سر اٹھائے بغیر ہی غم زدہ آواز میں کہا:

"مجھے۔ آگ پر نہ بھونو۔ میں کل اس کے پاس چلی جاؤں گی۔"

تھیوسانگ قریب جا کر بیٹھ گیا اور بولا:

"تم کون ہو بہن؟"

یہ الفاظ تھیوسانگ نے باہر کے ملک ہندوستان کی عام زبان میں کہے تھے۔ ان الفاظ کو سنتے ہی عورت نے اپنا چہرہ اٹھا کر تھیوسانگ کو دیکھا۔ وہ ہکا بکا ہو گئی اور اٹھ بیٹھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اکھڑے لہجے میں بولی:

"تم۔ تم یہاں کیسے آ گئے، چلے جاؤ۔ بھگوان کے لیے چلے جاؤ۔ یہ تمہیں بھون کر کھا جائیں گے۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"میری بہن! میں تمہیں بچانے آیا ہوں۔"

وہ عورت چونک کر بولی:

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم اس مخلوق کو نہیں جانتے یہ بدروحیں ہیں۔ یہ تمہیں ابھی پکڑ کر ہڑپ کر جائیں گی تم نے مجھے بہن کہا ہے۔ تم مجھے اپنے بھائی لگتے ہو بھگوان کے لیے یہاں سے چلے جاؤ۔"

تھیوسانگ نے بڑے اعتماد سے کہا:

"تمہارا نام کیا ہے؟"

عورت نے کہا: "کملا"

تھیوسانگ بولا: "کملا بہن! میرے ساتھ بھی میری ایک بہن اور ایک بھائی ہے جو یہاں قریب ہی چھپے ہوئے ہیں۔ ہم تمہیں یہاں سے بچا کر لے جائیں گے۔"

کملا پھٹی پھٹی آنکھوں سے تھیوسانگ کو تکنے لگی:

"تم لوگ یہاں کیسے آ گئے؟"

تھیوسانگ بولا: "پہلے یہ بتاؤ کہ یہاں ابھی کوئی آئے گا تو نہیں؟"

کملا نے کہا:

"نہیں۔ وہ لوگ کل رات تک یہاں نہیں آئیں گے کیونکہ انہیں یقین ہے کہ میں یہاں سے کہیں فرار نہیں ہو سکتی۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"پھر میں اپنی بہن کیٹی اور بھائی عنبر کو بھی یہاں بلا لیتا ہوں۔ ہاں۔ میرا نام تھیوسانگ ہے ابھی ہم تمہیں یہ نہیں بتائیں گے کہ ہم یہاں کیسے پہنچے۔ اس سے پہلے تمہیں ہمیں اپنی کہانی سنانی ہو گی۔"

یہ کہہ کر تھیوسانگ باہر گیا اور عنبر اور کیٹی کو بھی بلا کر مینار کے اندر لے آیا۔ عنبر اور کیٹی نے بھی کملا کو دیکھا تو کافی حیران ہوئے۔ کملا کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ باہر کے انسان اس آسیبی زمین دوز بستی میں کیسے آ گئے ہیں۔ مگر ان کے آنے سے کملا کو کچھ حوصلہ بھی ہوا تھا۔

تھیوسانگ بولا:

"کملا بہن! میرے پاس بھی ایک جادو ہے جس کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مدد سے میں تمہاری زنجیریں کھول رہا ہوں۔"

یہ کہہ کر تھیوسانگ نے کملا کے جسم کے گرد بندھی ہوئی لوہے کی زنجیر کو انگلی سے چھوا تو وہ اتنی چھوٹی ہو گئی کہ کملا کے جسم سے الگ ہو کر گھڑی کے چھوٹے سے چین کی طرح نیچے گر پڑی۔ تھیوسانگ نے اس ننھی سی زنجیر کو وہیں رہنے دیا اور کملا سے اس کی داستان پوچھی کہ وہ کون ہے اور کہاں جانے سے خوف کھا رہی تھی؟

کملا نے کہا:

"میں بملا پٹی قصبے کی رہنے والی ہوں۔ اپنے بال بچوں کے ساتھ وہاں رہتی تھی۔ ایک رات جھونپڑی کے باہر سو رہی تھی کہ اچانک ایک سایہ میرے اوپر آ کر جھکا اور میں بے ہوش ہو گئی۔ وہ آسیبی سایہ تھا جو مجھے وہاں سے اٹھا کر اس منحوس بستی میں لے آیا۔ مجھے چھ ماہ تک اس مینار میں قید کر کے رکھا گیا۔ مجھے کھانے پینے کے لیے خوب دیا جاتا۔ مجھے بتایا گیا کہ ایک ماہ بعد مجھے راجہ بھیروں کی مرضی سے آگ میں ڈال کر قربان کر دیا جائے گا۔ میرا رنگ زرد ہو گیا۔ مگر میں ان کے رحم و کرم پر تھی۔ کوئی آواز بلند نہیں کر سکتی تھی۔

سر جھکا کر بیٹھ گئی اور اپنی موت کا انتظار کرنے لگی پھر جب میری قربانی کا وقت آیا تو اچانک میری موت کا وقت ٹل گیا۔ مجھے بتایا گیا کہ اب مجھے ایک سانپ کے آگے ڈالا جائے گا جو مجھے ڈسے گا اور جب میرا جسم اس کے زہر کی وجہ سے سیاہ ہو کر مردہ ہو جائے گا تو میرے جسم بوٹی بوٹی کر کے اس خاص سانپ کو کھلا دیا جائے گا۔ مجھے یہ موت قبول نہیں تھی اسی لیے میں بار بار کہہ رہی تھی کہ میں اس سانپ کے پاس نہیں جاؤں گی۔"

عنبر تھیوسانگ اور کیٹی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ سب کے ذہن میں ایک ہی سوال تھا کہ کیا یہ سانپ ہمارا پرانا ساتھی دوست اور بھائی ناگ ہی ہے؟

تھیوسانگ نے کملا کو سوال کیا:

"یہ سانپ کہاں سے یہاں آ گیا ہے؟ کیا اس کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہے؟"

کملا نے کہا:

"میں نے ان کی باتوں سے اندازہ لگایا ہے کہ یہ کوئی جادو کا سانپ ہے جس کو یہ مجھے کھلا کر اپنے قبضے میں کرنا چاہتے ہیں۔ میں یہاں چھ ماہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے ہوں اس لیے اس مخلوق کی زبان جاننے لگی ہوں۔"

کیٹی نے پوچھا:

"کیا وہ اس سانپ کا کوئی نام لیتے تھے؟"

کملا کچھ سوچ کر بولی:

"ہاں وہ اسے ناگ کے نام سے پکارتے ہیں۔"

عنبر اچھل پڑا:

"یہ ناگ ہی ہے کیٹی۔"

کیٹی اور تھیوسانگ بھی چونک سے پڑے تھے۔

کملا نے تعجب سے کہا:

"کیا تم اس سانپ کو جانتے ہو؟"

عنبر نے کہا:

"کملا بہن! ناگ ہمارا بھائی ہے۔ اصل میں وہ ناگ دیوتا ہے اور انسان بن کر ہمارے ساتھ رہتا تھا کہ یہ مخلوق اسے اغوا کر کے یہاں لے آئی ہے ہم اس کی تلاش میں ہی یہاں آئے ہیں۔"

کملا بولی: "اگر وہ ناگ دیوتا ہے تو ان بدروحوں غلام کیسے بن گیا؟"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"ناگ دیوتا پر راجہ بھیروں کے طلسم کا اثر ہوا ہے۔ راجہ بھیروں کا طلسم زبردست ہے مگر اگر تم ہمارا ساتھ دو تو ہم ناگ کو اور تم کو بھی یہاں سے نکال لے جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

کملا جلدی سے بولی:

"تم مجھے جو کہو گے وہی کروں گی۔ بھگوان کے لیے مجھے جس طرح ہو سکے یہاں سے نکال کر میرے بچوں کے پاس لے چلو۔"

عنبر نے کہا:

"یقین کرو ہم تمہیں لے جائیں گے۔"

کملا بولی: "مجھے کیا کرنا ہو گا؟"

عنبر اور تھیوسانگ اور کیٹی نے کچھ دیر الگ ہو کر آپس میں مشورہ کیا۔ پھر عنبر نے کملا سے کہا:

"تمہیں پہلا کام یہ کرنا ہو گا کہ کل جب یہ لوگ تمہیں ناگ کے پاس لے جانے کے لیے آئیں تو تم ان کے ساتھ چلی جانا۔"

کملا ہاتھ باندھ کر بولی:

"بھگوان کے لیے ایسا نہ کہو۔ کیا تم میرے بھائی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو کر مجھے سانپ سے ڈسوا کر ہلاک کروانا چاہتے
ہو؟ کیا تم بھی یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے بھائی
سانپ ناگ کی خوراک بن جاؤں؟"

عنبر نے کہا:

"یقین کرو کملا بہن! تمہیں ناگ کچھ نہیں کہے گا۔
وہ تمہیں ڈسے گا ضرور مگر اپنا زہر تمہارے جسم میں
داخل نہیں کرے گا۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" کملا نے پریشانی کے ساتھ کہا۔

عنبر بولا: "اس لیے کہ ہم میں سے ایک آدمی
تمہارے ساتھ جائے گا جو ناگ کو تمہارے جسم
میں اپنا زہر داخل کرنے سے روک دے گا۔"

"یہ — یہ ناممکن ہے۔" کملا بولی۔ "آسیبی بدروحیں تمہارے
آدمی کو کھڑے کھڑے دو ٹکڑے کر دیں گی۔"

تھیوسانگ سمجھ گیا تھا کہ عنبر اسے کملا کے ساتھ بھیجنا
چاہتا ہے۔ اس نے کہا:

"کملا! میں تمہارے ساتھ ایسی حالت میں چلوں گا کہ
کوئی آسیبی بدروح مجھے نہ دیکھ سکے گی مگر ناگ
مجھے پہچان لے گا۔"

کملا کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ وہ بولی:

"تم۔ تم کس حالت میں میرے ساتھ چلو گے؟"

اب تھیوسانگ نے سوچا کہ وقت آگیا ہے کہ کملا پر
اپنی کرامت ظاہر کر دی جائے تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ
وہ زندہ رہے گی۔

تھیوسانگ نے کہا:

"میری طرف دیکھتی رہو۔ تم پہلے بھی دیکھ چکی ہو کہ
میرے پاس ایک خاص جادو ہے جس کی مدد سے
میں نے تمہاری زنجیر کو چھوٹا کر دیا تھا۔ اب میں
اپنے آپ کو چھوٹا کرنے لگا ہوں۔"

کملا کی آنکھیں کھلی تھیں۔ وہ تھیوسانگ کو تک رہی تھی۔
تھیوسانگ نے اپنی سیدھی انگلی اپنی گردن کے ساتھ لگائی اور
وہ ایک سیکنڈ میں چھوٹی انگلی کے برابر ہو کر کملا کے پاؤں
کے قریب کھڑا ہو گیا۔ کملا ڈر کر پیچھے ہٹ گئی۔

"بھگوان! بھگوان!"

اس کے منہ سے حیرت کے ساتھ نکل گیا۔ تھیوسانگ
نے دوسری بار انگلی سے اپنے آپ کو چھوا اور پھر
بڑا ہو گیا اور بولا:

"یہ میری کرامت تھی۔ جادو نہیں تھا۔ بس میں
چھوٹا سا بن کر تمہارے بازو میں چھپ کر تمہارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھ ناگ کے پاس چلا جاؤں گا۔ ہمارا مقصد اپنے بھائی ناگ کے سامنے جا کر اس سے ملنا اور اس کو یہاں سے باہر نکال لے جانا ہے۔"

کملا نے کہا:

"اگر یہ بات ہے تو تم یہ کیوں چاہتے ہو کہ ناگ مجھے ضرور ڈسے؟ تم اسے وہیں سے اٹھا کر فرار ہو سکتے ہو۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"آسیبی روحوں کی موجودگی میں اگر ہم نے ایسا کیا تو ہو سکتا ہے میں بچ جاؤں مگر تم کو وہ بدروحیں زندہ نہیں چھوڑیں گی۔"

عنبر بولا: "ہمیں ان بدروحوں کی حکمت عملی کے مطابق چل کر تمہیں اور اپنے ساتھی ناگ کو یہاں سے نکالنا ہے اور یہ ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ جس طرح وہ کہیں تم اسی طرح کرو۔"

اب کیٹی نے کملا کو تسلی دیتے ہوئے کہا:

"اس بات کا تم پورا بھروسہ رکھو کہ جب ناگ تھیوسانگ کو دیکھے گا تو وہ سمجھ جائے گا کہ ہم اسے یہاں سے نکال لے جانے کے لیے آگئے ہیں اور پھر تھیوسانگ

سانپ کی زبان میں ناگ کو خبردار کر دے گا کہ کملا ہماری بہن ہے اور وہ اس کے جسم کے ساتھ منہ ضرور لگائے مگر زہر داخل نہ کرے۔ آسیبی بدروحیں یہی سمجھیں گی کہ ناگ سانپ نے تمہیں ڈس دیا ہے۔ تم بھی ایسی ہی اداکاری کرنا اور تڑپنا شروع کر دینا۔ مگر بے ہوش مت ہونا تاکہ وہ لوگ تمہیں ہلاک نہ کر ڈالیں۔ تم ہوش میں رہو گی تو وہ ایک بار پھر ناگ سے تمہیں ڈسوانے کی کوشش کریں گے۔ ناگ دوسری بار بھی زہر تمہارے جسم میں داخل نہیں کرے گا۔ ہو سکتا ہے پھر وہ بدروحیں دوسرے روز وہاں آنے کے لیے چلی جائیں۔"

عنبر کیٹی اور تھیوسانگ کے سمجھانے سے کملا تیار ہو گئی۔ ویسے بھی وہ بدروحیں اسے ناگ سے ڈسوانے لے جا رہی تھیں۔ اور وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ کملا نے سوچا کہ ہو سکتا ہے اس طرح سے اس کی جان بچ جائے اور وہ اپنے بچوں کے پاس واپس پہنچ جائے۔

اب عنبر کیٹی اور تھیوسانگ نے کملا سے راجہ بھیروں کے بارے میں پوچھنا شروع کیا کہ وہ کس طرح سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ راجہ بھیروں کو ہمیشہ کے لیے ختم کر کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باہر کی دنیا کے انسانوں کو اس کے ظلم سے نجات دلا
چاہتے تھے۔ کیونکہ کملا کی زبانی انہیں معلوم ہوا تھا کہ را
بھیروں کے آسیبی بھوت سال میں دو تین مرتبہ باہر سے
کوئی نہ کوئی انسان پکڑ کر وہاں لاتے ہیں اور اسے پُرا
قربانی کے میناروں میں جلا کر بھون ڈالتے ہیں۔

کملا نے کہا:

"راجہ بھیروں ایک مکروہ اور منحوس بدروح ہے۔ اس کی طاقت اور جادو کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔"

کملا نے انہیں یہ بھی بتایا کہ وہ اگر ڈرتا ہے تو صرف سامری کے بیٹے سے ڈرتا ہے جس کا بیٹا اس سے انتقام لینے پہنچنے ہی والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ زمین دوز تہ خانے میں چھپ گیا ہے جہاں آس پاس جادو کا حصار کھینچ دیا گیا ہے اور کوئی جادوگر اس سرحد کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔

جب تھیوسانگ نے بتایا کہ وہ راجہ بھیروں کے تہ خانے سے ہو آیا ہے تو کملا کو یقین نہ آیا۔ تھیوسانگ نے اسے یہ نہ بتایا کہ بزرگ انسان کی راکھ کی وجہ سے اس پر اور کیٹی اور عنبر پر راجہ بھیروں کے جادو کا اثر نہیں ہو سکتا۔ سارا دن عنبر کیٹی اور تھیوسانگ وہیں چھپے رہے۔

جب رات ہو گئی تو عنبر نے کملا سے کہا:

اب وہ لوگ تمہیں لینے آئیں گے۔ تھیوسانگ ایک ننھے سے بولنے کی شکل میں تمہارے ساتھ جائے گا تم فکر مت کرنا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا اور ناگ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

کملا اب بھی ڈر رہی تھی۔ مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اگر تھیوسانگ اس کے ساتھ نہ بھی جائے تب بھی آسیبی مخلوق اسے ناگ کے سامنے لے جائیں گے۔ اس طرح سے کم از کم تھوڑی بہت یہ اُمید ضرور تھی کہ شاید ناگ اسے کچھ نہ کہے۔

عنبر اور کیٹی تھیوسانگ نے باقاعدہ منصوبہ تیار کر لیا تھا۔ اس کے تحت عنبر اور کیٹی کو مینار کے عقب میں چھپے رہنا تھا جب کہ تھیوسانگ کو کملا کے ساتھ جانا تھا۔ عنبر اور کیٹی رات کا اندھیرا ہوتے ہی مینار کے پیچھے جا کر تاریکی میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ کیونکہ آسیبی مخلوق کسی وقت بھی وہاں آ سکتی تھی۔

تھیوسانگ نے زنجیر کو انگلی لگا کر دوبارا بڑا کر کے اس سے کملا کو اسی طرح باندھ دیا جس طرح وہ پہلے بندھی ہوئی تھی۔ پھر اس نے اپنی گردن سے انگلی لگائی اور کملا کی چھوٹی انگلی کے سائز کا ہو گیا۔ کملا تو اسے دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ اس نے جھک کر تھیوسانگ کو غور سے دیکھا اور بولی:

"تھیوسانگ بھائی! کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟"

بھتیوسانگ کی اسے کمزور سی آواز آئی:

"میں تمہاری آواز بھی سن رہا ہوں اور تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ اب تم ایسا کرو کہ مجھے زمین پر سے اٹھا کر اپنی قمیض کی آستین میں چھپا لو۔ باقی کام میں وہاں جا کر خود کر لوں گا۔"

کملا نے ایسا ہی کیا۔ اس نے ننھے بھتیوسانگ کو زمین پر سے اٹھایا اور اپنی قمیض کی آستین میں چھپا دیا۔ بھتیوسانگ قمیض کے اندر کملا کے بازو کے ساتھ چمٹ کر بیٹھ گیا۔ کملا کا بازو اسے کسی بہت بڑے درخت کا تنا معلوم ہو رہا تھا۔ وہ قمیض کے ایک سوراخ میں سے باہر بھی دیکھ رہا تھا۔ کملا سر جھکائے خاموش بیٹھی تھی۔ آخر چاروں آسیبی انسان ہاتھوں میں لمبی لمبی چھریاں تھامے مینار کے دروازے میں داخل ہوئے۔ کملا نے انہیں پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھا اور گڑگڑا کر آخری بار رحم کی درخواست کی۔ مگر ان آسیبی لوگوں پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ وہ جانتے ہی نہیں تھے کہ رحم کس چڑیا کا نام ہے۔ انہوں نے کملا کی زنجیر کھول دی۔ پھر انہوں نے اسے اٹھا لیا اور ڈولی ڈنڈا کرتے مینار سے لے کر نکل گئے۔ بھتیوسانگ کملا کے بازو سے چمٹا اس کے ساتھ ہی جا رہا تھا۔ عنبر اور کیٹی نے بھی مینار کے عقب سے اندھیرے میں

ان لوگوں کو جاتے دیکھ لیا تھا۔

کیٹی نے تشویش کے ساتھ کہا:

"عنبر! کہیں ایسا نہ ہو کہ ناگ جادو کے اثر کی وجہ سے بھتیوسانگ کو پہچان ہی نہ سکے۔ پھر تو اس عورت کا بچنا بہت مشکل ہے اور خدا جانے پھر بھتیوسانگ پر بھی کیا آفت نازل ہو۔"

عنبر نے کہا:

"خدا سے دعا کرو کہ ناگ اسے پہچان لے۔ میں نے اندھیرے میں تیر چلا دیا ہے اب وہ واپس نہیں آ سکتا۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔"

وہ دونوں خاموش ہو گئے اور بھتیوسانگ کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔

اُدھر آسیبی انسان کملا کو اٹھائے زمین کے اندر پتھر کی سیڑھیاں اتر کر ایک تہہ خانے میں آ گئے۔ یہاں ایک زرد رنگ کی مدھم بتی روشن تھی۔ دیوار کے ساتھ ایک بڑا سا ٹوکرا پڑا تھا۔ ایک آسیبی آدمی پہلے سے وہاں پر موجود تھا۔ کملا کو انہوں نے زمین پر بٹھا دیا اور اس کے ہاتھ رسّی سے پیچھے باندھ دیئے تھے۔ کملا کا چہرہ خوف کے مارے پسید پڑ گیا تھا۔ اب دیوار کے ساتھ لگا ہوا ٹوکرا اٹھا کر اس کے سامنے لا کر رکھ دیا گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاروں آسیبی آدمی ذرا ہٹ کر کھڑے ہو گئے جو آسیبی آدمی وہاں پہلے سے موجود تھا اس نے ٹوکرے کا ڈھکنا اٹھا کر پرے پھینکا اور اس کے اندر چھڑی ڈال کر ہلائی۔ ایک رونگٹے کھڑے کر دینے والی پھنکار کی آواز ٹوکرے میں سے آئی اور پھر ایک بہت بڑا سیاہ سانپ پھن اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔ اور زور زور سے جھومنے لگا۔ اس کا پھن کافی چوڑا تھا اور وہ اپنی سرخ زبان بار بار باہر نکال رہا تھا۔ تھیوسانگ کملا کی قمیض کی آستین کے سوراخ میں سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس نے ناگ کو پہچان لیا تھا۔ یہ ناگ ہی سانپ کے روپ میں تھا۔ مگر اسے ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ یہ اس پر کیے گئے جادو کا اثر تھا۔ دہشت کے مارے کملا کا سارا جسم سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا سیاہ کالا سانپ پھن اٹھائے اسے اپنی مقناطیسی آنکھوں سے گھور رہا تھا۔ اسے یقین ہو گیا کہ اس کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر بھگوان سے اپنی زندگی کی آخری پرارتھنا کی یعنی دعا مانگی کہ بھگوان میرے پاپ یعنی گناہ معاف کر دینا۔

کملا مرنے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کر کے سر جھکا لیا تھا۔ سانپ آہستہ آہستہ ٹوکرے سے باہر نکل آیا۔ اس نے کملا کے گرد چکر لگانے شروع کر دیے۔

تھیوسانگ کو موقع مل گیا۔ جونہی سانپ اس کے قریب سے گزرا تھیوسانگ نے اپنے حلق سے ہلکی سیٹی کی آواز نکالی۔ یہ سانپ کی زبان تھی تھیوسانگ کو شبہ تھا کہ چونکہ ناگ پر جادو کا اثر ہے اس لیے ہو سکتا ہے وہ اس کی انسانی آواز کو نہ پہچانے۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ تھیوسانگ نے ناگ کے ساتھ سانپ کی زبان میں بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا کہ کم از کم اس زبان کی وجہ سے وہ اسے یہ تو بتا سکے گا کہ وہ ناگ ہے اور وہ تھیوسانگ ہوں۔ ہو سکتا ہے اس پر اثر ہو جائے۔ تھیوسانگ نے جب سانپ کو اپنے قریب سے گزرتے دیکھا تو سانپ کی زبان میں آواز دی:

"ناگ بھیا! ناگ بھیا! میں تھیوسانگ ہوں۔ اس لڑکی کو مت ڈسنا۔ یہ ہماری دوست ہے۔"

ناگ چونکہ سانپ کے روپ میں تھا۔ اس نے اپنی زبان میں کسی کو آواز دیتے سنا تو وہیں رک گیا اور اپنا پھن جھکا کر بولا:

"تم کون ہو سانپ؟"

تھیوسانگ اپنا سر پکڑ کر رہ گیا۔ ناگ نے جادو کے اثر سے اسے نہیں پہچانا تھا۔ اب اسے شدید خطرہ تھا کہ ناگ کملا کو ضرور ڈس دے گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹھیوسانگ نے جلدی سے کہا:
"میں ناگ دیوتا کا دوست ہوں۔ میں ناگ دیوتا کی طرف سے تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس لڑکی کو مت ڈسنا۔"

سانپ ناگ غصے میں پھنکارا اور اپنی زبان میں بولا:
"میں کسی ناگ دیوتا کو نہیں مانتا۔ مجھے راجہ بھیرون کا حکم ہے کہ اس لڑکی کو ڈس کر ہلاک کر دوں۔ میں اسے ضرور ڈسوں گا اور تم کون ہو۔ سامنے آؤ۔ میں تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

اب تو ٹھیوسانگ سمجھ گیا کہ معاملہ الٹا ہو گیا ہے اور ناگ اس لڑکی کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ بہرحال ٹھیوسانگ نے ناگ کو دیکھ لیا تھا۔ اس نے اسے پہچان بھی لیا تھا۔ اس کالے سانپ کے پھن پر ناگ کی خاص نشانی ایک سرخ کوڑی بنی ہوئی تھی۔ ٹھیوسانگ نے بھی میدانِ جنگ میں کود پڑنے کا فیصلہ کر لیا اور بجلی ایسی تیزی کے ساتھ کملا کی آستین میں سے نکل کر زمین پر گر پڑا۔ سانپ ناگ اس کے اوپر جھک گیا۔ وہ ٹھیوسانگ کو ڈسنے ہی والا تھا کہ ٹھیوسانگ نے سانپ ناگ کی دم سے اپنی انگلی لگا دی۔ سانپ ناگ ایک سیکنڈ میں چھوٹا سا

سانپ بن گیا۔ یہ سانپ اتنا چھوٹا تھا۔ کہ سوائے ٹھیوسانگ کے اور کسی کو نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہاں شور مچ گیا۔ آسیبی مخلوق چھریاں لے کر کملا کی طرف لپکے کہ اس نے ان کے قیمتی ناگ کو غائب کر دیا ہے۔

ٹھیوسانگ نے ناگ کو جو ایک پتلی سی چھوٹی تار کی طرح ہو گیا تھا اپنی بائیں مٹھی میں بند کر لیا۔ سانپ ناگ اس کی مٹھی میں بار بار ڈس رہا تھا مگر ٹھیوسانگ پر اس کے زہر کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا جونہی آسیبی آدمی چھریاں لے کر کملا کی طرف بڑھے ٹھیوسانگ نے کملا کے پاؤں سے اپنی انگلی لگا کر اسے بھی بالکل چھوٹا سا بنا دیا۔ اب تو آسیبی مخلوق گھبرا کر ادھر ادھر تکنے لگے۔ پھر انہوں نے انگلی کے برابر کملا اور ٹھیوسانگ کو موم بتی کی زرد روشنی میں دیکھ لیا اور اس پر چھری کا وار کیا۔ ٹھیوسانگ نے کملا کو دوسری طرف دھکا دیا اور جس آسیبی آدمی نے چھری کا وار کیا تھا۔ اسے انگلی سے چھو دیا۔ وہ بھی ننھا سا بونا بن گیا۔ ٹھیوسانگ نے دوڑ کر دوسرے آسیبی آدمیوں کو بھی انگلی سے باری باری چھو کر اتنا چھوٹا کر دیا۔ کہ وہ چوہوں سے بھی چھوٹے ہو کر ادھر ادھر پھدکنے لگے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ نے اب دوسری بار اپنے آپ کو انگلی سے چھوا۔ تھیوسانگ بڑا ہو گیا۔ ناگ سانپ بھی اس کے ساتھ ہی بڑا ہو گیا اور اس نے بڑا ہوتے ہی تھیوسانگ کو تین بار زور زور سے ڈسا۔ تھیوسانگ پر زہر کا اثر نہیں ہو سکتا تھا ورنہ ناگ نے اتنے غصے سے ڈسا تھا کہ اس کی جگہ کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو اس کا جسم زہر کے اثر سے پھٹ جاتا۔

○

جہنم کی بستی

تھیوسانگ نے ناگ سانپ کو گردن سے پکڑے رکھا اور ٹکلا کو جو بالکل اس کی انگلی کے برابر تھی اٹھا کر جیب میں ڈالا اور تہہ خانے سے باہر نکلا۔ سانپ ناگ اپنی طاقت اور جادو کی وجہ سے تھیوسانگ کے ہاتھ سے نکلا جا رہا تھا اور اسے بار بار ڈس رہا تھا۔ تھیوسانگ نے اسے انگلی سے چھو کر ایک بار پھر چھوٹا کر کے اپنی مٹھی میں دبایا اور واپس مینار کی طرف بھاگا۔

اندھیرے میں وہ پوری تیزی سے بھاگ رہا تھا۔ اسے اس بات کی خوشی تھی کہ اس نے ناگ کو حاصل کر لیا ہے وہ اسی مقصد کو لے کر وہاں آئے تھے۔ مینار کے پیچھے گڑھے میں چھپے ہوئے عنبر اور کیٹی نے دور سے اندھیرے میں تھیوسانگ کو دیوانہ وار بھاگ کر آتے دیکھا تو کیٹی بولی:

"کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے وہاں عنبر!"

عنبر پریشان ہو کر تھیوسانگ کو دیکھ رہا تھا۔ تھیوسانگ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے قریب آتے ہی کہا:

"یہاں سے واپس بھاگو۔ ناگ میری مٹھی میں ہے۔"

عنبر اور کیٹی اس سے کئی سوال پوچھنا چاہتے تھے۔ وہ تھیوسانگ سے پوچھنا چاہتے تھے کہ اگر ناگ اس کے پاس ہے تو وہ اسے باہر کیوں نہیں نکالتا تاکہ وہ عقاب کی شکل میں فضا میں اڑ کر ان کے ساتھ فرار ہو جائے۔ وہ کملا کے بارے میں بھی پوچھنا چاہتے تھے کہ وہ کملا کو کہاں چھوڑ آیا ہے۔ وہ پوری رفتار سے پہلے والے مینار کی طرف بھاگے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کھڈ والے سوکھے نالے میں اتر گئے۔ اب بھی وہ آسیبی بستی کے پہاڑ والے سوراخ کی طرف دوڑے جا رہے تھے جہاں سے وہ اس بستی میں داخل ہوئے تھے۔ چونکہ ان میں سے کسی کا سانس نہیں پھول سکتا تھا اس لیے کیٹی نے دوڑتے دوڑتے پوچھا:

"تھیوسانگ! وہ لڑکی کملا کہاں ہے؟"

تھیوسانگ نے دوڑتے دوڑتے کہا:

"وہ میری جیب میں ہے۔"

کیٹی اور عنبر سمجھ گئے کہ تھیوسانگ نے اسے چھوٹا کر کے جیب میں ڈال لیا ہے۔

عنبر نے کہا:

"ناگ کو تم نے مٹھی میں کیوں دبا رکھا ہے اسے باہر کیوں نہیں نکالتے تاکہ وہ بھی ہمارے ساتھ عقاب بن کر اڑ سکے؟"

تھیوسانگ نے کہا:

"ناگ ہمارا دشمن بن چکا ہے۔ وہ ہمیں نہیں پہچانتا۔"

یہ خبر کیٹی اور عنبر پر جیسے بجلی بن کر گری۔ ناگ ان کا دشمن ہو جائے گا۔ اس کا کبھی انہیں وہم بھی نہیں ہوا تھا۔ مگر وہ سمجھ گئے کہ یہ سب راجہ بھیروں کے جادو کی وجہ سے ہے۔ بھاگتے بھاگتے آخر وہ پہاڑی کے اس شگاف پر پہنچ گئے جس کے آگے پہاڑی کے اندر ہی اندر غار ان کے باہر کی دنیا کو جاتا تھا اور جس کے راستے میں آگ کا قطعہ بھی تھا۔ وہ غار میں داخل ہو گئے۔ یہاں سے بھاگتے بھاگتے جب وہ اس مقام پر آئے جہاں غار میں آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے تو وہ رک گئے۔

عنبر نے کہا:

"آگ کے ان شعلوں میں سے گذرتے ہوئے ہو سکتا ہے ناگ اور کملا پر آگ کا اثر ہو جائے۔ وہ جل جائیں۔"

کیٹی اور تھیوسانگ بھی سوچ میں پڑ گئے کہ عنبر کا خدشہ بالکل درست تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے کہا:

"ہو سکتا ہے راجہ بھیروں کے جادو کی وجہ سے ناگ پر آگ کے شعلے اثر نہ کریں لیکن تمہاری جیب میں کملا لڑکی جو ننھی بوٹی بن کر سہمی بیٹھی ہے وہ زندہ نہ بچ سکے گی۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ میں اسے اپنی جیکٹ کے اندر رومال میں لپیٹ کر چھپا لوں۔ کیونکہ دوسرا کوئی طریقہ مجھے نظر نہیں آتا۔"

عنبر نے کہا:

"پھر ناگ کو بھی اسی طرح ہمیں کپڑے میں لپیٹ کر چھپانا ہوگا۔"

کیٹی نے کہا:

"ناگ کو مٹھی کھول کر دکھاؤ تو سہی۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ بھاگ نہ جائے۔ راجہ بھیروں کے جادو کی وجہ سے وہ ہمارا دشمن ہو گیا ہے اور یا تو آزاد ہوتے ہی ہمیں ڈسنے کی کوشش کرے گا اور یا پھر فرار ہو جائے گا۔"

عنبر بولا: "ناگ کو تم نے سانپ کی شکل میں اتنا چھوٹا کر دیا ہے کہ وہ بھاگ نہیں سکے گا۔"

تھیوسانگ نے مٹھی کھول دی اور عنبر کیٹی یہ دیکھ کر دھک سے رہ گئے کہ ناگ ایک پتلے باریک سانپ کی شکل میں تھیوسانگ کی مٹھی میں بیٹھا اپنا ننھا سا پھن اٹھائے انہیں غصیلی سرخ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ مٹھی کے کھلتے ہی سانپ ناگ نے اچھل کر کیٹی کو ڈسنے کی کوشش کی کیونکہ کیٹی اسے جھک کر دیکھ رہی تھی۔ کیٹی نے اپنا چہرہ پیچھے کر لیا اور کہا:

"ناگ بھیا! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ میں کیٹی ہوں۔ تم مجھے پہچانتے کیوں نہیں؟"

عنبر نے بھی ناگ کو دو تین بار آواز دی اور کہا کہ میں عنبر ہوں۔ مجھے پہچانو۔ مگر ناگ نے سانپ کی شکل میں عنبر کو بھی ڈسنے کے لیے اپنا پھن اوپر اٹھایا۔ تھیوسانگ نے ناگ سانپ کی دم اپنی انگلیوں سے پکڑ رکھی تھی۔ اس نے کہا:

"اب تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ناگ ہمیں بالکل نہیں پہچانتا۔ مگر ہم اسے رومال میں لپیٹ کر سینے سے لگا کر آگ کا علاقہ پار کریں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر اور تھیوسانگ نے ناگ سانپ کو جو پتلی سوئی جتنا تھا رومال میں لپیٹ لیا اور پھر عنبر نے اسے اپنی جیکٹ کے اندر سینے کے ساتھ لگا لیا۔ دوسری جانب تھیوسانگ نے ننھی سی کملا کو بھی رومال میں لپیٹ کر اپنی جیکٹ کے اندر چھپا لیا۔ اب وہ آگ کے شعلوں میں داخل ہونے کے لیے تیار تھے۔ آگ کے شعلے غار کی چھت کو چھو رہے تھے۔ انہوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا اور آگ کے شعلوں میں گھس گئے۔

وہ دوڑ رہے تھے۔ آگ کے اندر ایک شور مچا ہوا تھا۔ یہ شعلوں کے بھنور کا شور تھا۔ بڑی تیزی سے وہ آگ میں سے گذر کر غار کی دوسری جانب آ گئے۔ یہاں آتے ہی انہوں نے رومالوں میں سے کملا اور ناگ سانپ کو نکال کر دیکھا۔ کملا آہستہ آہستہ کھانس رہی تھی۔ ناگ سانپ تھیوسانگ کی ہتھیلی پر چکری کی طرح گھوم رہا تھا اور بار بار اس کی ہتھیلی پر ڈس رہا تھا۔

عنبر نے کہا:

"اب جتنی جلدی ہو سکے اس آسیبی بستی سے نکل چلو۔ باقی سب کچھ باہر کی دنیا میں جا کر دیکھا جائے گا۔"

غار میں آگ کی دوسری جانب والے محرابی دروازے میں انسانی تندوا ملا۔ اس نے تھیوسانگ کو دیکھ کر سر جھکا اور کہا:

"سامری کے عظیم بیٹے! کیا تم واپس جا رہے ہو؟"

عنبر اور کیٹی جانتے تھے کہ تھیوسانگ کو یہ انسانی تندوا مطیع کر چکا ہے۔

تھیوسانگ نے کہا:

"ہم کچھ دیر بعد واپس آئیں گے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم یہاں سے کہیں چلے جاؤ۔ ہو سکتا ہے یہ علاقہ خدائی عذاب کی زد میں آ جائے کیونکہ اس علاقے میں انسانوں پر بہت ظلم ہوا ہے۔"

انسانی تندوا کہنے لگا:

"سامری کے عظیم فرزند! میں باہر کی دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ میری قسمت میں اسی جگہ زندہ رہنا اور مرنا لکھا ہے۔"

تھیوسانگ کے پاس اتنا وقت نہیں تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جن آسیبی انسانوں کو اس نے تہہ خانے میں ننھے بونے بنا دیا ہے وہ راجہ بھیروں کے پاس پہنچ چکے ہوں گے اور راجہ بھیروں کو ناگ کے اغوا کا بھی علم ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چکا ہوگا اور ہو سکتا ہے وہ اپنا کوئی زبردست طلسم حرکت
میں لے آئے۔ اس لیے وہ جلد از جلد اس منحوس علاقے
سے نکل جانا چاہتا تھا۔ اس نے عنبر اور کیٹی کو ساتھ لیا اور
غار میں آگے کی طرف تیز تیز چل پڑا۔

آخر وہ اس غار میں سے باہر نکل آئے۔ باہر کھلا آسمان
تھا اور دن کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ باہر آتے ہی انہوں نے
اطمینان کا سانس لیا اتنی دیر بعد انہوں نے نیلا آسمان اور
ناریل کے درخت دیکھے تو ان کی طبیعت خوش ہو گئی۔ اب
انہوں نے کملا کو جیب سے باہر نکال لیا۔ تھیوسانگ نے
اسے انگلی سے چھو کر بڑا کر دیا تو کملا اپنی سیاہ آنکھیں
کھول کر خوشی اور حیرت سے ارد گرد دیکھنے لگی۔ اسے یقین
نہیں آ رہا تھا کہ وہ موت کی وادی سے نکل کر نیلے
آسمان تلے سانس لے رہی ہے۔ وہ تھیوسانگ کے آگے ہاتھ
باندھ کر جھک گئی اور بولی:

"تم دیوتا ہو۔ تم نے مجھے نئی زندگی دی ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔ کملا میں دیوتا نہیں۔ تمہاری طرح ایک معمولی انسان ہوں۔ کملا
نے تھیوسانگ سے ناگ کے بارے میں پوچھا اور کہا:

"وہ تو تمہیں نہیں پہچان سکا تھا۔ میں نے دیکھ لیا
تھا کہ وہ تمہیں ڈسنے کے لیے آگے بڑھا تھا۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"ناگ ہمارا بھائی ہی ہے مگر چونکہ اس پر ابھی تک
راجہ بھیروں کے جادو کا اثر ہے اس لیے وہ ہمیں
نہیں پہچان رہا۔ آؤ اب چلتے ہیں۔"

وہ چاروں سمندر کنارے والے اپنے شہر کی طرف روانہ
ہو گئے۔

تھیوسانگ عنبر اور کیٹی اپنی سرائے والی جھونپڑی میں آ گئے
انہوں نے کملا کو پھل اور دودھ پلایا۔ تھیوسانگ نے ناگ کو
جیب سے باہر نکال کر زمین پر رکھ دیا۔ عنبر کیٹی اور کملا اسے
غور سے دیکھنے لگے۔

عنبر نے سانپ کی آواز میں ناگ سے کہا:

"ناگ! ناگ! میں عنبر ہوں۔ کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟"

ناگ سانپ کی سیٹی ایسی آواز آئی:

"میں کسی عنبر کو نہیں جانتا۔ تم لوگ مجھے میرے آقا
راجہ بھیروں سے چھین کر لے آئے ہو۔ میں تمہیں
زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

کیٹی نے کہا:

"ہوش میں آؤ ناگ بھیا! ہمیں پہچاننے کی کوشش
کرو میں کیٹی ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ سانپ جواب دینے کی بجائے اپنا ننھا سا پھن اٹھا کر کیٹی پر حملہ کرنے کے لیے آگے لپکا۔ بھتیوسانگ نے ناگ سانپ کی دم پر انگلی رکھ دی اور عنبر سے کہا:

"راجہ بھیروں کے جادو کا شدید اثر ہے۔ میرا خیال تھا کہ شاید اپنی اصلی دنیا کی فضا میں آکر اس جادو کا اثر ختم ہو جائے گا مگر ایسا نہیں ہوا۔"

کیٹی نے کہا:

"لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہم ناگ بھیا کو وہاں سے نکال لانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس کے جادو کا توڑ بھی تلاش کر لیں گے۔"

کملا کہنے لگی:

"بھگوان کے لیے مجھے میرے گھر چھوڑ آؤ۔ میں اپنے بچوں سے ملنے کے لیے بے تاب ہو رہی ہوں۔"

عنبر نے پوچھا:

"کملا بہن تمہارا قصبہ بملا پٹی یہاں سے کتنی دور ہے؟"

کملا نے کہا:

"یہ دھنشی کوڈی کا شہر ہے۔ یہاں سے شمال مشرق کی طرف ایک دن کے سفر پر میرا قصبہ بیلا پٹی سمندر کے کنارے آباد ہے مجھے میرے

بچوں کے پاس لے چلو۔"

عنبر کہنے لگا:

"بھتیوسانگ! میرا خیال ہے میں کملا بہن کو اس کے گھر پہنچائے دیتا ہوں۔ تم لوگ یہیں رہ کر میرا انتظار کرو۔"

کیٹی نے کہا:

"تو پھر تم آج ہی روانہ ہو جاؤ۔ تاکہ شام تک کملا کو گھر پہنچا کر راتوں رات واپس آ جاؤ۔ کیونکہ ہمیں ناگ کے جادو کا توڑ تلاش کرنے کے لیے بھی مشورہ کرنا ہو گا۔"

عنبر بولا: "بھتیوسانگ! تمہارا کیا خیال ہے؟"

بھتیوسانگ کہنے لگا:

"جیسے تمہاری مرضی۔ ابھی معلوم کر لیتے ہیں کہ شمال مشرق کی جانب کوئی قافلہ کب جاتا ہے۔ تم کملا کو لے کر چلے جانا پھر۔"

سرائے کے مالک نے انہیں بتایا کہ شمال مشرق کی طرف قافلہ تین دن بعد جائے گا۔ لیکن اس نے عنبر کو دو گھوڑے فراہم کر دیئے۔ عنبر نے کچھ کھانے پینے کا سامان ساتھ لیا۔ کملا کو گھوڑے پر بٹھایا اور اسے ساتھ لے کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے قصبے کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ دن کے ۹ بجے کے قریب روانہ ہوئے تھے۔ عنبر کا اندازہ تھا کہ وہ رات کے نو بجے تک کملا کے قصبے میں پہنچ جائیں گے۔

ان کے جانے کے بعد تھیوسانگ نے ناگ سانپ کو بڑا نہ کیا۔ بلکہ چھوٹا ہی رہنے دیا اور اسے ایک لکڑی کی ڈبی میں بند کر کے اوپر ڈھکن لگایا اور اپنی جیب میں رکھ لیا۔ سرائے کے مالک نے ان سے پوچھا کہ وہ اتنے دن کہاں رہے؟ تھیوسانگ اور کیٹی کا خیال تھا کہ انہیں زمین کے اندر ایسی بستی میں دو دن اور دو راتیں گزری ہوں گی مگر جب سرائے کے مالک نے انہیں بتایا کہ وہ پورے بیس دن اپنی جھونپڑی سے غائب رہے ہیں تو وہ حیران رہ گئے۔ تھیوسانگ بولا:

"ہم اپنے ایک رشتے دار بزرگ سے ملنے دوسرے شہر چلے گئے تھے۔ اب ہمارا بھائی عنبر اپنی ایک رشتے دار لڑکی کو اس کے گھر چھوڑنے گیا ہے۔ واپس آئے گا تو ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔"

سرائے کے مالک نے پوچھا:

"آپ کس شہر جائیں گے؟"

کیٹی خاموش رہی۔ تھیوسانگ بولا:

"ہتنا پور جائیں گے۔"

یاد رکھنا دوستو کہ آج سے ہزار دو ہزار برس پہلے بھار
کی دارالحکومت دلی کا نام ہتنا پور تھا اور وہاں ایک آ
حکومت کرتا تھا جو پانڈو تھا۔

سرائے کا مالک بولا:

"ہتنا پور میں تو آج کل کورو پانڈو کی جنگ کا خطرہ ہے۔ دونوں خاندان راج پاٹ اور تخت کے لیے ایک دوسرے سے لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ شہر کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"ہتنا پور میں ہماری ایک بہن رہتی ہے ہمیں اس کی خیریت بھی تو معلوم کرنی ہو گی۔"

سرائے کا مالک کہنے لگا:

"اگر وہاں کے حالات خراب ہوئے تو تم بے شک اپنی بہن کو لے کر یہاں میرے پاس آ جانا۔ تمہاری خدمت کر کے مجھے خوشی ہو گی۔"

تھیوسانگ نے مسکراتے ہوئے سرائے کے مالک کا شکریہ ادا کیا۔ وہ چلا گیا۔

کیٹی نے تھیوسانگ سے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ناگ اگرچہ جادو کے اثر میں ہے مگر بہرحال وہ ہمارے پاس واپس آ گیا ہے۔ لیکن ابھی راجہ بھیروں کی منحوس اور خطرناک بستی کو تباہ کرنے کا کام باقی ہے۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"مجھے احساس ہے کہ راجہ بھیروں انسانیت کے نام پر ایک دھبّہ ہے اور اس کی وجہ سے باہر کی دنیا کے انسان اغوا ہو کر وہاں ہلاک ہوتے رہیں گے لہذا اس بستی کا تباہ کرنا ہمارا انسانی فرض ہے۔"

کیٹی بولی: "لیکن ہم اسے باہر رہ کر کیسے ختم کر سکتے ہیں وہاں ہوتے تو کوئی طریقہ تلاش کیا جا سکتا تھا۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"ممکن ہے یہاں کوئی سبیل بن جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ راجہ بھیروں کی موت اور اس کی بستی کی تباہی کے بعد ناگ پر سے اس کے جادو کا اثر بھی ختم ہو جائے۔"

کیٹی نے کہا:

"تو پھر اس سلسلے میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"عنبر واپس آ جائے تو اس سے مشورہ کرتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی راستہ نکالنا ہی پڑے گا۔"

کیٹی نے کچھ سوچ کر کہا:

"اس سلسلے میں ہم غار والے بزرگ انسان سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں کوئی طریقہ بتا دے۔"

تھیوسانگ بولا: "یہ تم نے ٹھیک کہا کیٹی۔ عنبر آ جائے تو ہم غار والے بزرگ انسان کے پاس جاتے ہیں۔"

پھر کچھ سوچ کر بولا:

"لیکن جب ہم واپس آ رہے تھے تو وہ بزرگ غار میں نہیں تھا۔ حالانکہ جاتی دفعہ وہ ہمیں اسی غار میں بیٹھا ملا تھا۔"

اب کیٹی کو بھی خیال آیا کہ واقعی جب وہ غار میں بھاگتے ہوئے واپس آ رہے تھے تو غار میں وہ جگہ خالی تھی۔ جہاں جاتی دفعہ انہیں بزرگ انسان آلتی پالتی مارے بیٹھے ملا تھا اور اس نے انہیں اپنے پاؤں کی راکھ دی تھی کہ جس کے سر پر لگانے سے ان پر جادو کا اثر نہیں ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکتا تھا۔ کیٹی بولی:

"بھتیوسانگ! وہ ایک پہنچا ہوا بزرگ ہے۔ ہو سکتا ہے وہ وہاں سے غائب ہو کر کسی دوسرے ملک میں چلا گیا ہو۔"

بھتیوسانگ کہنے لگا:

"ممکن ہے۔ لیکن ہمیں ایک بار اسی غار میں جا کر بزرگ انسان کو ڈھونڈنا ہوگا۔"

کیٹی نے قدرے تشویش سے کہا:

"بھتیوسانگ! اس غار میں جانے کو میرا دل نہیں مانتا پہلے ہی ہم بڑی مشکل سے ناگ کو وہاں سے نکال کر لائے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم پھر کسی آفت میں الجھ جائیں۔"

بھتیوسانگ نے آخر میں یہی کہا کہ ہمیں عنبر کے آنے تک انتظار کرنا چاہیے۔ اسی رات کے پچھلے پہر عنبر بھی کملا کو اس کے قصبے میں چھوڑ کر واپس آ گیا۔ جب اسے کیٹی اور بھتیوسانگ نے ساری باتیں بتائیں تو وہ سوچنے کے بعد بولا:

"کچھ بھی ہو میرا تو یہی مشورہ ہے کہ ہمیں اس غار میں دوبارہ جا کر بزرگ انسان کا کھوج لگانا ہوگا۔

ی ناگ کے جادو کا توڑ اور راجہ بھیروں کو
م کرنے کا کوئی راستہ ہمیں وہ بزرگ ہی بتا
کتا ہے۔ یا کم از کم وہ ہمیں کوئی مفید مشورہ ہی
ے سکے گا۔"

یوسانگ نے کہا:

ں وقت تو رات ہے۔ میرا خیال ہے ہمیں صبح غار
کی طرف چل پڑنا چاہیے۔"

عنبر کہنے لگا:

لیکن ہم تینوں کیوں جائیں؟ اس کی کیا ضرورت ہے۔
رف میں چلا جاؤں گا۔ تم لوگ یہاں رہ کر ناگ کی
حفاظت کرنا۔ میں ناگ کو واپس اس منحوس غار میں
لے جانے کے حق میں نہیں ہوں۔"

بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔" بھتیوسانگ بولا: "لیکن میرا
شورہ یہ ہے کہ تم اور کیٹی ناگ والی ڈبیا لے کر
اس جھونپڑے میں ٹھہرو اور میں بزرگ انسان کی تلاش
میں واپس غار میں جاتا ہوں۔ کیونکہ بزرگ انسان سے
میں پہلے بھی مل چکا ہوں۔"

عنبر نے ساتھ جانے پر تھوڑا سا اصرار کیا پھر وہ مان گیا۔
دوسرے دن سورج نکلا اور چاروں طرف روشنی ہوئی تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ نے وہ چھوٹی ڈبیا جس میں ناگ چھوٹے سے
باریک سانپ کی شکل میں بند تھا۔ عنبر کو دی اور کہا:
"اسے کسی حالت میں بھی اپنے سے جُدا مت کرنا
ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا۔ میں جلدی واپس آنے
کی کوشش کروں گا۔ تمہارا خچر میں اپنے ساتھ لے
جا رہا ہوں۔"

تھیوسانگ خچر پر بیٹھ کر سمندر سے ہٹ کر جنگل کی وادی
کی طرف روانہ ہو گیا اور دوپہر کے وقت وہ وادی میں
پہنچ گیا۔ یہاں کہیں کہیں اونچی نیچی زمین پر ناریل اور املی
کے درختوں کے جھنڈ تھے۔ یہاں سے ان پہاڑیوں کا چھوٹا پہاڑ
نظر آ رہا تھا جس کے نیچے راجہ بھیروں کی گروہ آسیبی بستی
تھی۔ اسے دُور سے وہ جگہ بھی نظر آ رہی تھی جہاں اس غار کا
شگاف تھا جس کے اندر سے راجہ بھیروں کی آسیبی بستی کو راستہ
جاتا تھا۔ تھیوسانگ دیر تک خچر پر سوار وادی میں ٹیلوں کے
آس پاس چکر لگاتا رہا۔ جب اسے بزرگ انسان کا کہیں
کوئی نشان نہ ملا تو وہ ایک جگہ درختوں کے نیچے بیٹھ گیا۔
اسے وہاں بیٹھے ہوئے تھوڑی دیر ہی گذری ہو گی کہ اسے کسی کے
آہستہ آہستہ کراہنے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اس کے قریب ہی
سے آ رہی تھی۔ یہ کسی لڑکی کی آواز لگتی تھی جو سخت تکلیف

تی۔ تھیوسانگ اٹھ کھڑا ہوا اور ادھر کو چلا جدھر سے یہ
ز آ رہی تھی۔
اس نے کان لگا کر سنا تو یہ آواز ایک جھاڑی میں
آ رہی تھی۔ یہ جھاڑی چنبیلی کی تھی اور شاخوں پر سفید
ل کھل رہے تھے۔ تھیوسانگ بڑا حیران ہوا۔ کیونکہ وہاں
لڑکی نظر نہیں آ رہی تھی لیکن کراہنے کی آواز برابر آ رہی
۔ اس نے جھک کر غور سے دیکھا تو اسے ایک تیر دکھائی
۔ یہ تیر چنبیلی کی جھاڑی میں ایک جگہ اس کی شاخ میں
سا ہوا تھا۔ تھیوسانگ نے غور سے سنا تو آواز اس جگہ سے
رہی تھی جہاں چنبیلی کی شاخ میں تیر کھُبا ہوا تھا۔
تھیوسانگ نے تیر باہر کھینچ دیا۔ تیر کے باہر نکالتے ہی
ل کے کراہنے کی آواز بند ہو گئی۔ تھیوسانگ تعجب سے
کو دیکھ رہا تھا۔ اسی کراہنے والی لڑکی کی آواز آئی:
"تمہارا شکریہ میرے بھائی۔"
تھیوسانگ نے حیرانی سے پوچھا:
"تم کون ہو بہن؟"
لڑکی کی آواز آئی:
"میں چنبیلی کی بیل ہوں بھائی جس کی شاخ میں سے
تم نے تیر نکالا ہے۔ یہ تیر ایک اناڑی شکاری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے ہرن پر چلایا تھا کہ مجھے آن لگا تب سے میں درد سے کراہ رہی ہوں۔ مگر میری آواز سوائے تمہارے اور کسی نے نہیں سنی۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ تم کون ہو بھائی اور ادھر کیا کر رہے ہو؟
تھیوسانگ نے کہا:
"میرا نام تھیوسانگ ہے۔ میں یہاں ایک ایسے بزرگ انسان کی تلاش میں آیا ہوں جو پہلے اس سامنے والے غار میں رہا کرتے تھے۔"
چنبیلی کی بیل نے کہا:
"کیا تمہیں اس بزرگ انسان کی خوشبو نہیں آ رہی؟"
تھیوسانگ نے پوچھا:
"کیا اس بزرگ انسان کی خوشبو بھی ہے؟"
چنبیلی کی بیل نے کہا کہ جو عورت یا مرد اپنے ذہن کو بُرے خیالات سے پاک کر لیتا ہے اور پھر ہر وقت خدا کی یاد میں رہتا ہے اور جھوٹ نہیں بولتا۔ بڑوں کی خدمت اور ادب کرتا ہے اور صرف اللہ سے ڈرتا ہے اور اسی سے مدد طلب کرتا ہے اس کے جسم سے اللہ تعالٰی کی رحمت سے خوشبو آنے لگتی ہے۔ اسی طرح اس بزرگ انسان کے جسم سے بھی خوشبو آ رہی ہے۔ اور میں یہ خوشبو محسوس کر رہی ہوں۔

تھیوسانگ بولا: "تمہیں یہ خوشبو کہاں سے آتی محسوس ہوتی ہے؟"
چنبیلی کی بیل نے کہا:
"بزرگ انسان کی خوشبو مجھے اس سامنے والے درختوں کی جھنڈ میں سے آتی محسوس لگ رہی ہے۔"
تھیوسانگ کہنے لگا:
"تمہارا شکریہ میری بہن! میں ان کی تلاش میں جاتا ہوں۔"
یہ کہہ کر تھیوسانگ چنبیلی کی بیل سے جدا ہو کر سامنے والے درختوں کے جھنڈ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کا خچر اس کے ساتھ تھا۔ درختوں کے جھنڈ میں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ یہاں گھنی جھاڑیوں کے درمیان ایک بڑا سا مٹی کا تودہ بنا ہوا تھا۔ تھیوسانگ قریب گیا تو دیکھا کہ یہ مٹی کا تودہ اصل میں وہی بزرگ انسان تھا جس کے جسم پر جنگلی بیل چڑھ گئی تھی۔ سر کے اوپر ایک بلبل نے گھونسلہ بنا لیا تھا۔ اس بزرگ انسان کی جانب سے بڑی ہی میٹھی خوشبو کے جھونکے آ رہے تھے۔ تھیوسانگ نے سلام کیا اور بڑے ادب سے دو زانو ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا۔
کچھ دیر وہاں گہری خاموشی چھائی رہی۔ پھر بزرگ انسان کی آنکھیں آہستہ سے کھلیں۔ ان آنکھوں میں بڑی محبت، رحم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور کشش تھی۔ بزرگ انسان نے دھیمی میٹھی آواز میں کہا:
"میں جانتا ہوں تم میرے پاس کس لیے آئے ہو۔"
تھیوسانگ بولا: "بزرگ انسان! آپ کی دعا سے ہم
ناگ کو آسیبی بستی سے نکال کر لے آئے ہیں۔ مگر
اس پر ابھی تک راجہ بھیروں کے طلسم کا اثر ہے۔"
بزرگ انسان نے آنکھیں بند کر لیں اور آہستہ سے کہا:
"فقیر قدرت کے معاملات میں دخل نہیں دیا کرتے
اللہ نے جو چاہا وہی ہو گا۔ جادو کا اثر وقت
آنے پر اپنے آپ ختم ہو جائے گا۔"
تھیوسانگ بولا: "بزرگ انسان! راجہ بھیروں نے خلقِ خدا
کو پریشان کر رکھا ہے۔ اس کی آسیبی بد روحیں
سال میں شہر کی طرف جاتی ہیں اور وہاں سے ایک
عورت یا مرد کو بے ہوش کر کے لے جاتی ہیں
اور پھر میناروں کے اندر اس کو آگ میں زندہ
جلا دیا جاتا ہے۔ ہم خلقِ خدا کو راجہ بھیروں
کے ظلم وستم سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔ کیا
آپ اس سلسلے میں ہماری مدد نہیں کریں گے؟"
بزرگ انسان خاموش رہے۔ کوئی جواب نہ دیا۔ پھر ان
کی دھیمی آواز آئی:

"جس شگاف سے تم آسیبی بستی کے غار میں داخل
ہوئے تھے۔ اس کے نیچے باہر کی جانب زمین
کھود کر دیکھو۔ شگاف کے دروازے کے نیچے زمین
کے اندر تمہیں تیل کی چھوٹی سی نالی بہتی نظر آئے
گی۔ اس زمین کے اندر راجہ بھیروں کی آسیبی بستی
کے نیچے اس تیل کی قدرتی نالیوں کا جال بچھا
ہے۔ یہ تیل بہت جلدی آگ پکڑ لیتا ہے۔ تم
نے اس تیل کو آگ لگا دی تو ظلم کی بستی ہمیشہ
کے لیے ختم ہو جائے گی۔ اب تم جا سکتے ہو۔"
تھیوسانگ نے شکریہ ادا کیا۔ سلام کیا اور خچر پر بیٹھ
کر واپس شہر کی طرف چل پڑا۔ شام ہونے سے پہلے پہلے
وہ عنبر اور کیٹی کے پاس پہنچ گیا۔ بزرگ انسان کے ساتھ
اس کی جو بات ہوئی تھی وہ عنبر اور کیٹی کو بتا دی۔
کیٹی کہنے لگی:
"اس کا مطلب ہے کہ ناگ کے طلسم کا توڑ اس
بزرگ انسان کے پاس بھی نہیں ہے۔"
تھیوسانگ نے کہا:
"اصل میں بزرگ انسان ان معاملات میں دخل
اندازی نہیں کرنا چاہتا۔ بعض ایسے معاملات ہوتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں جن میں یہ لوگ دخل نہیں دیا کرتے اور اسے حالات پر چھوڑ دیتے ہیں۔"

کیٹی کہنے لگی:

"لیکن آسیبی بستی کے نیچے بہتے خطرناک تیل کے چال کا تو انہوں نے ہمیں بتا دیا۔"

عنبر بولا: "شاید اس لیے کہ اس میں لوگوں کی بھلائی تھی عام لوگوں کی بھلائی تھی۔"

کیٹی بولی: "مجھے تو یقین نہیں آ رہا کہ وہاں زمین کے نیچے کوئی تیل کی نہر بہہ رہی ہو۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"اس میں شک و شبے کی کیا بات ہے۔ ہم ابھی چل کر معلوم کر لیتے ہیں۔"

عنبر نے مشورہ دیا کہ ابھی شام ہونے والی ہے بہتر ہے کہ دوسرے روز صبح کو چلیں گے۔ چنانچہ وہ اگلے دن کا انتظار کرنے لگے۔ ناگ اسی طرح چھوٹے سائز میں لکڑی کی چھوٹی ڈبی میں بند عنبر کی جیب میں پڑا تھا۔ جس وقت بھی عنبر ڈبی کو کھول کر ناگ سے بات کرنے کی کوشش کرتا تو وہ اپنا ننھا سا پھن پھیلا کر اسے ڈسنے کے لیے لپکتا۔

اگلے روز جب سورج کافی اوپر آ گیا تو عنبر کیٹی اور

تھیوسانگ خچروں پر بیٹھے اور غار والی وادی کی طرف چل پڑے۔ آدھے گھنٹے بعد وہ اس چھوٹی سی پیالہ نما وادی میں آ گئے جس کی چاروں طرف اونچے اونچے پہاڑ تھے اور سامنے پہاڑ کی دیوار میں غار کا شگاف ایک لکیر کی شکل میں نظر آ رہا تھا۔ تھیوسانگ نے اپنے ساتھ ایک کدال بھی رکھ لی تھی۔ کیونکہ اسے بزرگ انسان کی باتوں پر پورا یقین تھا۔

ٹیکریوں اور جنگلی جھاڑیوں میں سے گزرتے ہوئے یہ تینوں دوست غار والے شگاف کے پاس آ کر خچروں سے اتر گئے۔ تھیوسانگ شگاف کے پاس آیا اور جھک کر زمین پر سے چھوٹے چھوٹے سنگ ریزوں اور پتھروں کو پاؤں سے ہٹانے لگا۔ کیٹی کو ابھی تک یقین نہیں تھا کہ اس جگہ زمین کے نیچے تیل بہہ رہا ہے۔

عنبر نے تھیوسانگ سے کہا:

"میرا خیال ہے یہاں کسی جگہ کدال چلا کر دیکھتے ہیں۔"

تھیوسانگ نے کدال عنبر کے ہاتھ میں تھما دی اور کہا:

"یہ کام تم بڑی اچھی طرح سے کر سکتے ہو۔"

عنبر نے کدال پکڑ کر زمین پر زور سے ماری۔ اس کی طاقت اتنی زیادہ تھی کہ کدال زمین میں آدھی سے زیادہ دھنس گئی اور جب عنبر نے مٹی کو باہر نکالا تو نیچے انہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سبز رنگ کا موبل آئل ایسا تیل بہتا نظر آیا۔ ٹھیوسانگ نے کیٹی کی طرف دیکھا اور بولا:

"تمھیں اب بھی یقین نہیں آیا کیا؟"

کیٹی نے جھک کر دیکھا تو واقعی زمین کے نیچے موبل آئل کی طرح کا سبز تیل بہہ رہا تھا جس میں سے تیز بُو نکل رہی تھی۔ عنبر نے کہا:

"یہ اس تیل کے گیس کی بُو ہے۔"

ٹھیوسانگ کہنے لگا:

"بزرگ انسان نے کہا تھا کہ یہ تیل نالیوں کی شکل میں اس ساری وادی کے نیچے پھیلا ہوا ہے۔"

کیٹی بولی: "اس کا مطلب ہے کہ راجہ بھیروں کی آسیبی بستی اس تیل کے جوالا مکھی کے اوپر آباد ہے۔"

عنبر نے کہا: "دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ظلم کی بستی، گناہ کی بستی دوزخ کی آگ کے اوپر بنی ہوئی اور کسی وقت بھی جل کر راکھ ہو سکتی ہے۔"

ٹھیوسانگ کہنے لگا: "یہی بزرگ انسان کا مقصد تھا۔ انہوں نے ایک طرح سے ہمیں اس بات کا اشارہ دیا ہے کہ یہ تیل اور اس کی گیس دوزخ کی آگ ہے۔ اگر ہم اس کو آگ دکھا دیں۔ تو راجہ بھیروں کی ساری

بستی اس کی بدروحوں کے ساتھ جہنم کے شعلوں میں جل کر راکھ ہو جائیں گی۔"

کیٹی نے کہا:

"تو پھر نیکی کے کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ ہم اسی جگہ سے اس تیل کی نالی کو آگ لگا دیتے ہیں۔"

ٹھیوسانگ اور عنبر نے وہیں سے دو دو پتھر اٹھائے جن کو آپس میں رگڑنے سے آگ کی چنگاریاں پیدا ہوتی تھیں۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا پنجے سے نکل آئی

پتھروں کی رگڑ سے چنگاریاں نکلیں۔
یہ چنگاریاں زمین کے اندر بہتے تیل کی نالی پر گریں
تو ایک ہلکے سے دھماکے کے ساتھ تیل میں آگ لگ گئی۔
یہ آگ زمین کے اندر ہی اندر نالی کے ساتھ نیچے پھیلتی چلی گئی۔
عنبر نے کہا:

"اب ہمیں یہاں سے واپس نکل جانا چاہیے۔ کیونکہ اس زمین کے اندر سارے علاقے میں تیل پھیلا ہوا ہے۔ جب یہ آگ سارے تیل تک پہنچ گئی تو اس کی گیس باہر نکلنے کے لیے راستہ تلاش کرے گی اور جب اسے کوئی راستہ نہ ملا تو آسیبی بستی کی وادی کا یہ پیالہ دھماکے سے اڑ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔"

وہ جلدی سے خچروں پر بیٹھے اور خچروں کو تیز تیز چلاتے وادی کے علاقے سے نکل کر دور ایک ٹیکری پر جا کر رک

ان سب کی نگاہیں دور پیالہ نما وادی پر جمی ہوئی
جہاں تھوڑی دیر بعد ایک دھماکہ ہونے والا تھا اور
بستی کو بدروحوں سمیت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی
یں جل کر بھسم ہو جانا تھا۔ وادی میں ایک سناٹا
تھا۔ طوفان آنے سے پہلے ایسی خاموشی چھا جاتی ہے
لگتا تھا کہ کچھ ہونے والا ہے۔
کیٹی نے آہستہ سے کہا:
"علوم ہوتا ہے۔ کسی جگہ کسی وجہ سے آگ بجھ
گئی ہے۔"
یہ بات ابھی اس کے منہ میں ہی تھی کہ وادی کے
میں ایک جگہ ہلکا سا دھماکہ ہوا اور زمین کا ایک
ریزہ ریزہ ہو کر اوپر کو اچھلا۔ اس کے بعد دھماکے
وع ہو گئے۔ پھر ایک بھیانک آواز کے ساتھ وادی کا
ے کا سارا پیالہ اوپر سے پیچھے ہو گیا۔ نیچے کی زمین
فٹ اوپر کو اچھلی اور جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ معلوم
ہے کہ ایک بہت بڑا جوالا مکھی یعنی آتش فشاں پہاڑ
ٹ گیا ہے اور اس میں سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے
عنبر اور تھیوسانگ کیٹی کی خچریں ڈر کر بھاگ گئیں۔ وہ بھی
کے پیچھے دوڑے۔ آگ کے شعلے پہاڑیوں کے کاندھوں تک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہنچ رہے تھے۔ تھیوسانگ دوڑتے دوڑتے بولا:
"اس آگ میں راجہ بھیروں سمیت کوئی بھی بدروح نہیں بچی ہو گی۔"
کیٹی نے سوال کیا:
"کیا بدروحیں بھی جل جاتی ہیں؟"
عنبر بولا: "بدروحیں ہی تو جلتی ہیں۔ نیک روحیں تو مرنے کے بعد جنت کے درختوں کے خوشبودار سایوں میں شفاف پاکیزہ نہروں کے کنارے آرام کرتی ہیں۔"
دوڑتے دوڑتے آخر وہ اس جہنمی وادی سے بہت دُور نکل گئے۔ خچروں کا کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ کہاں غائب ہو گئے ہیں یہ لوگ پیدل ہی شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب وہ اپنی سرائے والی جھونپڑیوں کے پاس پہنچے تو لوگ گھروں سے نکل کر بازاروں میں جمع ہو گئے تھے اور وادی کی طرف سے اٹھنے والے آگ کے شعلوں اور دھوئیں کے بادلوں کو تک رہے تھے۔
"یہ کیا ہوا ہے ادھر عنبر بیٹے؟" سرائے کے مالک نے پوچھا۔ سرائے کے مالک کی بیوی اور بیٹا بھی سہمے ہوئے پاس کھڑے تھی۔ عنبر نے کہا:
"ہم بھی یہی معلوم کرنے گئے تھے۔ لگتا ہے زمین کے اندر لاوا تھا جو پھٹ پڑا ہے۔ مگر اب آگ

دم پڑ رہی ہے۔"
انہوں نے اپنی جھونپڑی میں آ کر دم لیا۔ تھیوسانگ بولا:
"یہ مصیبت بھی انسانوں کے سر سے ٹل گئی ہے۔ اب ہم ان لوگوں کو یہ نہیں بتا سکتے کہ ہم نے ان کی جانوں کی دشمن آسیبی بدروحوں کی بستی کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا ہے۔"
کیٹی کہنے لگی:
"اس کی ضرورت بھی نہیں ہے تھیوسانگ۔"
عنبر نے جیب سے چھوٹی ڈبی نکالتے ہوئے کہا:
"راجہ بھیروں بھی اس جوالا مکھی میں پگھل کر ختم ہو گیا ہو گا۔ دیکھتا ہوں ناگ پر سے اس کا جادو ٹوٹا ہے کہ نہیں۔"
اس نے ڈبی کو کھولا۔ تھیوسانگ اور کیٹی بھی غور سے تکنے لگی۔ ناگ کا جادو ابھی نہیں ٹوٹا تھا۔ وہ اسی طرح باریک سانپ کی شکل میں پھن اٹھائے ڈبیہ میں بیٹھا تھا۔ عنبر نے انگلی آگے کی تو ناگ نے زور سے پھنکار مار کر اسے ڈس دیا۔
عنبر ناامید ہو کر سانپ کی زبان میں بولا:
"میرے بھائی ناگ! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم ہمارے دشمن کیوں بن گئے ہو۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ہوں۔ یہ کیٹی ہے اور یہ تھیوسانگ ہے؟"
ناگ سانپ نے باریک مگر غصّے سے بھری آواز میں کہا:
"میں نہیں جانتا تم کون ہو؟ تم میرے اور میرے آقا
راجہ بھیروں کے دشمن ہو۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"
کیٹی نے آہ بھری اور بولی:
"عنبر بھائی! ناگ پر ابھی تک راجہ بھیروں کے جادو
کا اثر ہے۔"
تھیوسانگ کہنے لگا:
"کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ راجہ بھیروں اس آگ میں
بھی زندہ رہا ہو؟"
تھیوسانگ سر کو جھٹک کر بولا:
"ایسا نہیں ہو سکتا۔ آگ اتنی بھیانک تھی کہ اس میں
راجہ بھیروں کا باپ بھی زندہ نہیں بچ سکتا۔"
عنبر نے کہا:
"اگر زندہ بھی رہ گیا ہے تو وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ
سکتا۔ کیوں کہ ہم نے بزرگ انسان کی راکھ اپنے
بالوں میں ڈال رکھی ہے جس کی وجہ سے ہم پر بڑے
سے بڑا جادو بھی اثر نہیں کر سکتا۔"
کیٹی کہنے لگی:

"لیکن راکھ کا اثر زیادہ دیر تک تو نہیں رہ سکے گا۔
کل یا پرسوں ہمیں نہانا ہو گا۔ جب سر دھوئیں گے
تو راکھ پانی میں بہہ جائے گا اور جادو سے بچاؤ کا
طلسم ختم ہو جائے گا۔"
تھیوسانگ کہنے لگا:
"چلو پھر کیا ہوا۔ ہماری ساری زندگی ان جادوؤں اور طلسم
کے بد اثرات سے مقابلہ کرتے گزری ہے۔ اس وقت
تو ہمیں ناگ کے بارے میں کچھ سوچنا ہو گا کہ اسے
کیسے صحیح حالت میں لایا جائے۔"
کیٹی نے کہا:
"اس جگہ اب ہمارا کوئی کام نہیں۔ ہمیں میرے خیال
میں یہاں سے کسی دوسرے شہر کی طرف نکل جانا
چاہیے جہاں ناگ کے جادو کا کوئی علاج کیا جا سکے۔"
عنبر نے کہا:
"ایسا کون سا شہر ہو سکتا ہے؟"
تھیوسانگ نے مشورہ دینے کے انداز میں کہا:
"میرا خیال ہے کہ ہمیں ناگ کو لے کر ہمالیہ کے پہاڑوں
میں واقع اسی پرانے کیلاش مندر میں جانا چاہیے جس
کے تالاب میں ناگ کا پہلا بھی ایک بار علاج کیا گیا تھا۔"

یاد رہے کہ کیلاش کا مندر دُور اوپر کوہ ہمالیہ کی وادی میں برف پوش پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے اور اس کے آنگن میں ایک تالاب بنا ہوا ہے۔ جس کے بارے میں ناگ نے سب کو ہدایت کر رکھی تھی کہ اگر اسے کوئی حادثہ پیش آ جائے اور اس کا جسم کٹ جائے یا دو ٹکڑے ہو جائے تو وہ اسے کیلاش مندر کے تالاب میں چھ ماہ کے لیے ڈبو دیں۔ چھ ماہ کے بعد وہ بالکل تندرست ہو جائے گا۔

کیتھی نے فوراً کہا:

"یہی طریقہ ٹھیک رہے گا۔ ہمیں آج ہی کیلاش پربت کے مندر کی طرف کوچ کر جانا چاہیے۔"

دوسرے روز عنبر تھیوسانگ اور کیتھی نے کوچ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ان کے پاس سونے کے سکے موجود تھے۔ انہوں نے تین نئے خچر خریدے۔ کچھ سفر کا ضروری سامان ساتھ رکھا اور ایک روز خاموشی سے خچروں پر سوار ہو کر کیلاش پربت کی طرف روانہ ہو گئے۔ ناگ ایک پتلے چھوٹے سے سانپ کی شکل میں ایک چھوٹی ڈبی میں بند عنبر کی جیب میں تھا۔ اب ہم عنبر، ناگ، تھیوسانگ اور کیتھی کو اسی جگہ سفر میں چھوڑتے ہیں اور ماریا کی طرف چلتے ہیں۔

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ ماریا ایک اُلو کے پنجے میں قید

اور اسے رومن کاہن اس لیے ہندوستان کے شمال کوہ ہمالیہ کے پہاڑوں کے اوپر آباد شہر تبت لیے جا ہے کہ وہاں کے مذہبی راجہ لاما کے پاس فروخت کر گا۔ رومن کاہن کو یہ بالکل معلوم نہیں تھا کہ اُلو کے میں ایک غیبی لڑکی قید ہے۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ اُلو کے پنجے کی نبض دھڑکتی ہے۔ اس لیے اس میں کی روح زندہ ہے اور یہ بڑی انوکھی بات تھی کہ کسی اُلو کے پنجے میں مرے ہوئے اُلو کا دل دھڑک رہا ہو۔ رومن کاہن کو پوری اُمید تھی کہ تبت کا لاما اسے اس کے عوض بھاری انعام یا معاوضہ دے گا۔

یہ رومن کاہن جنگلوں میں کئی مہینوں سے سفر کر رہا تھا آخر وہ تبت کے شہر میں داخل ہو گیا۔ یہ شہر پہاڑیوں کے اوپر آباد تھا۔ اس شہر کے مکان دو منزلہ اور چار منزلہ تھے اور لکڑی کے بنے ہوئے تھے۔ ہر مکان کے باہر دیوی دیوتاؤں کے لکڑی کے بُت رکھے تھے۔ ایک پہاڑی کے اوپر تبت کے راجہ لاما کا لکڑی کا شاندار محل بنا ہوا تھا۔ جس کے اوپر جگہ جگہ سرخ اور زرد جھنڈے لہرا رہے تھے۔ پیچھے پہاڑیوں پر برف جمی تھی اور سردی بے پناہ تھی۔ رومن کاہن نے ماریا کا اُلو کا پنجہ اپنی روئی والی صدری کی اندرونی جیب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں رکھا ہوا تھا۔ وہ بکری کی کھال کا لمبا کوٹ اور ٹوپی سر پر رکھے آہستہ آہستہ چلتا شہر میں داخل ہو گیا۔ اس نے ایک سرائے کا پتہ پوچھا، اور وہاں آ کر ایک کوٹھڑی میں آرام کرنے لگا۔ شام ہو رہی تھی۔ اس نے گرم پانی سے غسل کیا، کھانا کھایا اور گہری نیند سو گیا۔

دوسرے دن اٹھا تو اس کی تھکان دُور ہو چکی تھی۔ دن روشن اور شفاف تھا۔ دھوپ خوب نکلی ہوئی تھی۔ رومن کاہن نے سرائے کے مالک پر یہ ظاہر کیا کہ وہ روم کا مذہبی پادری ہے اور یہاں سیاحت کرنے اور مذہبی مندروں کی زیارت کرنے آیا ہے۔ اس نے سرائے کے مالک سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ یہاں کے کسی مذہبی کاہن یا پجاری سے ملنا چاہتا ہے تا کہ وہ اسے یہاں کے مقدس مندروں کی زیارت کروائے۔

سرائے کے مالک نے کہا:

"یہاں کسی کو لاما محل کے بڑے مندر کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہاں تمہیں کوئی پجاری بھی اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ وہاں شہر کے چھوٹے مندروں کی تم یاترا کر سکتے ہو۔"

رومن کاہن بڑا عیار تھا۔ اس نے سرائے کے مالک کو سونے

سونے کے سکے رشوت میں دیئے اور کہا:

"اگر تم مجھے کسی طرح بڑے پجاری سے ملا دو تو میں تمہیں اور بھی انعام دوں گا۔"

سونے کے سکے لے کر سرائے کا مالک بہت خوش ہوا بڑے پجاری سے بات کرنے پر تیار ہو گیا۔ اصل میں سرائے کا مالک بڑے پجاری کا ایجنٹ تھا اور اس سے ملا ہوا تھا۔ باہر سے جو کوئی سیاح آتا سرائے کا مالک اسے کہتا کہ بڑے مندر کی یاترا کرنا ناممکن ہے۔ جب سیاح رشوت دیتا تو وہ آدھے پیسے بڑے پجاری کو جا کر دے دیتا اور بڑا پجاری سیاح کو خفیہ طور پر بڑے مندر کی زیارت کروا دیتا۔

رومن کاہن سے رشوت کے سونے کے سکے لے کر سرائے کا مالک اسی روز شام کو بڑے پجاری کے مکان پر پہنچ گیا جو محل کے قریب ہی تھا۔ اس نے آدھے سونے کے سکے بڑے پجاری کو دے کر کہا:

"مہاراج! ملک روم سے ایک سیاح آیا ہے۔ یہ سونے کے سکے اس نے دیئے ہیں۔ وہ بڑے مندر کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔"

بڑے پجاری نے سونے کے سکے لے کر اپنی صندوقچی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں رکھ لیے اور سرائے کے مالک سے کہا کہ وہ رومن کاہن
کو رات کے وقت لے کر اس کے مکان پر آ جائے۔
چنانچہ اسی رات جب تبت کے اس بڑے شہر لاسا پر
اندھیرا چھا گیا تو سرائے کا مالک رومن کاہن کو ساتھ لے کر
بڑے پجاری کے مکان پر آ گیا۔ رومن کاہن کو بڑے پجاری
کے پاس چھوڑ کر سرائے کا مالک واپس چلا گیا۔ بڑے پجاری
نے رومن کاہن کو غور سے دیکھا اور کہا:

"تمہیں بڑے مندر کو دیکھنے کے لیے صرف دس منٹ
ملیں گے۔ اس سے زیادہ دیر تک تم مندر میں نہیں
ٹھہر سکو گے۔"

رومن کاہن نے بڑے سکون کے ساتھ کہا:

"مہاراج! میں ایک خاص تحفہ لے کر آپ کے پاس
آیا ہوں۔ میری یاترا کا مقصد یہ تحفہ لاما کے حضور
پیش کرنا ہے۔"

بڑا پجاری چونکا کہ یہ کیسا سیاح ہے؟ اس نے پوچھا:

"وہ کون سا تحفہ ہے جو تم ہمارے راجہ لاما کی خدمت
میں پیش کرنا چاہتے ہو؟"

رومن کاہن نے اپنی جیب میں سے الو کا پنجہ نکال کر
پجاری کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ بڑے پجاری نے اُلو

پنجے کو جھک کر غور سے دیکھا اور بولا:

"اس الو کے پنجے میں ایسی کون سی خاص بات ہے
کہ تم اسے مقدس لاما کو بطور تحفہ پیش کرنا
چاہتے ہو؟"

رومن کاہن بولا:

"آپ اس پنجے کو ہاتھ میں تھام کر دیکھیں اس
الو کے پنجے میں الو کی روح زندہ ہے۔"

بڑا پجاری بڑا حیران ہوا۔ اس نے اُلو کے پنجے کو اپنے
ہاتھ میں لیا تو اسے محسوس ہوا کہ پنجے میں کسی کا ننھا سا
دل دھڑک رہا ہے۔ اس نے تعجب سے پوچھا:

"یہ پنجہ تمہیں کہاں سے ملا؟"

رومن کاہن مسکراتے ہوئے کہنے لگا:

"مہاراج! یہ پنجہ ہمارے خاندان میں سینکڑوں برس
سے چلا آ رہا ہے۔ اب ہمارے حالات خراب
ہو گئے ہیں اور ہمیں روپوں کی ضرورت ہے۔
چنانچہ میں اسے مقدس لاما کی خدمت میں پیش
کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مقدس
لاما اسے پا کر خوش ہو گا اور مجھے انعام و اکرام
سے نوازے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑا پجاری بولا:

"میں تمہیں ایک شرط پر مقدس لاما کے حضور پیش کر سکتا ہوں کہ تمہیں جو بھی انعام ملے اس کا آدھا مجھے دو گے۔ اگر تمہیں میری یہ شرط منظور ہے تو میں کل شام تمہیں مقدس لاما کے پاس لے چلوں گا۔"

رومن کاہن نے سوچا کہ چلو آدھی دولت ہی سہی۔ کیونکہ یہ بڑا پجاری ویسے بھی مجھ سے اگر یہ پنجہ چھین لے تو میں اس کے خلاف یہاں کچھ نہیں کر سکتا۔ اس نے کہا:

"مجھے یہ شرط منظور ہے۔"

بڑے پجاری نے کہا:

"تو پھر کل شام کو میرے پاس آ جانا۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

رومن کاہن الو کے پنجے کو جیب میں ڈال کر واپس سرائے میں آ گیا۔

اب وہ بے تابی سے دوسرے دن کا انتظار کرنے لگا۔ دوسرے دن کی شام کا اندھیرا پہاڑی شہر لاسہ میں گہرا ہونے لگا تو رومن کاہن خچر پر بیٹھ کر بڑے پجاری کے مکان کی طرف چل پڑا۔ بڑا پجاری اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے رومن کاہن کو

لاما نے سمجھایا کہ وہ ایک مقدس مذہبی رہنما اور اس ملک کے سب سے بڑے آدمی یعنی مقدس لاما کے محل میں جا رہا ہے۔ اسے جاتے ہی مقدس لاما کے آگے سات بار جھک کر سلام کرنا ہوگا اور پھر ادب سے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جانا ہوگا۔

"جب تک مقدس لاما بات نہ کرے تمہیں کچھ نہیں بولنا ہوگا۔ سمجھ گئے؟"

رومن کاہن بولا:

"جی مہاراج! میں سمجھ گیا ہوں۔"

بڑا پجاری رومن کاہن کو لے کر مقدس لاما کے محل کی طرف چلا۔ یہ محل بہت خوبصورت اور عالی شان تھا۔ جگہ جگہ فانوس روشن تھے۔ وہ ایک بڑے ہال کمرے میں داخل ہوئے جہاں آتشدان میں آگ جل رہی تھی اور کمرے کی فضا گرم تھی۔ یہاں ایک تخت بچھا تھا جس کے سامنے کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ بڑا پجاری وہاں جا کر رک گیا۔

اس نے رومن کاہن سے کہا:

"خبردار! مقدس لاما کے سامنے آنکھیں مت اٹھانا اور وہ تخت پر بیٹھ بھی جائے تو تم کرسی پر ہرگز نہ بیٹھنا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اتنے میں ایک طرف سے زرد رنگ کے مخمل کا بھاری پردہ اٹھا اور چار خوبصورت کنیزوں کے ساتھ تبت کا مذہبی راہنما راجہ مقدس لاما آہستہ آہستہ چلتا ہال کمرے میں داخل ہوا۔ بڑا پجاری اور رومن کاہن ایک دم جھک گئے۔ مقدس لاما کا سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے زرد رنگ کا ریشمی گرم لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ وہ تخت پر آ کر بیٹھ گیا۔ کنیزیں اس کے دونوں طرف ادب سے کھڑی ہو گئیں۔

مقدس لاما نے دھیمی پُرسکون آواز میں کہا:

"ہمارے مہمان! تم روم سے ہمارے لیے جو تحفہ لائے ہو وہ پیش کرو۔"

رومن کاہن نے سات بار جھک کر سلام کیا۔ اور پھر جیب سے الو کا پنجہ نکال کر مقدس لاما کے حضور پیش کر دیا۔ بڑے پجاری نے کہا:

"مقدس لاما حضور! رومن کاہن کا کہنا ہے کہ اس الو کے پنجے میں الو کا دل ابھی تک دھڑکتا ہے۔"

مقدس لاما نے الو کے پنجے کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس پر انگلی رکھ دی۔ پھر انگلی اٹھا دی اور بولا:

"میرے دوست رومن کاہن! یہ الو کا پنجہ تو مُردہ ہے۔ اس میں تو کسی بھی زندہ شے کا دل نہیں دھڑک رہا۔"

یہ جملہ بجلی بن کر رومن کاہن پر گرا۔ اس نے پریشان ہو کر کہا:

"مقدس لاما حضور! ایک بار پھر زحمت کر کے دیکھئے یہ خاص پنجہ ہے۔ اس میں الو کا دل دھڑک رہا ہے۔"

بڑا پجاری بڑی مکار نظروں سے رومن کاہن کو تک رہا تھا۔ اصل میں اس بڑے پجاری نے عیاری سے کام لیتے ہوئے اصلی الو کے پنجے کی جگہ نقلی الو کا پنجہ رکھوا دیا تھا۔ یہ کام اس نے سرائے کے مالک سے لیا تھا جس نے رات کے اندھیرے میں جب رومن کاہن سرائے کی کوٹھڑی میں سو رہا تھا اصلی الو کا پنجہ اس کی ڈبیا سے نکال کر وہاں ایک عام الو کا مردہ پنجہ رکھ دیا تھا۔ بڑے پجاری کو اس زندہ الو کے پنجے کی ایک مدت سے تلاش تھی کیونکہ وہ اس پر خاص طلسم پڑھ کر مقدس لاما کے خلاف استعمال کرنا چاہتا تھا۔ تا کہ مقدس لاما کو اپنے راستے سے ہٹا کر وہ خود لاما بن کر لہاسہ کے شاہی تخت پر بیٹھ جائے۔ اس سازش میں محل کی ایک کنیز کیکن بھی اس کی شریک تھی۔

رومن کاہن کے اصرار کرنے پر مقدس لاما نے ایک بار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر الّو کے پنجے پر ہاتھ رکھ دیا اور مسکرا کر کہنے لگا:

"رومن کاہن! میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم اتنی دُور سے میرے لیے یہ پنجہ لائے مگر یہ مُردہ پنجہ ہے اور ہمارے لیے بے کار ہے۔ تم اسے واپس لے جاؤ۔"

رومن کاہن نے جلدی سے الّو کے پنجے کو اٹھا کر ہاتھ میں پکڑا اور اسے اچھی طرح سے دیکھا۔ پرکھا۔ اس میں واقعی کوئی دل نہیں دھڑک رہا تھا۔ پنجہ خاموش، ٹھنڈا اور مُردہ تھا۔ رومن کاہن سر پیٹ کر رہ گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ایسا کیسے ہو گیا۔

مقدس لاما تخت سے اٹھ کھڑا ہوا۔ بڑا پجاری جھک گیا۔ رومن کاہن بھی جھک گیا۔ مقدس لاما کنیزوں کے ساتھ جدھر سے آیا تھا ادھر کو چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی رومن کاہن نے پریشانی کے عالم میں کہا:

"مہاراج! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیسے ہو گیا اس پنجے میں تو الّو کا دل دھڑکتا تھا۔"

بڑے پجاری نے بھی اداکاری کرتے ہوئے کہا:

"میں خود حیران ہوں کہ ایسا کیسے ہو گیا۔ جب تم نے مجھے یہ پنجہ دکھایا تھا تو اس میں واقعی اُلّو کا دل دھڑک رہا تھا۔"

بڑے پجاری نے پنجہ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے دبایا اور بولا:

"مگر اب تو اس کی دھڑکن بند ہو چکی ہے۔ یہ بالکل مردہ ہے۔"

رومن کاہن نے حیرانی سے کہا:

"مہاراج! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

بڑا پجاری بولا:

"یہاں سے باہر آ جاؤ۔ باہر چل کر سوچتے ہیں۔"

محل سے باہر آ کر بڑے پجاری نے الّو کا مردہ پنجہ رومن کاہن کو دیتے ہوئے کہا:

"میرے دوست! یہ حقیقت ہے۔ یہ دیوی دیوتاؤں کی نگری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دیوی یا دیوتا کو یہ بات پسند نہ آئی ہو کہ تم الّو کے زندہ پنجے کو مقدس لاما کے حضور پیش کرو اور اس نے اس کے دل کی حرکت کو بند کر دیا ہو۔"

رومن کاہن تو اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔ ایک لمحے کے لیے بھی اس کا خیال اس طرف نہ گیا کہ یہ بڑا پجاری بھی اس کے ساتھ دھوکہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اسے ایک مقدس اور ایماندار شخص سمجھتا تھا۔ اور ویسے بھی جب رات

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو وہ سویا تھا تو اس نے کوٹھڑی کے اندر تالا لگا دیا تھا۔ اسے کیا معلوم تھا کہ سرائے کا مالک رات کو خفیہ راستے سے کوٹھڑی میں داخل ہوا تھا اور اصلی پنجے کی جگہ نقلی پنجہ رکھ گیا تھا۔ رومن کاہن کو اگر شک پڑ بھی جاتا تو وہ احتجاج نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ وہ وہاں اکیلا تھا اور بڑا پجاری اس کو نقصان پہنچا سکتا تھا۔ چنانچہ وہ چپ ہو گیا۔

دوسرے دن بڑے پجاری نے سرائے کے مالک کے ذریعے رومن کاہن کو بلایا اور اسے سونے کے دو سکے دیتے ہوئے کہا:

"یہ سکے مقدس لاما حضور نے تمہارے لیے دیئے ہیں کہ تم اسے اپنے واپسی کے سفر میں استعمال کر لینا مقدس لاما حضور نے ساتھ ہی حکم دیا ہے کہ اب تم واپس اپنے ملک کی طرف روانہ ہو جاؤ کیونکہ ہم یہاں کسی سیاح کو دو دن سے زیادہ ٹھہرنے کی اجازت نہیں دیتے۔"

رومن کاہن کو اب وہاں ٹھہرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ اس نے سامان باندھا اور اسی روز واپس روانہ ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد بڑے پجاری نے اصلی الو کا پنجہ صندوق میں سے نکال کر مخمل کے رومال میں لپیٹا اور سازش میں شریک خاص کنیز کنچن کو اپنے کمرے میں بلا کر دروازہ

ر دیا اور کہا:

"نچن! میں نے تمہیں ایک ایسی قیمتی چیز دکھانے کے لیے بلایا ہے جس کی مجھے مدت سے تلاش تھی یہ دیکھو!"

اور بڑے پجاری نے مخمل کے رومال میں سے الو کا ڑا سا سیاہ پنجہ اس کے سامنے تپائی پر رکھ دیا۔ کنچن ک جوان اور خوش شکل مگر بڑی مکار کنیز تھی۔ وہ بھی س غرض کے لیے بڑے پجاری کی سازش میں شریک ہو ی تھی کہ جب بڑا پجاری مقدس لاما بن جائے گا تو وہ محل ں ایک طرح سے مہارانی بن جائے گی اور محل کی تمام یزوں پر اسی کا حکم چلے گا۔ اس نے الو کے پنجے کی ن غور سے دیکھا اور کہا:

"مہاراج! اس الو کے پنجے میں ایسی کون سی خاص بات ہے؟"

بڑا پجاری بولا:

"اس کو تم نہیں سمجھ سکو گی۔ میں تمہیں اتنا ضرور بتانا چاہوں گا کہ اس کی وجہ سے جو کام ہم پانچ برس میں بھی شاید نہ کر پاتے اب وہ ہم صرف پندرہ دن میں کر سکتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کنیز بڑی خوش ہوئی۔ اس نے پندرہ دن میں اپنا محل کی ملکہ بننے کا خواب پورا ہوتے دیکھا تو پُرجوش انداز میں بولی:

"مہاراج! یہ تو آپ نے بہت بڑی خوش خبری سنا دی کیا اس الّو کے پنجے میں اتنی طاقت ہے؟"

بڑا پجاری کہنے لگا:

"طاقت اس میں ابھی نہیں ہے۔ طاقت میں اس پر اپنا طلسم کر کے اس میں ڈالوں گا۔ یہ ایک خاص پنجہ ہے۔ اس میں الّو کی روح کا دل دھڑک رہا ہے۔ میں اس پر تین راتیں لگا کر طلسم کروں گا۔ پھر تم اسے مقدس لاما کے سرہانے کے نیچے رات کو جا کر رکھ دینا صبح مقدس لاما اپنے بستر پر مُردہ پایا جائے گا۔ تم صبح ہونے سے پہلے یہ طلسمی پنجہ اس کے سرہانے سے نکال لاؤ گی۔ بس پھر اس کے بعد میں مقدس لاما کے تخت پر بیٹھ جاؤں گا اور تم اس محل کی مہارانی ہو گی۔ میں نے دوسرے پجاریوں کو بھی اعلیٰ عہدوں اور دولت کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ وہ سب اس بات پر راضی ہیں کہ اگر مقدس لاما اپنی طبعی موت مرگیا تو

مجھے اس کی جگہ تخت پر بٹھا دیا جائے گا۔"

کنیز پچھن نے تشویش کے ساتھ کہا:

"لیکن مہاراج! کہیں ان پجاریوں کو یہ تو معلوم نہیں ہو جائے گا کہ مقدس لاما کو کسی طلسم کے ذریعے ہلاک کیا گیا ہے؟"

بڑا پجاری بولا:

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ سنو! میرے طلسم کی وجہ سے اس الّو کے پنجے کی روح جو اس میں ابھی تک زندہ ہے اس پنجے سے باہر نکل آئے گی اور وہ سوئے ہوئے مقدس لاما کے دل پر اپنا پنجہ رکھ دے گی۔ پنجہ رکھنے سے لاما کا دل بند ہو جائے گا۔ سب یہی سمجھیں گے کہ مقدس لاما کا دل کی دھڑکن بند ہونے سے انتقال ہو گیا ہے۔"

کنیز نے پوچھا:

"لیکن ۔۔۔ الّو کہاں جائے گا؟"

بڑا پجاری بولا:

"وہ واپس اس پنجے میں چلا جائے گا اور یہ پنجہ صبح ہونے سے پہلے تم مقدس لاما کے سرہانے کے نیچے سے نکال کر میرے پاس لے آؤ گی۔ بس۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے بعد یہ تخت اور اس ملک کی ساری
دولت اور حکومت ہمارے قدموں میں ہو گی۔"
کنیز کنچن تو خوشی سے نہال ہو گئی کہنے لگی:
"مہاراج! بس آپ جلدی سے اس پر طلسم پڑھ کر
پھونکیں۔ میں اسے مقدس لاما کے سرہانے کے نیچے
رکھ دوں گی۔ آپ بالکل فکر نہ کریں۔"
بڑے پجاری نے کنیز کنچن سے کہا:
"ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ۔ میں آج رات کو ہی
اس پنجے پر اپنا طلسمی عمل شروع کر دوں گا۔"
اسی رات بڑے پجاری نے آدھی رات کو اپنے خاص
تہہ خانے میں جا کر تین دیئے روشن کر کے اپنے سامنے
چوکی پر رکھ لیے۔ اس کے سامنے لوبان سلگا کر آلتی پالتی مار
کر بیٹھ گیا اور طلسمی اشلوکوں کو پڑھنا شروع کر دیا۔ الو
کا پنجہ نکال کر اس نے چوکی پر تین روشن چراغوں کے
درمیان میں رکھ دیا تھا۔ وہ صبح ہونے تک اشلوک پڑھ
پڑھ کر الو کے پنجے پر پھونکتا رہا۔ الو کے پنجے میں قید
ماریا نے سب کچھ سن لیا تھا۔ اسے بڑے پجاری کی سازش
کا بھی علم ہو چکا تھا مگر وہ ابھی تک پنجے کے اندر بے بس
اور ساکت تھی۔ نہ بول سکتی تھی نہ اپنے غیبی ہاتھ پاؤں

حرکت دے سکتی تھی۔
بڑے پجاری نے تین راتوں تک اپنا طلسمی عمل جاری
رکھا۔ جب طلسم کا عمل پورا ہو گیا تو اس نے الو کے پنجے کو
سات بار پھونک ماری اور خوشی سے بولا:
"اب یہ پنجہ میرا کام کرے گا۔"
اس نے شام کو کنیز کنچن کو بلا کر کہا:
"میں نے پنجے پر طلسمی عمل پڑھ کر پھونک دیا ہے
اب تم اسے لے جا کر کسی طرح مقدس لاما کے
بستر پر اس کے سرہانے کے نیچے چھپا کر رکھ دو۔
کل صبح لاما اپنے شاہی پلنگ پر مردہ پایا جائیگا۔"
کنیز کنچن نے خوشی خوشی رومال میں لپٹا ہوا الو کا پنجہ
لے کر رکھ لیا۔ اور چلی گئی۔ کنیز کنچن لاما کی خاص کنیز تھی۔
مقدس لاما اس پر بڑا بھروسہ کرتا تھا اور صرف اسی کو اجازت
تھی کہ وہ رات کو مقدس لاما کا بستر بچھا کر وہاں مقدس
لوبان سلگائے۔ چنانچہ اس رات بھی کنیز کنچن جب مقدس
لاما کی خواب گاہ میں اس کا بچھونا ٹھیک کرنے اور مقدس
لوبان سلگانے گئی تو اس کی جیب میں طلسمی الو کا پنجہ
چھپا ہوا تھا۔
کنیز نے جب دیکھا کہ خواب گاہ میں اس کے سوا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور کوئی نہیں ہے تو اس نے مقدس لاما کا بچھونا ٹھیک کرتے ہوئے اس کے سرہانے کے نیچے الّو کا پنجہ رکھ دیا۔ اس پنجے پر جو طلسم کیا گیا تھا اس کا اثر ٹھیک آدھی رات کے بعد شروع ہونے والا تھا جب بڑے پجاری کے کہنے کے مطابق الّو کے پنجے کے اندر سے الّو کی روح باہر نکلے گی اور اپنا پنجہ لاما کے سینے پر عین دل کے اوپر رکھ دے گی جس سے فوراً ہی مقدس لاما کا دل دھڑکنا بند کر دے گا۔

کنیز کنچن بستر پر زرد پھول رکھ رہی تھی کہ مقدس لاما دو کنیزوں کے ساتھ خواب گاہ میں داخل ہوا۔ اس نے کنیز کنچن کو دیکھا تو بولا:

"کنچن! بستر بچھا دیا تم نے؟"

"جی مقدس لاما حضور!"

کنیز کنچن نے جھک کر ادب سے کہا۔ مقدس لاما دو کنیزوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے بڑی شان سے چلتا ہوا اپنے شاندار ریشمی بچھونے والے پلنگ کے پاس آیا۔ پلنگ پر آہستہ سے بیٹھا۔ کنیزوں نے فوراً اس کا ریشمی سلیپر اس کے پاؤں سے اتار کر الگ قالین پر رکھ دیا اور اس کے پاؤں خوشبو والے پانی سے دھو کر صاف کپڑے سے پونچھے۔

مقدس لاما نے انہیں چلے جانے کا حکم دیا۔ دونوں کنیزیں سات بار سر جھکا کر وہاں سے چلی گئیں۔ اب خواب گاہ میں صرف لاما کی خاص کنیز کنچن ہی رہ گئی تھی۔

مقدس لاما آہستہ سے بستر پر لیٹ گیا اور اپنا سر سرہانے پر رکھتے ہوئے بولا:

"کنچن! تم نے میری بڑی خدمت کی ہے۔ آج میں بہت تھک گیا ہوں۔ مجھے بہت نیند آ رہی ہے۔ اب تم بھی جا کر آرام کرو کنچن۔"

کنیز کنچن نے دل میں کہا کہ مقدس لاما آج تم ایسی نیند سوؤ گے کہ پھر کبھی بیدار نہ ہو سکو گے۔ اس نے جھک کر مقدس لاما کو شب بخیر کہا اور چراغ کو گل کرتی ہوئی خواب گاہ سے باہر نکل گئی۔ چراغ کو گل کرنے سے خواب گاہ میں روشنی غائب ہو گئی۔ اور اب صرف کھڑکی کے شیشے میں سے باہر کھلے ہوئے چاند کی ٹھنڈی چاندنی ہی اندر آ رہی تھی۔ چاندنی کی روشنی نے خواب گاہ کی فضا کو زیادہ پُراسرار بنا دیا تھا۔ کنچن کنیز وہاں سے سیدھی اپنی چھوٹی سی کوٹھڑی میں آ گئی جو محل کے جنوب میں بنی ہوئی تھی۔ اس کا دل آج بہت خوش تھا کیوں کہ اب اس کے رانی بننے کا خواب پورا ہونے والا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

صبح مقدس لاما بستر پر مردہ پایا جائے گا اور پھر تبت
کی مذہبی کونسل جس کے آدھے سے زیادہ پجاری بڑے
پجاری نے رشوت دے کر خرید لیے ہیں اس کے لاما
بننے کا اعلان کر دے گی۔

کنیز کنچن ایسے ہی سہانے خواب دیکھتے دیکھتے سو گئی۔
رات آہستہ آہستہ گذرنے لگی۔ باہر ہمالیہ کے سفید
برف پوش پہاڑوں پر جھکا ہوا چاند بھی چپ سادھے ہوئے
تھا۔ جیسے کسی اہم واقعے کو دیکھنے کے لیے چلتے چلتے رک
گیا ہو۔ اس کی زرد چاند مقدس لاما کی خواب گاہ
کے اندر آ رہی تھی۔ مقدس لاما اپنے پلنگ پر بے سدھ
سو رہا تھا۔ چھت پر لگا ہوا سونے کا پترا چاندنی میں
چمک رہا تھا۔ الو کا پنجرہ جس پر زبردست طلسم کیا گیا
تھا مقدس لاما کے سرہانے کے نیچے دبا ہوا تھا۔ اس کے
طلسم کا چکر شروع ہو چکا تھا۔

ٹھیک جب رات آدھی سے زیادہ گذر گئی تو طلسم
نے اپنا اثر دکھایا اور اس کے اندر جو روح قید تھی
وہ آہستہ آہستہ باہر نکلنے لگی۔ بڑے پجاری کو تو یہی
معلوم تھا کہ اس الو کے پنجرے کے اندر مرے ہوئے الو
کی روح قید ہے۔ اس نے یہی سمجھ کر اس پر طلسم

کیا تھا مگر اسے کیا معلوم تھا کہ پنجرے کے اندر الو کی
روح نہیں بلکہ غیبی ماریا قید ہے۔ یہ سارا طلسم ماریا
پر ہی ہوا تھا مگر طلسم انسان کے لیے نہیں بلکہ الو کی
روح کے لیے تھا۔ اس لیے اس کا اثر ماریا پر
صرف اتنا ہی ہوا کہ وہ الو کے پنجرے کے بند ماحول
میں سے آہستہ آہستہ باہر نکلنا شروع ہو گئی۔ ماریا کو فوراً
محسوس ہو گیا کہ بڑے پجاری کے طلسم کا اس پر صرف
اتنا ہی اثر ہوا ہے کہ وہ الو کی گرفت سے آزاد ہو
گئی ہے۔ ماریا دھوئیں کی ایک پتلی لکیر کی طرح الو کے
پنجرے میں سے باہر نکلنے لگی۔

الو کے منحوس پنجرے سے باہر آتے ہی ماریا کو احساس
ہوا کہ وہ پوری طرح سے آزاد ہے۔ اس پر کسی کا جادو
باقی نہیں رہا۔ اس کا ارادہ، خیالات اور طاقت، سب
کچھ واپس آ گیا تھا۔ وہ تڑپ کر مقدس لاما کے سرہانے
کے نیچے سے نکلی اور باہر خواب گاہ میں آ گئی۔ اگر
ماریا کی جگہ کوئی الو ہوتا تو وہ سچ مچ مقدس لاما کے
سینے پر اپنا پنجہ رکھ کر شاید اسے مار ڈالتا مگر چونکہ طلسم
الو سکا تھا اور پنجرے کے اندر الو کی بجائے ایک انسان عورت
بند تھی اس لیے طلسم الٹ پڑ گیا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے خواب گاہ میں آتے ہی ایک طویل اور
سکون کا سانس لیا اور چاروں طرف دیکھا۔ اس خواب گاہ
کو اس نے الّو کے پنجے میں قید رہ کر بھی دیکھا تھا۔
اس نے وہ ساری باتیں بھی سن لی تھیں جو بڑے پجاری
اور کنچن کنیز کے درمیان ہوئی تھیں۔ اسے معلوم تھا
کہ بڑا پجاری مقدس لاما کو ہلاک کر کے اس کی
جگہ خود لاما بن کر تخت پر بیٹھنا چاہتا تھا اور کنیز
کنچن اس سازش میں برابر کی شریک تھی۔ ماریا خواب گاہ
سے باہر آ گئی۔ باہر آتے ہی اس نے سب سے پہلے
یہ کام کیا کہ ایک گہرا سانس لے کر معلوم کرنا چاہا کہ
کسی جانب سے عنبر ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کی
خوشبو تو نہیں آ رہی؟ مگر ایسا نہیں تھا۔ ان چاروں
کی خوشبو کسی جانب سے بھی نہیں آ رہی تھی۔ ماریا واپس
مقدس لاما کی خواب گاہ میں آ گئی۔ اس نے مقدس لاما
کو غور سے دیکھا۔ وہ گہری نیند سو رہا تھا۔ پھر وہ
یہاں سے نکلی اور محل کے کونے میں کنیز کنچن کی کوٹھڑی
میں آ گئی۔ یہاں چراغ جل رہا تھا اور کنیز کنچن سو
رہی تھی۔

ماریا نے اس کے پلنگ کو پکڑ کر تھوڑا سا ہلایا تو

کنیز ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھی۔ "ہے بھگوان! بھونچال!" وہ پلنگ
سے تڑپ کر اٹھی اور کوٹھڑی سے باہر نکل آئی۔ باہر
سخت سردی میں چاند برف پوش پہاڑوں کے اُوپر چپ
چاپ تھا۔ کنیز کا دل بُری طرح سے دھڑک رہا تھا۔
اس کو محسوس ہوا کہ اب بھونچال نہیں ہے۔ وہ ڈرتی
ڈرتی واپس اپنی کوٹھڑی میں آ گئی۔ ماریا اسے دلچسپی سے
تک رہی تھی۔ ابھی وہ اس کنیز کو کچھ نہیں کہنا چاہتی
تھی۔ ماریا خاموشی سے شاہی محل میں واپس مقدس لاما
کی خواب گاہ میں آ گئی اور دن نکلنے کا انتظار کرنے
لگی۔ اسے معلوم تھا کہ صبح ہونے سے پہلے پہلے کنیز
کنچن مقدس لاما کے سرہانے کے نیچے سے منحوس الّو کا
پنجہ نکال کر لے جانے کے لیے آئے گی۔

رات آہستہ آہستہ گذرتی چلی گئی۔ چاند بھی پہاڑوں
کی دوسری طرف چلا گیا۔ پَو پھٹ رہی تھی کہ مقدس
لاما کی خواب گاہ کے دروازے کا پردہ اٹھا اور کنیز
کنچن مقدس لاما کے سرہانے کے نیچے سے الّو کا پنجہ
نکالنے آئی۔ اسے یقین تھا کہ مقدس لاما مر چکا ہو گا۔
آدھی رات کو الّو نے اپنے پنجے سے نکل کر مقدس
لاما کے سینے پر پنجہ رکھ کر اس کے دل کی دھڑکن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بند کر دی ہو گی۔ وہ بے دھڑک کمرے میں آ گئی۔ اسے تو پورا اعتماد تھا کہ لاما مر چکا ہے۔ اسے دبے پاؤں چلنے کی ضرورت نہیں تھی۔ مقدس لاما کے پلنگ پر اب چاند کی روشنی نہیں پڑ رہی تھی۔ مقدس لاما کا چہرہ ہلکے اندھیرے میں تھا۔ کنیز نے آتے ہی سرہانے کے نیچے ہاتھ ڈالا تو مقدس لاما نے جیسے خواب میں ہڑبڑاتے ہوئے کہا:

"کون۔ کون ہے؟"

کنیز کو تو جیسے کسی سانپ نے کاٹ دیا ہو۔ تیزی سے ہاتھ سرہانے کے نیچے سے کھینچا اور بجلی کی رفتار سے خوابگاہ سے باہر نکل گئی۔ ماریا بھی اسی رفتار سے کنیز کے پیچھے پیچھے گئی۔ کنیز خواب گاہ سے نکلی تو سیدھی اندھیرے میں دوڑتی بڑے پجاری کے مکان پر جا کر دروازے پر دستک دی۔ بڑا پجاری جاگ رہا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کنیز اسے مقدس لاما کی موت کی خوش خبری سنانے اور طلسمی پنجہ واپس کرنے آئے گی۔ اس نے جلدی سے دروازہ کھول دیا۔

کنیز کنچن ہانپ رہی تھی۔ وہ اندر گھس کر چارپائی پر بیٹھ گئی۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں طلسمی الو کا پنجہ نہیں تھا۔ بڑے پجاری نے حیرت

کے ساتھ پوچھا:

"تم پنجہ کیوں نہیں ساتھ لائیں کنچن؟"

کنیز کنچن نے سانس درست کرتے ہوئے مردہ آواز میں کہا:

"مقدس لاما زندہ ہے۔ وہ مرا نہیں۔"

اب تو بڑے پجاری پر جیسے بجلی گر پڑی۔ اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میرا طلسم کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ میں نے اس پنجے پر تین راتوں کا بالکل درست عمل کیا تھا۔ یہ طلسم ہمیشہ اثر کرتا رہا ہے تم کو غلطی تو نہیں لگی؟" کنیز بولی۔

"میں نے خود مقدس لاما کی بڑبڑاہٹ کی آواز سنی ہے۔ میں نے سرہانے کے نیچے پنجہ نکالنے کے لیے ہاتھ ڈالا تو وہ بڑبڑایا، کون ہے؟" اور میں پنجہ وہیں چھوڑ کر باہر کو دوڑ پڑی۔ اب کیا ہو گا؟"

بڑے پجاری کے چہرے پر گہری سوچ تھی۔ اس نے کہا:

"مجھے ایک دوسرا طلسمی عمل کرنا پڑے گا۔ یہ طلسم مقدس لاما کو زندہ نہ چھوڑے گا اور ہاں۔ تم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آج کسی وقت موقع پا کر لاما کے سرہانے کے نیچے سے الّو کا پنجہ نکال لانا"۔

کنیز کینچن نے سانس بھر کر کہا: "ٹھیک ہے"۔

ماریا غیبی حالت میں پاس کھڑی ان کی باتیں خاموشی سے سن رہی تھی۔

○

اس کے بعد کیا ہوا؟ یہ معلوم کرنے کے لیے عنبر ناگ ماریا کی اگلی قسط ۱۴۳ "مردے کی راکھ" ملاحظہ فرمائیں۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

میرے نام

جناب اے حمید صاحب

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ دراصل بات یہ ہے کہ میں آپ کا ہر ناول چاہے وہ کتنی ہی قیمت کا کیوں نہ ہو میں اُسے خریدتا ہوں اور بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ نے ناگ کے ناول میں یہ نہیں لکھا کہ میں نے ناگ کو زمین میں جاتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک سانپ صاف زمین پہ بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ اس کے پاس کوئی بھی اردگرد سوراخ نہیں تھا۔ اس نے زمین کی طرف اپنا منہ کیا اور بالکل زمین میں غائب ہو گیا۔ میں بہت حیران ہوا لیکن جب میں نے نزدیک جا کر دیکھا تو اس کے آس پاس کوئی سوراخ نہیں تھا جس میں وہ غائب ہو گیا۔

آپ نے ناگ کے ناول میں ناگ کے متعلق اتنا کچھ لکھا۔ لیکن آپ نے اس قسم کا واقعہ نہیں آپ نے لکھا ہے تو آپ ہمیں بتائیں کہ وہ کسی ناول میں ہے کیونکہ میں نے تمام ناول پڑھے ہیں اور اُن میں اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں۔ میری عمر تقریباً ۸۰ سال ہے اور میں آپ کے تقریباً تمام ناول پڑھ چکا ہوں۔ آپ کے لیے یہ خوشی کی بات ہونی چاہیئے کہ میں آپ کو اس عمر میں خط لکھ رہا ہوں۔ کیونکہ آپ کو اس سے پہلے جتنے خط ملے ہوں گے وہ بچے ہی لکھتے ہوں گے۔ میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ ہمارے لیے اتنے اچھے ناول پیش کرتے ہیں۔

عبدالعزیز۔ چکی والا۔ مسلم بازار سیالکوٹ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جناب محترم اے حمید صاحب

السلام علیکم۔ اس ماہ کے نئے ناول بچھو لڑکی اور ویران مینار پڑھے ان کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اب میرے پاس عنبر ناگ ماریا کی دو سو اکتالیس قسطیں ہو گئیں ہیں۔ اردو ادب میں آج تک کسی بچوں کیلئے اتنی طویل داستان نہیں لکھی گئی یہ آپ کا ہی کارنامہ ہے کہ عنبر ناگ ماریا کی داستان تحریر کی اور کر رہے ہیں۔ بچوں کے ادب میں آپ کی خدمات قابل تحسین اور ناقابل تقلید ہیں۔ ان خدمات کو قارئین ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ عنبر ناگ ماریا کا سلسلہ ایک شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے جسے بچے اور بڑے بہت شوق اور دلچسپی سے مطالعہ کر کے محظوظ ہوتے ہیں۔ منظر نگاری، کردار نگاری، واقعہ نگاری اور تخیل نگاری میں آپ کا جواب نہیں۔ آپ کی سنسنی خیز و تحیر آمیز اقساط ہمیں اپنے طلسم میں جکڑ لیتی ہیں۔ پڑھنے والا خود کو ان ناولوں کے کرداروں کا حصہ محسوس کرتے ہوئے اپنے ماحول سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ پہلے ہر ماہ تین ناول شائع کیے جاتے تھے لیکن فروری اور مارچ [illegible]
سے ہر ماہ [illegible] کریں کہ ہر ماہ کم از کم تین ناول ضرور شائع ہوں اور یہ سلسلہ آپ ہرگز ہرگز بند نہ کریں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دراز عمر اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آپ کو آپ کو اللہ تعالیٰ مزید حوصلہ اور امنگ عطا فرمائے تاکہ آپ ہمیشہ عنبر ناگ ماریا کا سلسلہ لکھتے رہیں۔ آمین

قاری محمد اشفاق گلی حکیم امین اللہ صدر بازار ملتان کینٹ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلائی جہاز کی ممی
۱۰۱ غیبی خلائی شیطان
۱۰۲ ماریا دوزخ میں
۱۰۳ خلائی کمرہ
۱۰۴ مُردوں کا ستارہ
۱۰۵ خونخوار انسانی کھوپڑی
۱۰۶ خطرناک طلسمی روشنی
۱۰۷ ہیبت ناک قلعہ
۱۰۸ غیبی شیشہ
۱۰۹ ماتا دیوی کا گدھ
۱۱۰ آدھی عورت آدھا سانپ
۱۱۱ عنبر اور خلائی مخلوق
۱۱۲ عنبر اور زندہ لاش
۱۱۳ کیٹی طوفانی رات میں
۱۱۴ خطرناک تجربہ
۱۱۵ سانپ کا قیدی
۱۱۶ موت کی چھلانگ
۱۱۷ مُردے کی موت
۱۱۸ قبر کا ہاتھ
۱۱۹ جزیرے کا بھوت
۱۲۰ خوفناک مقابلہ
۱۲۱ ماریا کا پتلا
۱۲۲ مینار کا بھوت
۱۲۳ انسانی تیندوا
۱۲۴ غیبی لاش (خاص نمبر)
۱۲۵ خونی راز
۱۲۶ سرخ ناگ
۱۲۷ عنبر کی قبر
۱۲۸ چاہ بابل کے قیدی
۱۲۹ منحوس مورتیاں
۱۳۰ ہانگنی ناگن
۱۳۱ قبرستان کی ڈراؤنی رات
۱۳۲ منگلا دیوی کا ترشول
۱۳۳ ماریا کھوپڑی میں
۱۳۴ آسیبی چیخ
۱۳۵ سانپ کی خوشبو
۱۳۶ تابوت والی لڑکیاں
۱۳۷ آدم خور شکاری
۱۳۸ بھٹکتی روحوں کا سفر
۱۳۹ بھیڑیا لڑکی
۱۴۰ ویران مینار
۱۴۱ ناگ کا دشمن تیموسانگ
۱۴۲ مُردے کی راکھ
۱۴۳ آدھا زندہ آدھا مُردہ

عنبر ناگ ماریا کیٹی اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرا
۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور - ۸